عمران سیریز
گرین وائرس

38 A

عمران سیریز نمبر

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

محترم قارئین
السلام علیکم!

میرا نیا ناول "گرین وائرس" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول کافرستان کی ایک نئی اور انتہائی خطرناک ایجاد کے بارے میں لکھا گیا ہے جو پاکیشیا کے اٹھارہ کروڑ سے زائد انسانوں کو گرین وائرس سے ہلاک کر کے پاکیشیا کے تمام اسٹرکچرز صحیح سلامت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کافرستان کے سائنس دان کی خواہش تھی کہ اس کی ایجاد سے صرف پاکیشیا کے انسان ہی ہلاک ہوں۔ پاکیشیا کی تعمیرات، پاکیشیا کی سڑکیں، پل، ڈیمز اور دوسرے تمام اسٹرکچرز کے ساتھ ساتھ تمام مواصلاتی ذرائع سلامت رہیں اور بنا بنایا پاکیشیا ان کے تصرف میں آ جائے۔ اپنے ناپاک عزائم کو کامیاب کرنے کے لئے کافرستانی سائنس دان نے گرین وائرس کے مشینی اور زہریلے مچھروں کو استعمال کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ ان مشینی اور زہریلے مچھروں کو پاکیشیا کے ایک نواحی گاؤں میں بھیجا گیا تھا جہاں ان مچھروں نے بے شمار بے گناہ اور معصوم لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں پر جب کافرستان کے اس قدر بھیانک اور خوفناک منصوبے کا انکشاف ہوا تو وہ سرتاپا احتجاج بن

گئے اور پھر عمران اپنی ٹیم کے ساتھ فوری طور پر کافرستانی سائنس
دان اور اس کی ایجاد کو ختم کرنے کے لئے کافرستان روانہ ہو گیا۔
کافرستان میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو آگے بڑھنے سے
روکنے کے لئے اس بار خصوصی اور انتہائی فول پروف انتظامات کئے
گئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو قدم قدم پر موت کا سامنا
کرنا پڑ رہا تھا لیکن جب عمران اور اس کے ساتھی سروں پر کفن
باندھ کر دشمنوں کے خلاف نکلتے ہیں تو پھر وہ آگ کے سمندر میں
بھی چھلانگیں لگانے سے گریز نہیں کرتے۔ انتہائی سخت اور فول
پروف سیکورٹی ہونے کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی کافرستان
میں موت کا طوفان بن کر داخل ہوئے اور پھر یہ طوفان اس قدر
شدت اختیار کر گیا جسے روکنا کافرستان کی کسی ایجنسی کے بس میں
نہیں رہتا۔

مجھے امید ہے کہ میرے سابقہ ناولوں کی طرح آپ کو یہ ناول
بھی بے حد پسند آئے گا۔ میری محنت کس حد تک کامیاب رہتی ہے
اس کا اندازہ مجھے آپ کے خطوط سے با آسانی ہو جاتا ہے جو
میرے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

ظہیر احمد

ان دنوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس چونکہ کوئی کیس نہیں تھا
اس لئے عمران کے راوی میں چین ہی چین تھا۔ اس کے پاس
جب کوئی کام نہ ہوتا تھا تو وہ اسی طرح سارا سارا دن فلیٹ میں ہی
پڑا رہتا تھا۔ فلیٹ میں رہ کر کتابیں پڑھنے اور سلیمان سے بار بار
چائے بنوانے کے سوا اسے اور بھلا کیا کام ہو سکتا تھا۔
سلیمان ان دنوں اپنے آبائی گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے عمران
نے کتابوں کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔ کتابیں پڑھتے ہوئے اسے
چونکہ بار بار چائے کی طلب ہوتی تھی اور یہ کام سلیمان ہی سرانجام
دیتا تھا اس لئے وہ بے فکر رہتا تھا۔ اب اگر عمران کتابیں پڑھنا
شروع کر دیتا اور اسے چائے کی طلب ہو جاتی تو اسے خود ہی اٹھ
کر اپنے لئے چائے بنانے کے لئے کچن میں جانا پڑتا تھا اور کتاب
چھوڑ کر کچن میں جانا اور پھر برتن دھو کر اپنے لئے چائے بنا بنا کر

وہ کوفت زدہ ہو جاتا تھا اس لئے عمران نے فیصلہ کیا تھا کہ سلیمان جب فلیٹ میں نہیں ہوا کرے گا تب وہ کتابوں کو ہاتھ تک نہیں لگایا کرے گا۔ نہ وہ کتابیں پڑھے گا اور نہ اسے چائے کی زیادہ طلب محسوس ہو گی جبکہ بغیر کتابیں پڑھے اسے اپنے لئے ایک آدھ کپ چائے بنا لینے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا۔

سلیمان کو اپنے آبائی گاؤں گئے چار روز ہو چکے تھے اور عمران فلیٹ میں بیٹھا سوائے مکھیاں مارنے کے اور کچھ نہیں کر رہا تھا۔ اس لئے وہ بے حد بوریت کے دن گزار رہا تھا۔ وقت گزارنے کے لئے عمران ٹی وی کے سامنے بیٹھا رہتا تھا اور ہر وقت اس کی نظریں ٹی وی سکرین پر ہی جمی رہتی تھیں۔ وہ ایکشن اور تھرل سے بھرپور فلمیں دیکھتا تھا اور پھر جب مسلسل فلمیں دیکھ دیکھ کر وہ بور ہو جاتا تو وہ ریموٹ کنٹرول سے چینل پر چینل بدلنا شروع کر دیتا تھا۔ چینل بدلتے ہوئے اس کا ہاتھ ایک لمحے کے لئے رکتا تھا۔ اس کے مطلب کا اور کوئی اچھا پروگرام ہوتا تو عمران وہ پروگرام دیکھ لیتا تھا ورنہ وہ پھر اگلا چینل بدل دیتا تھا اور اسی طرح وہ چینل ہی بدلتا چلا جاتا تھا۔

اس وقت بھی عمران ٹی وی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور ریموٹ کنٹرول اس کے ہاتھ میں تھا جس کا بٹن پریس کر کے وہ چینل پر چینل بدلتا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید کوفت کے تاثرات نمایاں تھے۔ ٹی وی پر کافرستانی چینلز کی بھرمار تھی جو ہر وقت پوجا

پاٹ اور اپنے دیوی دیوتاؤں کو دکھاتے رہتے تھے۔ ان چینلز پر کوئی فلم چل رہی ہو، ڈرامہ ہو یا کوئی ڈاکومنٹری فلم، کافرستانی چینلز ان فلموں، ڈراموں اور ڈاکومنٹری پروگرامز میں اپنا کلچر اور اس قدر بے ہودہ مناظر دکھاتے تھے جنہیں پاکیشیا کی کوئی مسلمان فیملی تفریح کے لئے کسی طور پر نہیں دیکھ سکتی تھی۔ کافرستان کے چند ایسے چینلز بھی تھے جن میں بچوں کے پروگرامز کے ساتھ ساتھ کافرستانی زبان میں ڈب کئے ہوئے کارٹون بھی دکھائے جاتے تھے اور ان کارٹونز کی زبان اور ان کا لب و لہجہ چونکہ کافرستانی ہوتا تھا اس لئے پاکیشیا میں اس زبان کو سیکھ کر پاکیشیائی بچوں میں اچھا خاصا بگاڑ پیدا ہو رہا تھا۔ بہت سے ایسے بچے تھے جو کافرستانی فلموں، ڈراموں اور کارٹونوں کو دیکھ کر کافرستانی زبان سیکھ گئے تھے۔ وہ ماں باپ، بہن بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ اسی زبان میں بات کرتے تھے جس کا پاکیشیائی معاشرہ کسی بھی طور اجازت نہیں دے سکتا تھا۔ عمران کو اس بات کا غصہ تھا کہ پاکیشیا میں ان چینلوں کو چلانے کی کھلی اجازت تھی جبکہ اسے بخوبی معلوم تھا کہ کافرستان میں پاکیشیا کے کسی ایک چینل کو بھی دکھانے کی اجازت نہیں تھی۔ چاہے وہ کوئی مذہبی یا تفریحی چینل ہو یا کوئی نیوز چینل۔ جبکہ پاکیشیا میں کافرستان کے نیوز چینلز کے سوا تقریباً تمام چینل باقاعدگی سے دکھائے جا رہے تھے اور پاکیشیائی عوام یہ چینل انتہائی ذوق و شوق سے دیکھ کر اپنا کلچر بھول کر کافرستانی کلچر اپناتے جا رہے تھے۔ یہی نہیں پاکیشیا

کے بعض علاقوں میں تو کافرستان کے تہوار بھی اسی جوش و خروش سے منائے جاتے تھے جتنے جوش سے کافرستانی اپنے تہوار مناتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ پاکیشیائی نہ صرف شرم و حیا اور اسلامی تہذیب کا دامن چھوڑتے جا رہے تھے بلکہ اپنے مذہب سے بھی دور ہوتے جا رہے تھے جبکہ عمران کی معلومات کے مطابق کافرستان میں پاکیشیائی چینلز دکھانے پر سختی سے ممانعت تھی اور پاکیشیائی چینلز دکھانے والے کو کافرستان میں غدار وطن کہا جاتا تھا۔

عمران ان باتوں پر غصہ ہی کر سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس معاملے میں عوام میں جب تک خود شعور بیدار نہیں ہو گا اس وقت تک ان میں مثبت تبدیلیاں پیدا نہیں ہوں گی اور جب تک ان کافرستانی چینلز سے عوام خود دور نہیں ہو گی اس وقت تک کوئی دوسرا ان کا ذہن نہیں بدل سکتا تھا۔ اس کے لئے لوگوں میں شعور جگانے کی ضرورت تھی جس کے لئے پاکیشیائی حکومت اور میڈیا اہم رول ادا کر سکتے تھے لیکن ایسا کرنے کے لئے شاید نہ حکومت کے پاس وقت تھا اور نہ میڈیا کے پاس۔ اس لئے عمران بے چارہ سوائے غصہ کرنے اور کڑھنے کے بھلا اور کر بھی کیا سکتا تھا۔

ریموٹ کنٹرول کا بٹن پریس کرتے ہوئے اچانک عمران کا ہاتھ ایک چینل پر رک گیا۔ یہ پاکیشیا کا ایک نجی نیوز چینل تھا۔ اس چینل پر ایک نیوز بلیٹن چل رہا تھا جس پر ایک پاکیشیائی نیوز کاسٹر کسی گاؤں کے مناظر دکھا رہا تھا۔ اس گاؤں میں ہر طرف لاشیں ہی

لاشیں بکھری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران نیوز چینل بہت کم دیکھتا تھا۔ وہ ٹی وی پر زیادہ تر معلومات فراہم کرنے والے چینلز دیکھتا تھا جس سے اس کے علم میں اضافہ ہوتا رہتا تھا۔ اب جس چینل پر عمران نے ہاتھ روکا تھا اس چینل پر جو مناظر دکھائے جا رہے تھے ان مناظر کو دیکھ کر عمران کی پیشانی پر بل آ گئے تھے۔

ٹی وی سکرین پر گاؤں میں بکھری ہوئی جو لاشیں دکھائی جا رہی تھیں ان لاشوں کا رنگ سبز تھا اور ان لاشوں کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسے لاشیں سبز ہو کر وہاں پڑی پڑی گل سڑ رہی ہوں۔ ان لاشوں کے جسموں پر سبز رنگ کے بڑے بڑے آبلے سے پڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں کوئی کیمیائی بم بلاسٹ ہوا ہو جس سے وہاں ہر طرف کیمیائی اثرات پھیل گئے ہوں اور وہاں موجود تمام افراد ہلاک ہو گئے ہوں اور ان کی لاشیں گل سڑ کر سبز رنگ کی ہو گئی ہوں۔ انسانوں کے ساتھ وہاں جانوروں کی لاشیں بھی پڑی ہوئی تھیں، ان لاشوں کی حالت بھی انسانی لاشوں جیسی ہی تھی۔ جانوروں کی لاشیں بھی سبز رنگ کی ہو کر گل سڑ رہی تھیں۔ سارے کا سارا گاؤں جیسے سبز رنگ کی بھیانک اور خوفناک موت کا شکار ہو گیا تھا۔

گاؤں میں بے شمار ایسے افراد گھومتے پھرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جنہوں نے خلائی انسانوں جیسے مخصوص لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان افراد کے سروں پر شیشے کے بنے ہوئے بڑے

بڑے گلوب بھی چڑھے ہوئے تھے جنہیں پہن کر وہ اس خطرناک
ماحول کے اثرات سے خود کو بچائے ہوئے تھے اور مخصوص لباسوں
کی ہی وجہ سے وہاں آسانی سے گھوم پھر رہے تھے۔ وہ افراد ان
تمام لاشوں اور علاقے کو چیک کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں ہر
طرف سفید رنگ کے مادے کا ایک سپرے بھی کرتے جا رہے تھے
تاکہ متاثرہ علاقے سے کیمیائی اثرات کو کم کیا جا سکے۔

نیوز چینل کا ایک اینکر پرسن اس سارے علاقے کو کیمرے کی
آنکھ سے دکھاتے ہوئے باقاعدہ کمنٹری کرنے والے انداز میں
مسلسل بول رہا تھا۔ عمران نے ریموٹ کنٹرول سے والیوم اونچا کیا
اور غور سے اینکر پرسن کی باتیں سننے لگا۔

اینکر پرسن بتا رہا تھا کہ اس گاؤں کا نام ڈھوک سیال تھا۔ یہ
گاؤں کافرستانی سرحد کے قریب تھا اور وہاں مسلم آبادی تھی اور
چونکہ اس گاؤں سے دس کلو میٹر کے فاصلے پر پاکیشیائی رینجرز
تعینات تھے اور بارڈر لائن مکمل طور پر سیلڈ تھی اس لئے نہ پاکیشیائی
دوسری طرف جا سکتے تھے اور نہ ہی کافرستانی اس علاقے کے کسی
حصے سے چھپ کر اس طرف آ سکتے تھے۔ اس لئے اس گاؤں میں
سمگلروں، جرائم پیشہ افراد اور جاسوسوں کے ہونے کا کوئی امکان
نہیں ہو سکتا تھا۔

ڈھوک سیال کے دیہاتی محنت کش اور کھیتی باڑی میں اپنا خون
پسینہ بہانے والے افراد رہتے تھے۔ گاؤں میں کچی اینٹوں اور

گارے کے مکان بنے ہوئے تھے جہاں ان کے صحنوں میں طرح
طرح کے جانور بندھے رہتے تھے۔ جن میں سے کچھ جانوروں
سے دیہاتی دودھ حاصل کرتے تھے۔ کچھ جانور کھیتی باڑی میں ان
کے ساتھ کھیتوں میں کام کرتے تھے اور کچھ ان کے گھروں کی
رکھوالی کرتے تھے۔ اس گاؤں کے دیہاتی سیدھے سادے اور اپنے
کام سے کام رکھنے والے تھے جن کا شہری زندگی اور شہر کے شور
شرابے سے کوئی مطلب نہیں تھا۔ محنت مزدوری کرنے والے دیہاتی
کھلی اور صاف ستھری فضاؤں میں سانس لیتے تھے جہاں دھواں اور
پلوشن نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی۔ اینکر پرسن بتا رہا تھا کہ ڈھوک
سیال کے دیہاتی مشینوں سے زیادہ اپنے ہاتھوں اور اپنے پالتو
جانوروں سے ہی کام لیتے تھے اس لئے ان کے کھیت سارا سال
ہرے بھرے رہتے تھے جو ان کی ان تھک محنت کا ثمر ہوتے تھے
لیکن اب اس گاؤں میں راتوں رات جیسے اچانک کوئی ایسی وباء
پھیل گئی تھی جس سے نہ صرف گاؤں کے تمام انسان بلکہ ان کے
تمام پالتو جانور بھی ہلاک ہو گئے تھے جس سے نہ صرف ان کی
لاشیں سبز ہو کر گل سڑ رہی تھیں بلکہ ان لاشوں سے اٹھنے والے تعفن
نے وہاں عام انسان کا سانس لینا محال کر دیا تھا۔ اینکر پرسن وباء
سے سبز ہو کر گلنے سڑنے والی لاشوں کی وجہ وہاں پھیلے ہوئے کسی
گرین وائرس کو قرار دے رہا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ گاؤں میں ہر
طرف گرین وائرس پھیلا ہوا تھا جس کی وجہ سے گاؤں کی تمام

زندگیاں ختم ہو گئی تھیں۔ گرین وائرس کیا تھا اور کہاں سے آیا تھا اس کے بارے میں ابھی کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ لیکن گرین وائرس نے اس گاؤں میں تمام جانداروں کو ایک ساتھ اور ایک ہی انداز میں ختم کیا تھا اور یہ سارا واقعہ رات کے پچھلے پہر رونما ہوا تھا کیونکہ دس کلومیٹر دور رینجرز کے اکثر گشتی دستے رات کو بھی گاؤں کا چکر لگاتے رہتے تھے۔ گاؤں میں ہر طرف پھیلی ہوئی بھیانک سبز موت کا سب سے پہلے انہی رینجرز کو ہی پتہ چلا تھا۔ جو روٹین کے تحت صبح کے وقت اس گاؤں کا گشت لگانے کے لئے آئے تھے اور جب ان کا گشتی دستہ گاؤں میں داخل ہوا تو وہاں انہیں زندگی کا نشان تک نظر نہ آیا۔ گاؤں میں دو سو سے زائد گھر تھے جن میں کم از کم آٹھ سو افراد رہتے تھے۔ جن میں بوڑھے، بچے، جوان اور عورتیں سب شامل تھے لیکن اب وہاں ان میں سے کوئی زندہ نہیں بچا تھا۔ سب کے سب اس حیرت انگیز اور خوفناک گرین وائرس کا شکار ہو گئے تھے۔ اینکر پرسن اس واقعے کا ذمہ دار کافرستان کو ٹھہرا رہا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ گرین وائرس کے ذریعے ڈھوک سیال میں جو تباہی پھیلائی گئی تھی اس میں کافرستان کا ہاتھ ہونے کا بھی احتمال ہو سکتا تھا حالانکہ بارڈر لائن پر موجود رینجرز کا کہنا تھا کہ انہوں نے دوسری طرف ایسی کوئی نقل و حرکت نہیں دیکھی تھی جس سے انہیں شبہ ہو کہ اس گاؤں پر کافرستان کی طرف سے کوئی کارروائی کی گئی ہے۔ پاکیشیائی رینجرز کے پاس ایسے مشینی اور سائنسی آلات تھے

جن سے انہیں دوسری طرف سے ایک عام ریوالور چلنے کا بھی آسانی سے پتہ لگ سکتا تھا جبکہ اس گاؤں میں جو ہلاکتیں ہوئی تھیں وہ عام گنوں یا میزائلوں سے نہیں ہوئی تھی۔ اب تک کی تحقیقات کے مطابق اس گاؤں کا کافی حد تک سرچ آپریشن مکمل کر لیا گیا تھا اور سرچ آپریشن کرنے والوں نے اس بات کی بھی کھل کر وضاحت کر دی تھی کہ اس گاؤں میں نہ کوئی میزائل داغا گیا تھا اور نہ ہی وہاں کوئی بم پھٹا تھا۔ اس سلسلے میں سرچ کرنے والی ٹیم نے میٹرولوجسٹ سیکشن سے بھی معلومات حاصل کی تھیں جو آنے والے زلزلوں کی معمولی سی معمولی لرزش کو بھی ریکٹر ری اسکیل پر ریکارڈ کر کے بتا سکتا تھا۔ اگر اس گاؤں میں کوئی بم یا میزائل داغا گیا ہوتا تو اس کے بارے میں بھی ریکٹرری اسکیل سے پتہ لگایا جا سکتا تھا لیکن میٹرولوجسٹ کی رپورٹ کے مطابق وہاں کسی معمولی نوعیت کا بھی کوئی دھماکہ نہیں ہوا تھا۔

اینکر پرسن تمام حالات کے بارے میں بتاتا ہوا اپنا تجزیہ بھی پیش کر رہا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اگر کافرستان سے اس گاؤں میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی تھی اور اگر اس گاؤں میں نہ کوئی بم پھٹا تھا نہ وہاں کوئی میزائل داغا گیا تھا تو پھر اس گاؤں میں گرین وائرس آیا کہاں سے تھا اور یہ گرین وائرس تھا کیا جس کی وجہ سے پورا گاؤں ہی راتوں رات موت کے منہ میں چلا گیا تھا۔ گرین وائرس کا اثر صرف جانداروں پر ہی ہوا تھا جبکہ گاؤں کی تمام گلیاں،

تمام عمارتیں اور وہاں موجود تمام فصلیں بالکل ٹھیک حالت میں تھیں۔ گرین وائرس کا کسی بے جان چیز پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اگر اس گاؤں میں واقعی بم یا میزائل داغے گئے ہوتے یا وہاں کسی قسم کا کوئی کیمیائی اسلحہ استعمال کیا گیا ہوتا تو اس سے جانداروں کے ساتھ ساتھ وہاں موجود عمارتوں کو بھی نقصان پہنچنا چاہئے تھا اور وہاں کھڑی تمام فصلیں بھی تباہ ہو جانی چاہئے تھیں لیکن وہاں ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ اس گاؤں میں پھیلنے والے گرین وائرس نے گاؤں میں ایک معمہ سا کھڑا کر دیا تھا جس کو سلجھانے کے لئے پاکیشیا کی بہت سی سرچنگ ٹیمیں مسلسل وہاں کام کر رہی تھیں جو ان لاشوں کی کھال اور ان کے خون کے نمونے بھی حاصل کر رہی تھیں۔ اب شاید خون اور کھال کے ان نمونوں کی لیبارٹری ٹیسٹنگ کے بعد ہی اس بات کا پتہ لگایا جا سکتا تھا کہ آخر گرین وائرس کیا تھا اور اس گرین وائرس میں ایسی کون سی طاقت کام کر رہی تھی جس سے انسان اور جانور ہلاک ہو گئے تھے اور ان کی لاشیں اس طرح گلنا سڑنا شروع ہو گئی تھیں۔ ٹیسٹ کے لئے وہاں سے چند لاشوں کو بھی لے جایا گیا تھا تا کہ ان کا پوسٹ مارٹم اور ان کے ڈی این اے ٹیسٹ لئے جا سکیں۔ اینکر پرسن کا یہ بھی کہنا تھا کہ سرچ کرنے والے ٹیمیں اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لا رہی تھیں کہ کسی طرح اس حیرت انگیز واقعے کو سلجھایا جا سکے اور اس بات کا پتہ لگایا جا سکے کہ آخر اس گاؤں پر راتوں رات ایسی کیا افتاد ٹوٹ پڑی تھی

جس کی وجہ سے گاؤں سے مکمل طور پر زندگیوں کا نام و نشان تک مٹ کر رہ گیا تھا اور وہاں سے محض چند کلو میٹر دور رینجرز پر اس گرین وائرس کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

اینکر پرسن صورتحال کی وضاحت کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں سرچ کرنے والی ٹیموں کے سربراہوں سے بھی بات چیت کر رہا تھا اور ان کے ریمارکس لینے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس گاؤں میں آنے والی ناگہانی سبز آفت کے بارے میں تحقیقات کرنے والے افراد قبل از وقت کچھ نہیں کہنا چاہتے تھے البتہ ان کا یہ ضرور کہنا تھا کہ انہیں ابھی تک ایسے شواہد نہیں ملے ہیں کہ اس گاؤں کی تباہی میں دشمن ملک کا ہاتھ ہے لیکن اس بات کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا تھا کہ اس گاؤں پر کافرستان کی طرف سے کوئی نیا اور تباہ کن سائنسی تجربہ کیا گیا ہو۔ ان افراد کا یہ بھی کہنا تھا کہ وہ گاؤں کے ایک ایک انچ کا جائزہ لے رہے ہیں اور ان کے پاس ایسے سائنسی آلات ہیں جن سے وہ یہ پتہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس گاؤں میں نئے طرز کے سائنسی اسلحے کا تجربہ ہونے کا کس حد تک امکان ہو سکتا ہے۔ اگر ان آلات کے باوجود انہیں گرین وائرس کے بارے میں کچھ پتہ نہ چلا تو حکومت کی ایماء پر وہاں ایکریمیا اور دوسرے ممالک سے بھی ایکسپرٹ سرچنگ ٹیمیں بلوائی جا سکتی ہیں جو اس بات کا پتہ لگانے کی کوشش کریں گی کہ ڈھوک سیال میں آخر ہوا کیا تھا۔

اینکر پرسن کے ایک سوال پر سرچنگ ٹیم کے ایک انچارج نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس گاؤں میں گرین وائرس کی موجودگی نے بہت سے سوال کھڑے کر دیئے ہیں جن کے جواب حاصل کرنا ان کے لئے بے حد ضروری ہے تاکہ مستقبل میں اس گرین وائرس سے ملک کو بچایا جا سکے۔ اس آفیسر نے کہا کہ اگر گرین وائرس کا یہ سلسلہ اسی طرح سے چلتا رہا تو نہ صرف اردگرد کی تمام آبادیاں ختم ہو جائیں گی بلکہ یہ گرین وائرس شہروں کا بھی رخ کر سکتا ہے جس سے شہر ہی نہیں پورا ملک خوفناک حد تک تباہی کی لپیٹ میں آ سکتا ہے اس لئے وہ اپنی تمام کوششیں اور ذرائع استعمال کر رہے ہیں تاکہ گرین وائرس کی حقیقت کا پتہ لگایا جا سکے۔

عمران یہ سب بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ نیوز اینکر جس طرح سے سوال و جواب کر رہا تھا اور ٹی وی پر جو کچھ بتایا جا رہا تھا اس سے عمران کے دماغ میں ہلچل سی ہونا شروع ہو گئی تھی۔ ایک ساتھ کئی سو افراد کا اس طرح ہلاک ہونا واقعی کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔ اگر وہاں نہ کوئی بم پھٹا تھا اور نہ کیمیائی میزائل داغا گیا تھا تو پھر اس گاؤں کے لوگ خود بخود کیسے ہلاک ہو گئے تھے اور گرین وائرس کا شکار ڈھوک سیال ہی کیوں بنا تھا اور اس گاؤں سے دس کلومیٹر دور رینجرز پر اس گرین وائرس کا اثر کیوں نہیں ہوا تھا۔

"کیا چکر ہو سکتا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس

قدر عجیب و غریب اور ہولناک ہلاکتیں دیکھ کر اس کی پیشانی پر لکیروں کا جال سا پھیل گیا تھا۔ وہ کچھ دیر نیوز چینل دیکھتا رہا پھر اس نے ریموٹ سے ٹی وی آف کیا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا سپیشل روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

سپیشل روم میں جا کر اس نے سپیشل فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ اچھا ہوا کہ آپ نے کال کر لی ہے میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا"...... سلام و دعا کے بعد دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

"کیوں۔ کوئی خاص بات تھی جو تم مجھے کال کرنے والے تھے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ بہت ہی خاص بات ہے۔ آپ نے شمالی علاقے کے سرحدی گاؤں ڈھوک سیال کا نام سنا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اس گاؤں کا بتا رہے ہو جہاں سبز آفت یا گرین وائرس کا حملہ ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ جانتے ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو

کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ٹی وی نیوز میں یہ سب دیکھا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''وہاں بے حد نقصان ہوا ہے عمران صاحب۔ آٹھ سو سے زائد افراد لقمۂ اجل ہوئے ہیں۔ ان کے جسم سبز رنگ کے ہو گئے تھے اور وہ صرف تین گھنٹوں میں ہی گل سڑ گئے تھے اور ان لاشوں سے اس قدر تعفن پیدا ہو رہا تھا جو برداشت سے باہر تھا اس لئے وہاں سرچنگ ٹیم کو مخصوص لباس پہنا کر بھیجا گیا ہے تاکہ وہ تعفن کے ساتھ ساتھ وہاں موجود گرین وائرس سے محفوظ رہ سکیں''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا تم بھی وہاں گئے تھے''...... عمران نے حیرانی سے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے سر سلطان کی کال آئی تھی۔ انہوں نے مجھے یہ سب بتایا ہے۔ گاؤں میں وزارت خارجہ کی بھی ایک ٹیم بھیجی گئی ہے جو دوسری ٹیموں سے الگ اس گاؤں کا خصوصی آلات سے معائنہ کر رہی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سر سلطان کو ایسی کیا ضرورت پیش آ گئی تھی کہ انہوں نے گاؤں میں ایک الگ ٹیم روانہ کر دی ہے''...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''وہ ٹیم سر سلطان نے نہیں وزارت خارجہ نے ذاتی طور پر وہاں بھیجی ہے اس کے بارے میں سر سلطان کو بھی بعد میں پتہ چلا

تھا''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''ٹیم کا سربراہ کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ٹیم کے سربراہ سرداور ہیں۔ ان کے پاس کچھ ایسے سائنسی آلات ہیں جن کی مدد سے وہ زمین کی گہرائی تک چیکنگ کر سکتے ہیں تاکہ گرین وائرس کا پتہ لگایا جا سکے اور وہ ان آلات سے وہاں کی آب و ہوا کا بھی جائزہ لے سکتے ہیں۔ ان کی ٹیم یہ چیکنگ کر رہی ہیں کہ گاؤں کی زمین اور گاؤں کی آب و ہوا کس حد تک اس گرین وائرس سے متاثر ہے اور اس کے اثرات کب تک رہیں گے یا مستقبل میں اس گرین وائرس سے وہاں مزید کیا نقصان ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''پھر ٹھیک ہے۔ سرداور واقعی بہتر طور پر سرچ کر سکتے ہیں۔ کیا ان کی طرف سے کوئی رپورٹ آئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی تک تو وہ سرچ کر رہے ہیں۔ رپورٹس اتنی جلدی کہاں مل سکتی ہیں۔ چند لاشوں کو پوسٹ مارٹم اور ان کے ڈی این اے ٹیسٹ کے لئے بھی لے جایا گیا ہے اور بھی بہت سے طریقے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ حتمی رپورٹ تو تمام ٹیسٹوں کے مکمل ہونے کے بعد ہی ملے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''سر سلطان نے کیا کہا تھا۔ اس معاملے میں انہوں نے سیکرٹ سروس کو آگے آنے کے لئے تو نہیں کہا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں ابھی تک تو نہیں کہا ہے لیکن وہ بے حد پریشان ہیں۔

عام تاثر یہی ہے کہ یہ کارروائی کافرستان کی ہی ہوسکتی ہے۔ انہوں نے ہی اس گاؤں میں کوئی سائنسی تجربہ کیا ہے ورنہ وہاں بھلا اس قدر بھیانک اور اذیتناک موت والا گرین وائرس کہاں سے آسکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اذیتناک موت سے تمہاری کیا مراد ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"گاؤں کے سب افراد گرین وائرس کا شکار ہوئے ہیں اور ان کی لاشیں ان کے گھروں کے اندر اور باہر سے بھی ملی ہیں۔ گھروں میں کچھ بوڑھوں بچوں اور عورتوں کی ہی لاشیں پائی گئی ہیں جبکہ زیادہ تر لاشیں گھروں کے باہر پڑی ہیں جیسے لوگ موت سے بچنے کے لئے اپنے گھروں سے باہر آ گئے تھے۔ تحقیقاتی ٹیموں کے کہنے کے مطابق تمام لوگ باہر آ کر گر گئے تھے اور بری طرح سے تڑپتے رہے تھے۔ ان کے تڑپنے کے جگہ جگہ نشان پائے گئے ہیں اور موت سے بچنے کے لئے وہ دور تک زمین پر گھسٹتے بھی رہے تھے لیکن موت نے شاید انہیں وہاں سے بھاگنے کا کوئی موقع نہیں دیا تھا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تم نے کسی کو وہاں بھیجا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں آپ سے یہی پوچھنے کے لئے فون کرنے والا تھا کہ میں ٹیم کو وہاں بھیجوں یا نہیں۔ اگر میں ٹیم کو وہاں بھیج بھی دوں تو وہ وہاں جا کر کریں گے کیا۔ سرچنگ ٹیمیں وہاں پہلے ہی کام کر رہی

ہیں۔ ان کے پاس جو معلومات ہوں گی سر سلطان کے توسط سے وہ تمام رپورٹس ہمیں مل ہی جائیں گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر بھی ٹیم کو وہاں بھیج دو۔ سرچنگ ٹیمیں صرف گاؤں تک محدود ہیں۔ ہمارے ساتھی گاؤں کے اردگرد کا بھی تو جائزہ لے سکتے ہیں۔ گاؤں سے دس کلو میٹر کے فاصلے پر جو رینجرز موجود ہیں۔ ممبران کم از کم وہاں جا کر اپنا کام کر سکتے ہیں۔ سرچنگ ٹیمیں اپنے انداز میں کام کرتی ہیں اور ممبران اپنے طریقے سے کام کریں گے تو ہوسکتا ہے کہ انہیں گاؤں کے اطراف سے کوئی ایسا کلیو مل جائے تو اس مسئلے پر روشنی ڈال کر اسے سلجھا سکے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ میں ممبران کو ابھی وہاں بھیج دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں اب رہنے دو۔ میں خود ہی دیکھ لیتا ہوں۔ تم مجھے صرف یہ معلوم کر کے بتا دو کہ گاؤں کے نزدیک جو رینجرز تعینات ہیں ان کا انچارج کون ہے۔ اس کا مجھے پرسنل نمبر بھی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"نمبر میرے پاس ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ مجھ سے سب سے پہلے رینجرز کے انچارج کا نمبر حاصل کرنے کے لئے کہیں گے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ شو۔ پھر تو مجھے تمہاری ترقی کر دینی چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ترقی۔ وہ کیوں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"عقل مند جو ہو گئے ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلیں ٹھیک ہے۔ بتائیں کیا ترقی کریں گے میری اور کب کریں گے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اسی طرح مسکراتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"تمہارے لئے اتنی ترقی ہی کافی ہو گی کہ تم بلیک زیرو سے وائٹ زیرو بن جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"واقعی بہت بڑی ترقی ہے میری اور کچھ نہیں تو میں بلیک زیرو سے وائٹ زیرو تو بن جاؤں گا"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے مان لیا میرے لئے بس اتنا ہی کافی ہے۔ اب جلدی سے میرے نام کا ایک بڑا اور بھاری سا چیک لکھنے کی تیاری شروع کر دو"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے لئے چیک۔ وہ کس لئے جناب۔ آپ نے ایسا کون سا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ میں آپ کو بڑا اور وہ بھی

بھاری سا چیک لکھ کر دے دوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بڑے بے مروت ہو۔ ابھی میں نے تمہیں اتنی بڑی ترقی دی ہے اور تم بھول بھی گئے۔ کیا تم اسے میرا کارنامہ نہیں سمجھتے۔ ترقی دینے کا کام اس ملک میں بہت بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے جس کی لوگ برسوں امید لگائے ہوتے ہیں اور برسوں گزرنے کے باوجود ان کی امیدیں پوری نہیں ہوتیں اور میں نے تمہاری فون پر ہی ترقی کر دی ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنسنا شروع ہو گیا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ ترقی میری ہوئی ہے آپ کی نہیں۔ جس کی ترقی ہوتی ہے اس کی تنخواہ بھی بڑھتی ہے اور اس کی مراعات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس لئے اب میری تنخواہ اور مراعات بڑھانے کا فیصلہ بھی آپ کو کرنا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے شرارت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

"یعنی جو بولے گا۔ وہی کنڈا کھولے گا"...... عمران نے کہا۔

عمران نے ایک مشہور لطیفے کی بات کی تھی جس میں دو میاں بیوی ایک دوسرے سے ناراض ہو کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ ایسے میں باہر سے کوئی آ کر دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو ان دونوں میں سے کوئی دروازہ کھولنے نہیں جاتا۔ ان میں یہی فیصلہ ہوا ہوتا ہے کہ جو بولے گا وہی دروازے کا کنڈا کھولے گا۔

''جی ہاں۔ بالکل۔ جو بولتا ہے کنڈا وہی کھولتا ہے''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''تو بھائی بہتر یہی ہے کہ میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ نہ میں بولوں گا اور نہ مجھے کسی کی ترقی کے لئے کسی دروازے کا کنڈا کھولنا پڑے گا۔ میں تمہیں دی ہوئی ترقی واپس لیتا ہوں۔ تم بلیک زیرو ہی بھلے ہو''...... عمران نے فوراً پینترا بدلتے ہوئے کہا۔

''بس اتنی جلدی بھاگ گئے''...... بلیک زیرو نے تیز آواز میں ہنستے ہوئے کہا۔

''مجبوری ہے پیارے۔ جب جیب سے کچھ دینے کا خطرہ پیدا ہو جائے تو الٹی قلابازی لگانی ہی پڑتی ہے''...... عمران نے کہا اور دوسری طرف بلیک زیرو کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''اچھا اب بعد میں پیٹ پکڑ کر ہنستے رہنا۔ مجھے انچارج کا نمبر بتا دو''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے نوٹ کریں۔ انچارج کا نام میجر خلیق ہے اور یہ اس کا سیل فون نمبر ہے''...... عمران نے کہا اور پھر بلیک زیرو نے اسے ایک سیل فون کا نمبر بتا دیا۔

''اوکے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں۔ اگر مجھے کوئی خاص بات معلوم ہوئی تو میں تمہیں بتا دوں گا۔ ہو سکتا ہے مجھے وہاں ممبروں کی بھی ضرورت پڑ جائے تم کال کر کے انہیں الرٹ کر دو۔ میں جب بھی انہیں کال کروں تو وہ وقت ضائع کئے بغیر وہاں پہنچ

جائیں جہاں مجھے ان کی ضرورت ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں کہہ دیتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اسے مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے کچھ سوچا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''السلام و علیکم۔ سر سلطان ہیئر''...... سر سلطان نے کال رسیو کرتے ہی سلام میں پہل کرتے ہوئے کہا۔

''وعلیکم والسلام۔ وعلیکم والسلام۔ جیتے رہو۔ دودھو نہاؤ، پوتوں بلکہ پڑپوتوں پھلو''...... عمران نے بڑے بوڑھوں کے انداز میں سر سلطان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کی آواز پہچان کر دوسری طرف سر سلطان بے اختیار ہنس دیئے۔

''خیریت۔ یہ صبح صبح تم میں کس بوڑھے کی روح حلول کر گئی ہے جو مجھ سے بھی بڑے بن کر مجھے دودھو نہاؤ، پوتوں پھلو کی دعائیں دے رہے ہو''...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیوں جناب۔ کیا صرف بڑے بوڑھے ہی دعائیں دے سکتے ہیں۔ ہم نوجوان نہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں نہیں۔ تم جیسا بوڑھا نوجوان مجھے تو کیا اپنے باپ دادا کو بھی دعائیں دے سکتا ہے''...... دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''باپ دادا کو دعا۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔ اور یہ آپ نے مجھے

بوڑھا نوجوان کیوں کہا ہے“...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی سر سلطان کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا تھا۔

”تم جیسا بڑا انسان مجھے دعائیں دے سکتا ہے تو اپنے بڑے بوڑھوں کو کیوں نہیں دے سکتا۔ رہی بات کہ میں نے تمہیں بوڑھا نوجوان کیوں کہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ تم نوجوان ہو اور تم نے چونکہ مجھے بڑے بوڑھوں کی طرح دعا دی ہے اس لئے میں تمہیں بوڑھا ہی کہوں گا۔ یعنی نوجوان بھی اور بوڑھا بھی“...... دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ وہ شاید موڈ میں تھے اسی لئے وہ عمران سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔

”توبہ توبہ آپ تو بڑے عالم فاضل ہو گئے ہیں۔ میں تو سمجھتا تھا کہ دنیا میں ایک ہی عالم فاضل ہے اور وہ میرا باورچی سلیمان پاشا ہے۔ جس کی عالمانہ اور فاضلانہ باتیں سن کر میرے دماغ کی بیٹریاں بھی فیل ہو جاتی ہیں“...... عمران نے کہا اور سر سلطان بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔

”شکر کرو کہ تمہارے دماغ کی بیٹریاں فیل ہوتی ہیں۔ فیوز نہیں۔ بلکہ مجھے تو یہ ڈر لگا رہتا ہے کہ سلیمان کسی دن تمہارے دماغ کی بیٹریاں دھماکے سے اڑا نہ دے“...... دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

”جس دن ایسا ہوا اس دن سلیمان بھی اُڑ جائے گا وہ اُڑ کر

کہاں جائے گا خود اسے بھی پتہ نہیں چلے گا۔ ویسے آج آپ بڑے موڈ میں نظر آ رہے ہیں کہیں آج کل آنٹی نے سلیمان کی طرح آپ کو بھی مغز بادام اور حریرے کھلانے تو شروع نہیں کر دیئے“...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں سادہ سا ناشتہ کرتا ہوں۔ میرا موڈ تمہاری آواز سن کر ویسے ہی خوشگوار ہو جاتا ہے“...... سر سلطان نے کہا۔

”نوجوان کی باتیں سن کر بوڑھے واقعی بہت خوشگوار موڈ میں آ جاتے ہیں جب ان کے مطلب کی کوئی بات کی جاتی ہے تو“...... عمران نے کہا تو سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”اچھا کیسے فون کیا تھا“...... سر سلطان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

”میں اس سائنسی تجربے کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں جو ڈھوک سیال پر کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کو اب تک کیا رپورٹس ملی ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”اوہ۔ تو تم بھی یہ سمجھتے ہو کہ ڈھوک سیال میں کوئی سائنسی تجربہ کیا گیا ہے“...... دوسری طرف سے سر سلطان نے فوراً سمجھتے ہوئے کہا کہ عمران کس موضوع پر بات کر رہا ہے۔

”میرے سمجھنے اور نہ سمجھنے سے کیا ہوتا ہے جناب۔ کرنے والوں نے تو اپنا کام کر ہی دیا ہے اس گاؤں میں چھوٹے چھوٹے بچے

بھی ہلاک ہوئے ہیں جنہوں نے دنیا دیکھنے کے لئے ابھی آنکھیں بھی نہیں کھولی تھیں اور انہیں نہایت بے رحمی سے موت کی نیند سلا دیا گیا ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں واقعی۔ بڑی روح فرسا خبریں ہیں۔ ان سب کی ہلاکتوں کے بارے میں سن کر میرا بھی دل دہل گیا تھا''...... سرسلطان نے سنجیدگی سے کہا۔

''اگر مجھ ناچیز کو اجازت مرحمت فرمائیں تو میں بھی ایک نظر اس گاؤں کو دیکھنا چاہتا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے اور بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

''اس میں بھلا پوچھنے اور مجھ سے اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے''...... عمران کا عاجزانہ انداز سن کر دوسری طرف سے سرسلطان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں جناب۔ آپ کی اجازت لینا بے حد ضروری ہے کیونکہ آپ سر بھی ہیں اور سلطان بھی۔ سر بڑا افسر ہوتا ہے اور سلطان کے سر پر تو باقاعدہ ریاست کا تاج ہوتا ہے''...... عمران نے کہا اور سرسلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''تم وہاں جانے کا سوچ رہے ہو اس سے اچھی بھلا اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ تم اپنے طور پر جب وہاں کام کرو گے تو مجھے یقین ہے کہ تم وہ سب بھی معلوم کر لو گے جو اب تک تحقیقاتی ٹیمیں بھی معلوم نہیں کر سکی ہیں''...... سرسلطان نے کہا۔

''اوکے۔ آپ ایک کام کریں۔ ڈھوک سیال کے نزدیک جو رینجرز ہیں ان کے انچارج سے بات کریں اور انہیں میرے وہاں آنے کا بتا دیں اور ان سے کہہ دیں کہ وہ میرے ساتھ تعاون کریں اور میرے کسی کام میں مخل نہ ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے میں میجر خلیق کو بتا دیتا ہوں۔ وہ تمہارے ساتھ مکمل تعاون بھی کرے گا اور تمہارے کام میں کوئی مداخلت بھی نہیں کرے گا اور مجھے یہ بھی بتا دو کہ وہاں تم اکیلے جاؤ گے یا کسی اور کو بھی ساتھ لے جاؤ گے تاکہ میں میجر خلیق کو ان کے بارے میں بھی بتا دوں جو تمہارے ساتھ جائیں گے''...... سرسلطان نے کہا۔

''فی الحال تو میں اکیلا ہی ہوں جناب اور اکیلے کا مطلب کنوارا ہوتا ہے۔ اگر میرے ساتھ کوئی ہوتی تو میں اسے ضرور ساتھ لے جاتا کسی اور کو ساتھ لے جا کر میں نے کیا کرنا ہے''...... عمران نے دوبارہ پٹڑی سے اترتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سرسلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''اس میں تمہارا اپنا ہی قصور ہے۔ تم ایک بار ہاں تو کرو۔ پھر دیکھو میں تمہارے سامنے لڑکیوں کی کتنی لمبی لائن لگاتا ہوں''...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''لمبی لائن۔ ارے باپ رے۔ میں ایک شادی کرنے سے گھبرا رہا ہوں اور آپ لمبی لائن سے میری شادی بلکہ شادیاں کرانے پر

تل گئے ہیں''..... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

''میں تمہاری پسند کے بارے میں کہہ رہا ہوں ناٹی بوائے۔ لمبی لائن میں سے تم جس لڑکی کو چنو گے اسی سے تمہاری شادی ہو گی''..... سر سلطان نے اسی طرح سے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس لائن میں اگر آنٹی جیسی لمبی عمروں والی ہوئیں تو پھر میں کیا کروں گا''..... عمران نے کہا اور دوسری طرف سر سلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''تو پھر ان میں سے کسی ایک کو اپنے باپ کے لئے بھی پسند کر لینا''..... سر سلطان نے مسلسل ہنستے ہوئے کہا اور ان کا جواب سن کر عمران بھی ہنسنے لگا۔

''ویری گڈ۔ اب آپ یہ چاہتے ہیں کہ سر پر اماں بی کی جوتیاں کھانے کے ساتھ ساتھ اب میں ڈیڈی کے بھی جوتے کھانا شروع کر دوں وہ بھی ہارڈ جوتے جس کے پڑنے سے میرے سر پر ایک بال بھی سلامت نہ رہے''..... عمران نے کہا۔

''یہ تو اور بھی اچھا ہو جائے گا''..... سر سلطان نے کہا۔

''کیا اچھا ہو جائے گا''..... عمران نے چونک کر کہا۔

''سافٹ جوتیوں کے ساتھ کبھی کبھار سر پر ہارڈ جوتے کھا لئے جائیں تو طبیعت صاف ہو جاتی ہے بلکہ دماغ کی بجھی ہوئی تمام بتیاں روشن ہو جاتی ہیں اور سر عبدالرحمن کے جوتے کھا کر تو تمہارے دماغ کے فیوز ہونے والے سارے بلب بھی روشن ہو

جائیں گے''..... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے باپ رے۔ مجھے ان ہارڈ جوتوں سے معاف ہی رکھیں میں باز آیا ہارڈ جوتے کھانے سے۔ آپ اپنی لمبی لائن اپنے پاس ہی رکھیں۔ جب کوئی مل جائے گی تو میں چپکے سے آ کر خود ہی آپ کے کان میں بتا جاؤں گا''..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کاش کہ کبھی ایسا وقت آئے''..... دوسری طرف سے سر سلطان نے سرد آہ بھر کر کہا اور عمران نے ہنستے ہوئے انہیں اللہ حافظ کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور پھر وہ لباس بدلنے کے لئے ملحقہ روم میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ لباس بدل کر آیا اور پھر وہ فلیٹ سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کی سپورٹس کار نہایت تیزی سے ڈھوک سیال کی طرف اڑی جا رہی تھی۔

یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جو دفتری انداز میں سجا ہوا تھا۔ کمرے کا ایک حصہ سٹنگ روم کی طرح سجا ہوا تھا جہاں نفیس صوفے اور کرسیاں پڑی تھیں جبکہ شمالی دیوار کے پاس ایک جہازی سائز کی میز پڑی تھی۔ اس میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر شخص بیٹھا ہوا تھا جس کے دونوں پیر میز پر تھے اور اس کا سر کرسی کی پشت پر ٹکا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں جیسے وہ ریلکس ہونے کے موڈ میں ہو۔

ادھیڑ عمر کے سر پر گھنے بال تھے جو برف کی طرح سفید تھے۔ اسی طرح اس کی بھنویں بھی گھنی اور انتہائی سفید تھیں جو اس کی آنکھوں تک جھکی ہوئی تھیں جبکہ اس کا چہرہ کلین شیو تھا۔

میز پر دفتری سامان کے ساتھ ایک بڑی سکرین والا لیپ ٹاپ کمپیوٹر پڑا تھا جس کی سکرین آن تھی اور سکرین پر ایک بڑے ہال نما کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جہاں سفید ایپرن میں ملبوس افراد ادھر ادھر گھومتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ کمرے کی دیواروں کے

پاس کئی مشینیں چل رہی تھیں اور کمرے کی دائیں سائیڈ پر چار بڑے بڑے شیشے کی ستون نما ٹیوبیں دکھائی دے رہی تھیں جن میں ہلکے سبز رنگ کا دھواں سا لہریں لیتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی سائنسی لیبارٹری ہو اور وہاں مختلف سائنس دان مشینوں پر کام کر رہے ہوں۔

اچانک سکرین پر جھماکا سا ہوا اور سکرین پر لیبارٹری کا منظر غائب ہو گیا اور دوسرے لمحے سکرین پر ایک بوڑھے سائنس دان کا چہرہ دکھائی دینے لگا۔ جو دبلا پتلا ہونے کے ساتھ ساتھ سر سے گنجا تھا۔ اس شخص کی آنکھوں پر چھوٹے فریم والا نظر کا چشمہ تھا جس میں سے اس کی نیلی نیلی آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں جن میں شیطانیت، مکاری اور انتہائی سفاکی کی چمک صاف دکھائی دے رہی تھی۔ وہ کسی کیمرے کے سامنے کھڑا تھا اور یوں لگ رہا تھا جیسے وہ دوسری سکرین پر اس ادھیڑ عمر کو دیکھ رہا ہو۔

”مسٹر ناگ راج“...... سکرین پر موجود بوڑھے نے ادھیڑ عمر شخص کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے کرخت لہجے میں کہا اور ادھیڑ عمر، بوڑھے کی آواز سن کر یوں چونک پڑا جیسے بوڑھے نے سکرین سے نکل کر اس کے سر پر ہتھوڑا مار دیا ہو۔ اس نے جلدی سے میز پر رکھی ہوئی ٹانگیں سیدھی کیں اور پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

”اوہ۔ پروفیسر صاحب آپ“...... ادھیڑ عمر نے اپنی ندامت چھپانے کے لئے دانت نکوس کر کہا۔

"ہاں۔ لگتا ہے آپ رات بھر سوئے نہیں تھے اسی لئے یہاں ریسٹ کر رہے ہیں"...... بوڑھے پروفیسر نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کوئی کام نہیں تھا اس لئے میں ویسے ہی ریسٹ کر رہا تھا"...... ادھیڑ عمر ناگ راج نے کہا۔

"بہر حال۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے میرے روم میں آ جائیں۔ مجھے آپ سے ضروری ڈسکس کرنی ہے"...... پروفیسر نے کہا۔

"یس پروفیسر۔ میں آ رہا ہوں"...... ناگ راج نے جواب دیا۔

"جلدی آ جائیں"...... پروفیسر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کوئی بٹن پریس کیا تو سکرین سے اس کا چہرہ غائب ہو گیا اور سکرین پر ایک بار پھر وہی مشین روم والا منظر ابھر آیا جو اس سے پہلے سکرین پر نظر آ رہا تھا۔ ادھیڑ عمر ناگ راج نے غور سے کمرہ دیکھا پھر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ میز کے پیچھے سے نکل کر وہ شمالی دروازے کی طرف بڑھا جو بند تھا۔ ناگ راج نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا رخ دروازے کی طرف کرتے ہوئے ایک بٹن پریس کیا تو اس آلے سے ایک شعاع سی نکل کر دروازے پر پڑی اور دروازہ بے آواز انداز میں خود بخود کھلتا چلا گیا اور ناگ راج رکے بغیر دروازے سے باہر نکل آیا۔

سامنے ایک طویل راہداری تھی۔ یہ راہداری کسی تکونی سرنگ کی طرح دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جس کی نوک چھت

کی طرح تھی اور چھت کے دونوں کناروں سے تیز روشنی نکل رہی تھی جس سے سرنگ نما راہدری بقعۂ نور بنی ہوئی تھی۔ راہداری جیسے سیاہ رنگ کے فولاد سے بنی ہوئی تھی۔ راہداری میں دائیں بائیں کئی کمرے تھے۔ جن کے دروازے بند تھے اور یہ راہداری آگے جا کر کئی حصوں کی طرف مڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ راہداری کے مختلف حصوں میں سرخ یونیفارم میں ملبوس بے شمار مسلح افراد موجود تھے جو شاید وہاں کی حفاظت پر مامور تھے۔

ناگ راج کو دیکھ کر ان سرخ لباس والے مسلح افراد کی ایڑیاں بج اٹھی تھیں لیکن ناگ راج جیسے ان کی طرف دیکھ ہی نہیں رہا تھا وہ یوں گردن اکڑائے تیز تیز چلا جا رہا تھا جیسے اس کا ان سرخ پوش افراد سے کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا وہ ایک کمرے کے فولادی دروازے پر آ کر رک گیا۔ دروازے کے اوپر ایک کیمرہ لگا ہوا تھا۔ جیسے ہی ناگ راج دروازے کے قریب رکا اسی لمحے اس کیمرے سے نیلے رنگ کی تیز روشنی نکلی اور ناگ راج کا سارا جسم نیلی روشنی میں نہا سا گیا۔ دوسرے لمحے روشنی کا رنگ بدل کر زرد ہوا اور پھر تیسری مرتبہ روشنی کا رنگ سبز ہو گیا۔ چند لمحے ناگ راج پر روشنی پڑتی رہی اور پھر کیمرے سے روشنی نکلنا بند ہو گئی۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ دو حصوں میں تقسیم ہو کر دائیں بائیں دیواروں میں گھستا چلا گیا۔

"کم ان مسٹر ناگ راج"...... اندر سے آواز سنائی دی اور

ناگ راج سر ہلا کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ ایک چھوٹی سی لیبارٹری کا منظر پیش کر رہا تھا جہاں ریسرچ کرنے کے لئے چھوٹے بڑے کاؤنٹر لگے ہوئے تھے اور ان کاؤنٹرز پر بیکرز، ٹیوبز، مختلف کیمیکلز کی شیشیاں، جار اور ایسی ہی بے شمار سائنسی چیزیں پڑی ہوئی تھیں جن میں عموماً خون اور دوسرے تمام سیمپلز چیک کئے جاتے ہیں۔ شمالی دیوار کے پاس ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے وہی بوڑھا پروفیسر بیٹھا ہوا تھا جس نے سکرین پر ناگ راج سے بات کی تھی۔

پروفیسر کے سامنے میز پر ایک لیپ ٹاپ کمپیوٹر پڑا ہوا تھا اور اس کی نظریں اسی کمپیوٹر کی سکرین پر تھیں اور اس کی انگلیاں نہایت تیزی سے کی بورڈ پر چل رہی تھیں جیسے وہ کچھ ٹائپ کر رہا ہو۔

ناگ راج میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

پروفیسر چند لمحے کام کرتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

”مجھ سے کوئی خاص کام تھا“...... ناگ راج نے پروفیسر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں آپ سے پاکیشیائی علاقے ڈھوک سیال کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا“...... پروفیسر نے سر ہلا کر کہا۔

”ڈھوک سیال۔ پاکیشیا کا وہ علاقہ جہاں ہم نے گرین وائرس کا فرسٹ اور کامیاب تجربہ کیا تھا“...... ناگ راج نے چونک کر

کہا۔

”ہاں۔ اور یہ فرسٹ تجربہ وہاں میں نے آپ کے کہنے سے ہی کیا تھا مسٹر ناگ راج“...... پروفیسر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”تو کیا ہوا۔ کیا وہاں کوئی اور مسئلہ ہو گیا ہے جس کے لئے آپ پریشان نظر آ رہے ہیں“...... ناگ راج نے پروفیسر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا جس کے چہرے پر واقعی قدرے پریشانی اور الجھن کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

”ہاں۔ پریشانی کی تو بات ہے“...... پروفیسر نے کہا۔

”کیا“...... ناگ راج نے پوچھا۔

”پاکیشیا والوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ ڈھوک سیال میں گرین وائرس کا حملہ ہوا ہے اور وہاں ہونے والی تمام ہلاکتیں گرین وائرس کی وجہ سے ہی ہوئی ہیں“...... پروفیسر نے کہا اور ناگ راج بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں پروفیسر جگن داس۔ کیسے معلوم ہوا ہے انہیں“...... ناگ راج نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اس علاقے میں ہونے والی خوفناک اور دل ہلا دینے والی ہلاکتوں نے پاکیشیا کو بری طرح سے چونکا کر اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا۔ وہاں سبز ہو کر گلنے سڑنے والی لاشوں کی پاکیشیائی میڈیا نے زبردست کوریج کی تھی اور اس واقعے کو اس بری طرح سے اچھالا

تھا جس کی وجہ سے اس علاقے کی تحقیقات کے لئے پاکیشیائی
حکومت کو فوری طور پر ایکشن لینا پڑا تھا اور پھر وہاں بے شمار
تحقیقاتی ٹیمیں پہنچ گئیں۔ جنہوں نے ڈھوک سیال کے اِرد گرد کا ہر
پہلو سے جائزہ لینا شروع کر دیا گیا تھا۔ اس حیرت انگیز اور انوکھے
واقعے نے ان سب کو پریشان کر رکھا تھا۔ میڈیا والوں نے تحقیقات
پوری ہونے سے پہلے ہی اس واقعے اور وہاں ہونے والی ہلاکتوں
کی وجہ گرین وائرس اور گرین ڈیتھ کے طور پر ہی اچھالنا شروع کر
دیا تھا اور ہر طرف سے کھل کر یہی بیانات دیئے جا رہے تھے کہ
اس علاقے میں اچانک کوئی وباء نہیں پھوٹی تھی جس سے ڈھوک
سیال کے آٹھ سو سے زائد افراد ہلاک ہو گئے تھے اور ان کی لاشیں
سبز ہو کر گلنا سڑنا شروع ہو گئی تھیں۔ انہوں نے اس بات پر زور
دینا شروع کر دیا تھا کہ یہ کام کراس لائن کی دوسری طرف سے کسی
نئے تجربے کا بھی شاخسانہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ تحقیقاتی ٹیموں نے
اس پہلو پر بھی کام کرنا شروع کر دیا کہ واقعی کہیں کافرستان کی
طرف سے ڈھوک سیال میں کسی نئے اسلحے کا سائنسی تجربہ تو نہیں کیا
گیا۔ اس کے لئے پاکیشیا کے نامور اور سب سے بڑے سائنس
دان سر داور خود بھی وہاں پہنچ گئے تھے اور انہوں نے سائنسی آلات
کے ساتھ اس علاقے کی سیٹلائٹ تصویریں بھی لینا شروع کر دی
تھیں گو کہ خلاء میں پاکیشیا کا کوئی اپنا سیٹلائٹ تو کام نہیں کر رہا
ہے لیکن پاکیشیائی حکومت سر داور کی ایما پر کئی شوگرانی سیٹلائٹس

سے اپنی ضرورتیں پوری کر سکتے تھے۔ چنانچہ سر داور کے کہنے پر
شوگرانی خلائی سنٹر سے رابطہ کیا گیا اور پھر ان کے کہنے پر یہ پتہ
لگایا گیا کہ رات کے تین سے صبح چھ بجے کے دوران ان کے
سیٹلائٹس کس پوزیشن میں تھے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک
سیٹلائٹ بھی ڈھوک سیال کے اوپر سے گزر رہا ہوتا تو اس سے
ڈھوک سیال کی بے شمار تصویریں حاصل کی جا سکتی تھیں۔ کیونکہ کئی
شوگرانی سپائی سیٹلائٹ ایک ایک سیکنڈ میں بیسیوں تصویریں بنا سکتے
ہیں۔ بہرحال شوگرانی خلائی سنٹر نے اپنا کام شروع کر دیا اور پھر
انہوں نے سر داور کو بتایا کہ رات تین بجے سے لے کر صبح چھ بجے
تک ان کے دو سپائی سیٹلائٹ ڈھوک سیال کی پوزیشن سے گزر
رہے تھے اور ان سیٹلائٹ سے حاصل کی گئی تمام تصاویر ان کے
پاس محفوظ ہیں۔ جن کے نیگٹیو بنا کر انہوں نے انہیں ڈویلپ کر
کے پرنٹ بھی بنا لئے ہیں۔ ان تصویروں کی تعداد ایک ہزار سے
زیادہ ہے اور پھر وہ نیگٹیو اور پرنٹ فوری طور پر پاکیشیا بھیج دیئے
گئے تھے۔ جنہیں سر داور نے نہایت باریک بینی سے چیک کیا تھا۔
ان پرنٹس میں انہیں اور تو کچھ نظر نہیں آیا تھا لیکن انہوں نے رات
چار بجے بننے والی تصویروں میں سبز رنگ کا ایک غبار سا ڈھوک
سیال کی طرف بڑھتے دیکھا تھا اور اگلی بہت سی تصویروں میں انہیں
وہی غبار ڈھوک سیال میں داخل ہوتے اور چاروں طرف پھیلتے
ہوئے دکھائی دیا تھا۔ جس سے انہیں یقین ہو گیا ہے کہ اس سبز غبار

میں ہی ایسی کوئی خاص بات ہے جس کی وجہ سے ڈھوک سیال میں
اس قدر ہلاکتیں ہوئی ہیں"...... پروفیسر جگن داس نے مسلسل بولتے
ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ان تصویروں میں انہیں آئرن موسکیٹو۔ میرا مطلب
ہے گرین وائرس پھیلانے والے مشینی مچھروں کا بھی علم ہو گیا
ہے"...... ناگ راج نے ساری بات سن کر کہا۔

"اس کے بارے میں مجھے ابھی کچھ پتہ نہیں چلا ہے۔ سیٹلائٹ
سے حاصل کی گئی تصویروں سے شاید انہیں چھوٹے چھوٹے مشینی
مچھروں کا پتہ نہ لگ سکے لیکن لاشوں سے انہوں نے جو نمونے
حاصل کئے ہیں ان میں موجود وائرس کا انہوں نے پتہ ضرور لگا لیا
ہے اور وہ واقعی سیٹلائٹ سے حاصل کی ہوئی تصویروں سے یہ بھی
جان سکتے ہیں کہ سبز غبار کافرستان کی طرف سے ہی اس طرف گیا
تھا"...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

"گرین وائرس کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے انہیں۔ کیا
انہیں گرین وائرس کے نام کا بھی پتہ چل گیا ہے"...... ناگ راج
نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں سبز لاشوں کی وجہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ وائرس عام
وائرس نہیں ہے۔ تمام لاشوں میں ڈینگی اور کانگو مچھروں کے وائرس
کے ساتھ ساتھ افریقی نسل کے چند زہریلے مینڈکوں اور زہریلی
مکڑیوں کا زہر بھی موجود ہے جس سے وائرس، گرین ہو کر اس قدر

طاقتور ہو گیا ہے کہ وہ کچھ ہی لمحوں میں نہ صرف کسی بھی جاندار کو
ہلاک کر سکتا ہے بلکہ ان کی لاشیں بھی چند گھنٹوں میں گل سڑ کر پانی
بن جاتی ہیں اس لئے وہ اسے گرین وائرس کا ہی نام دے رہے
ہیں"...... پروفیسر جگن داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا ہے"...... ناگ راج نے حیران
ہوتے ہوئے پوچھا۔

"وہاں تحقیقاتی ٹیموں نے انسانی جسم کی کھال اور خون کے جو
سیمپل لئے تھے۔ ان کے ٹیسٹ اپنی لیبارٹروں میں کرنے کے
ساتھ ساتھ پاکیشیا نے ایک ایکریمی لیبارٹری سے بھی ٹیسٹ کرائے
ہیں۔ ایکریمیا میں چونکہ جدید لیبارٹریاں ہیں اس لئے پاکیشیا کو
وہاں سے مفصل رپورٹ مل سکتی تھی اور ایسا ہی ہوا تھا۔ جس
لیبارٹری میں اس وائرس کی چیکنگ کی گئی تھی وہاں کا انچارج میرا
دوست تھا۔ میں نے اسے ضروری کام کے سلسلے میں ایکریمیا فون
کیا تھا تو اس نے خود ہی مجھے یہ تمام باتیں بتا دی تھی۔ وہ بھی
حیران تھا کہ اتنے خطرناک اور طاقتور زہروں کو اکٹھا کر کے ان کا
کیسے ایسا مکسچر بنایا جا سکتا ہے جس سے گرین وائرس تیار ہو سکے اور
پھر اس مکسچر کی وجہ سے وہ جاندار کیسے زندہ رہ گئے تھے جن کی وجہ
سے ڈھوک سیال کے جانداروں تک یہ وائرس پہنچایا گیا تھا"۔
پروفیسر جگن داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ نے اپنے دوست کو کیا جواب دیا تھا"...... ناگ

راج نے پوچھا۔

''میں نے کیا جواب دینا تھا۔ میں نے اس سارے واقعے سے لاعلمی کا اظہار کر دیا تھا کہ ان زہروں کے بارے میں، میں کچھ بھی نہیں جانتا''...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

''اور کیا بتایا تھا آپ کے دوست نے''...... ناگ راج نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

''وہ کہہ رہا تھا کہ یہ وائرس خود بخود ایک ساتھ اکٹھے نہیں ہو سکتے اس کے لئے ان تمام زہروں کا مکسچر بنا کر انہیں باقاعدہ ایک خاص عمل سے گزارنا پڑتا ہے۔ وہ چونکہ زہروں پر تحقیقات کرتا رہتا ہے اس لئے وہ جانتا ہے کہ ان زہروں کا مکسچر کیسے تیار کیا جا سکتا ہے اور اس کی طاقت میں کس حد تک اضافہ کیا جا سکتا ہے کہ تمام زہر گرین وائرس کا روپ اختیار کر لیں اور پھر گرین وائرس کو باریک سوئی کی نوک پر بھی لگا کر اس سوئی کو کسی جاندار کو چبھو دیا جائے تو اس کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے جیسا ڈھوک سیال کے انسانوں اور جانوروں کا ہوا ہے''...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

''اوہ۔ کیا یہ رپورٹ پاکیشیا پہنچ گئی ہے اور آپ کے دوست نے پاکیشیا کو یہ سب بھی بتا دیا ہے''...... اس نے چونک کر کہا۔

''ظاہری سی بات ہے۔ وہ یہ بات پاکیشیا سے کیسے چھپا سکتا تھا جب سیمپلوں کے ٹیسٹ اسی سے کرائے جا رہے تھے''...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

''پھر تو پاکیشیا کا شک یقین میں بدل گیا ہو گا کہ ڈھوک سیال کی تباہی میں کافرستان کا ہی ہاتھ ہے''...... ناگ راج نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ اب وہ یہ پتہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ گرین وائرس پھیلانے میں کافرستان نے کیا طریقہ کار استعمال کیا ہے یا کس ویپن کے ذریعے وہاں گرین وائرس پھیلایا گیا ہے''...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت غلط بات ہو گئی ہے۔ اب تو پاکیشیائی بڑی آسانی سے کافرستان پر انگلیاں اٹھا سکتے ہیں اور وہ اس معاملے کی مزید تحقیقات کے لئے اقوام متحدہ کی بھی مدد مانگ سکتے ہیں''۔ ناگ راج نے کہا۔

''ہاں بالکل۔ اسی لئے تو میں پریشان ہوں اور اسی سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔ میں تو ابھی گرین وائرس کو اور زیادہ پاور فل بنا رہا تھا تاکہ جاندار ہلاک ہونے کے بعد گلنے سڑنے میں جو دو چار گھنٹوں کا وقت لگاتے ہیں وہ وقت اور ان کے گلنے سڑنے کا عمل گھنٹوں کی بجائے منٹوں سیکنڈوں تک رہ جائے۔ ادھر گرین وائرس کسی انسان کے جسم میں پہنچے اور وہ ہلاک ہو کر اسی وقت گل سڑ کر پانی بن کر بہہ جائے۔ لیکن تم نے مجھے عمل مکمل ہونے سے پہلے ہی گرین وائرس کا تجربہ کرنے پر زور دینا شروع کر دیا تھا اور وہ بھی پاکیشیا کے علاقے میں اور میں بھی جوش میں آ کر احمقانہ

انداز میں تمہاری باتوں میں آ کر گرین وائرس کا تجربہ کر بیٹھا جو
اب مجھے کسی بہت بڑی پریشانی کی طرف لے جاتا نظر آ رہا
ہے“...... پروفیسر جگن داس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”آپ نے ہی تو مجھ سے کہا تھا کہ اس گرین وائرس کا کسی کو
پتہ نہیں چلے گا۔ جن مشینی مچھروں کے ذریعے گرین وائرس پھیلایا
جائے گا ان مچھروں کو بھی ختم کرنے کا آپ نے خصوصی انتظام کر
رکھا ہے کہ جیسے ہی وہ مچھر کسی بھی جاندار کے جسم میں وائرس
انجیکٹ کریں گے اس جاندار کے خون کی گرمی کے اثر سے وہ مشینی
مچھر بھی اسی وقت جل کر راکھ بن جائیں گے اور کسی کو بھی یہ معلوم
نہیں ہو سکے گا کہ گرین وائرس جانداروں کے جسم میں کیسے اور کس
ذریعے سے پہنچا تھا“...... ناگ راج نے کہا۔
”ہاں۔ میں نے یہی کہا تھا لیکن ساتھ ساتھ میں نے تمہیں یہ
بھی بتایا تھا کہ ابھی گرین وائرس پوری طرح سے تیار نہیں ہے۔
مجھے اس پر ابھی بہت کام کرنا ہے تاکہ ان تمام زہروں کو میں اس
طرح سے یکجا کر سکوں کہ کسی بھی لیبارٹری میں ٹیسٹنگ کرنے کے
بعد بھی کسی کو پتہ نہ چل سکے کہ گرین وائرس میں کن کن زہروں کی
آمیزش کی گئی ہے اور اس کا فارمولہ کیا ہے۔ میں گرین وائرس بنا
کر دنیا سے ہائیڈروجن اور ایٹم بموں کا نام مٹانا چاہتا ہوں۔
ہائیڈروجن اور ایٹم بم جس ملک میں برسائے جاتے ہیں وہاں
جاندار تو ہلاک ہوتے ہی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس ملک کی

تمام عمارتیں، سڑکیں اور وہاں موجود فصلوں سمیت سب کچھ ختم ہو
جاتا ہے۔ ان بموں کی تباہی سے زمین کی حالت ایسی ہو جاتی ہے
جس پر سینکڑوں سالوں تک گھاس کا ایک تنکا تک نہیں اُگایا جا
سکتا۔ ان بموں سے ہم دشمن ممالک کا تو خاتمہ کر دیتے ہیں لیکن
اس کے بعد تباہ ہونے والے ملک کا کوئی حصہ قابل استعمال نہیں
رہتا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ جس ملک میں تباہی لائی جائے وہاں
سے صرف جانداروں کو ہی ہلاک کیا جائے جبکہ ملک، شہر، گاؤں کی
تمام عمارتیں، سڑکیں، گلیاں یہاں تک کہ وہاں موجود تمام فصلیں
تک اصل حالت میں رہیں تاکہ اس ملک کی ہر چیز پر آسانی سے
قبضہ کیا جا سکے۔ میں گرین وائرس پاکیشیا کی تباہی کے لئے ہی تیار
کر رہا ہوں تاکہ پاکیشیا کے اٹھارہ کروڑ انسانوں کو ہلاک کر سکوں۔
گرین وائرس سے صرف پاکیشیا کے اٹھارہ کروڑ لوگ ہی ہلاک
ہوں گے لیکن ان کی زمین، وہاں موجود پانی، عمارتیں اور ان کی
تمام املاک محفوظ رہیں گی اور ملک کے کسی انفراسٹرکچر کو بھی کوئی
نقصان نہیں پہنچے گا۔ جس پر ہم آسانی سے قبضہ بھی کر سکتے ہیں اور
پاکیشیا کو دوبارہ کافرستان کا حصہ بھی بنا سکتے ہیں۔ اس طرح پاکیشیا
کی تمام عمارتیں ان کے انفراسٹرکچرز اور ان کی تمام املاک بھی
ہماری ہو جائیں گی اور ان کے تمام دریاؤں، نہروں اور گرم پانی
کے سمندروں پر بھی ہمارا ہولڈ ہو جائے گا جس سے کافرستان پہلے
کی طرح وسیع و عریض ہو جائے گا اتنا وسیع جتنا آج سے ساٹھ ستر

سال پہلے تھا۔ لیکن تم گرین وائرس کا رزلٹ دیکھنے کے لئے اس قدر بے تاب تھے کہ میں تمہاری باتوں میں آ کر نامکمل گرین وائرس کا ہی تجربہ کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا اور اب پاکیشیا والوں کو اور کچھ نہیں تو کم از کم یہ ضرور پتہ چل گیا ہے کہ گرین وائرس مختلف زہروں کی آمیزش سے بنایا گیا ہے اور انہیں خاص عمل سے گزار کر ہی یکجا کیا گیا ہے جو انسانی آبادی کی زبردست اور انتہائی خوفناک تباہی کا باعث بن سکتا ہے“...... پروفیسر جگن داس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے ہر وقت بولتے رہنے کی عادت ہو۔ وہ مسلسل یہ سب کچھ ناگ راج کو بتا رہا تھا اور اس نے ایک بار بھی سانس لینے کے لئے زبان کو بریک نہیں لگائی تھی۔

”پھر اب کیا ہو گا۔ کیا پاکیشیا کے پاس ایسے ذرائع ہیں کہ انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ یہ کام سو فیصد کافرستان سے ہی کیا گیا ہے اور کافرستان ایک ایسا ویپن بنانے میں مصروف ہے جو زہریلے مشینی مچھروں کی شکل میں سارے پاکیشیا پر حاوی ہو سکتا ہے“...... ناگ راج نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”میں اس کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ وہ کچھ بھی سوچ سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں یقیناً وہ کوئی نہ کوئی قدم اٹھانے کا تو سوچ ہی رہے ہوں گے جو آنے والے وقتوں میں ہمارے لئے بے پناہ پریشانیوں کا سبب بن سکتا ہے“...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

”تو آپ کے خیال میں پاکیشیا ایسا کیا کر سکتا ہے جس سے ہماری پریشانیاں بڑھ سکتی ہیں“...... ناگ راج نے پروفیسر جگن داس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”یہ سوچنا تمہارا کام ہے۔ تم سپر سیکرٹ لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج ہو اور تم کافرستان کی سب سے بڑی اور فعال ایجنسی، ریڈ سنیک کے چیف بھی ہو۔ جہاں تک میری سوچ کام کرتی ہے میں تمہیں اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ اس معاملے میں اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کود پڑی تو ہماری مشکلات میں اضافہ ہو جائے گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی انتہائی شہرت یافتہ، تیز اور انتہائی خطرناک سروس ہے جو ایک بار جس میدان میں کود پڑے تو پھر وہ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتی جب تک کہ وہ دشمنوں میں گھس کر ان کی جڑیں تک نہ کاٹ دے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمہیں مزید بتانے کی ضرورت نہیں ہے تم ریڈ سنیک ایجنسی کے چیف ہو۔ مجھ سے زیادہ تم خود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو گے“...... پروفیسر جگن داس نے ایک بار پھر نان سٹاپ بولتے ہوئے کہا۔

”ہاں میں جانتا ہوں۔ لیکن جب تک ان کے ہاتھوں میں کوئی ٹھوس ثبوت نہیں آئے گا اس وقت تک وہ ہمارے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتے اور اگر ایسا ہو گیا تو وہ یہاں آ کر کچھ نہیں کر سکیں گے ان کے فرشتے بھی اس سپر سیکرٹ لیبارٹری کو تلاش نہیں کر سکیں

گے۔ میں نے اس سلسلے میں پہلے سے ہی کئی اقدام کر رکھے ہیں۔
اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کافرستان آنے کی کوشش کی تو مجھے ان کی آمد کا فوراً پتہ چل جائے گا۔ ان سے نپٹنے کا میں نے پورا بندوبست کر رکھا ہے اور میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نپٹنے کے لئے ایک خصوصی فورس تیار کر رکھی ہے جو انہیں ایک قدم بھی آگے بڑھنے کا موقع نہیں دے گی۔ اس فورس کو میں نے ریڈ فورس کا نام دیا ہے جو اپنی طاقتوں اور صلاحیتوں میں انتہائی حد تک ناقابل شکست ہیں جن کا پاکیشیائی سیکرٹ سروس تو کیا دنیا کی بڑی سے بڑی فورس بھی مقابلہ نہیں کر سکتی ہے''...... ناگ راج نے کہا۔
''پھر بھی تمہیں اب ہر وقت تیار رہنا ہو گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ واقعی اس معاملے میں کود پڑے۔ میں نہیں چاہتا کہ جب تک میرا کام پورا نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی میرے کام میں مخل ہو۔ اس لئے اب تم اپنا سارا دھیان اسی طرف لگا دو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر یہاں آئی تو تمہیں کس طرح اسے لیبارٹری میں داخل ہونے سے روکنا ہے اور انہیں ختم کرنے کے لئے کیا کرنا ہے۔ اس کے لئے تم جتنا سوچو گے تمہارے لئے اتنا ہی بہتر ہو گا''...... پروفیسر جگن داس نے سنجیدگی سے کہا۔
''ہاں واقعی یہ سوچنا میرا کام ہے۔ آپ بس مجھے یہ بتا دیں کہ جن سیٹلائٹ سے تصویریں لی گئی ہیں کیا ان تصویروں سے

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
''کچھ پتہ چلا''...... سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا جس کے چہرے پر الجھن کے ساتھ انتہائی پریشانی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔
''صرف اتنا ہی پتہ چلا ہے کہ ہلاک ہونے والے انسانوں اور جانوروں میں گرین ملٹی پوائزن پایا گیا ہے جو اس قدر خطرناک اور طاقتور تھا کہ اس کی وجہ سے ان کے خون کے ریڈ سیلز، گرین سیلز میں تبدیل ہو گئے تھے جس سے وہ سب چند ہی لمحوں میں ہلاک ہو گئے تھے اور گرین سیلز کی وجہ سے ان کے جسم بھی گلنا سڑنا شروع ہو گئے تھے''...... عمران نے تھکے تھکے سے انداز میں کہا۔
''گرین ملٹی پوائزن سے آپ کی کیا مراد ہے''...... بلیک زیرو

نے حیران ہو کر پوچھا۔

"لاشوں کی جلد اور خون میں جو گرین سیلز پائے گئے ہیں وہ مختلف زہروں کی آمیزش کی وجہ سے بنے تھے۔ ان زہروں میں ڈینگی وائرس، کانگو وائرس سمیت چند ایسے جانداروں کا زہر شامل ہے جن میں افریقہ کے جنگلوں کی ٹرنٹولہ جیسی بے شمار مکڑیوں اور زہریلے مینڈکوں کے ساتھ ساتھ بے شمار گرین وائپر جیسے زہریلے سانپوں کا زہر بھی شامل ہے۔ ان تمام زہروں میں چند مخصوص کیمیکلز ملا کر انہیں یکجا کیا گیا تھا جس سے گرین ملٹی پوائزن بنتا ہے اور پھر انہیں کشیدی عمل سے گزار کر اس قدر طاقتور بنا دیا جاتا ہے جس سے کسی بھی جاندار کو چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے اور اس جاندار کا جسم چند ہی گھنٹوں میں گل سڑ جاتا ہے اور اس کی ہڈیاں تک پانی بن کر بہہ جاتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اس کا تو یہی مطلب ہے کہ یہ زہریلا وائرس خود بخود پیدا نہیں ہوا بلکہ اسے باقاعدہ طور پر تیار کیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ لیکن میں حیران ہوں کہ ان تمام زہروں کو یکجا کر کے کس فارمولے کے تحت ان کا مکسچر تیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان زہروں میں چند زہر ایسے ہیں جو دوسرے زہروں کے ساتھ مل کر زہر کا اثر ختم کر دیتے ہیں اور ٹرنٹولہ مکڑی کا زہر تو ایک ایسا زہر ہے جسے اگر دوسرے زہروں میں مکس کیا جائے اور ایک

مخصوص عمل سے گزارا جائے تو اس کا زہر دوسرے تمام زہروں کے ساتھ مل کر تریاق بن جاتا ہے جس کا ایک قطرہ پینے سے بے شمار بیماریوں سے نجات مل جاتی ہے اور خاص طور پر زہریلے اثرات سے بچا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ان زہروں پر تجربہ کرنے والوں نے کوئی ایسا فارمولہ بنا لیا ہو کہ ٹرنٹولہ کا زہر تریاق بننے کی بجائے طاقتور اور انتہائی ہلاکت خیز وائرس بن گیا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی کیا گیا ہے اور پھر اس گرین ملٹی پوائزن کی طاقت کا اندازہ لگانے کے لئے انہوں نے ڈھوک سیال پر اس کا باقاعدہ تجربہ کیا تھا جس میں وہ کامیاب رہے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ڈھوک سیال میں آپ کو سرداور بھی ملے ہوں گے۔ انہوں نے کیا بتایا ہے۔ گرین ملٹی پوائزن اس گاؤں تک کیسے پہنچایا گیا تھا۔ کیا اس کے لئے کوئی خاص ویپن استعمال کیا گیا تھا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ سرداور کو بھی اس بات کی سمجھ نہیں کہ گرین وائرس پھیلانے کا وہاں کون سا ذریعہ استعمال کیا گیا تھا۔ ان کے پاس جو آلات تھے، ان آلات سے انہوں نے وہاں کسی بھی قسم کے کیمیائی اثرات ہونے کے ساتھ ساتھ کسی بھی بم یا میزائل کے بلاسٹ ہونے کی نفی بھی کر دی تھی۔ انہیں وہاں ایسے شواہد بھی نہیں ملے

گرین وائرس لے جانے والے مچھر یا وہ سبز غبار جو ان تصویروں میں دکھائی دے رہا ہے، کو دیکھ کر اس بات کا پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ غبار کہاں سے نکلا تھا اور کن کن راستوں سے گزرتا ہوا پاکیشیائی علاقے تک پہنچا تھا“...... ناگ راج نے پوچھا۔

”نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ انہیں صرف بارڈر لائن کے ارد گرد کی تصویریں ہی ملی ہیں۔ ویسے بھی ہم نے جہاں سپر سیکرٹ لیبارٹری بنا رکھی ہے ہم نے اس بات کا خاص طور پر دھیان رکھا ہوا ہے کہ اس لیبارٹری کے دس ہزار گز کے دائرے میں اگر کوئی سپائی سیٹلائٹ آئے تو ہم اسے بلائنڈ کر سکیں اور اس سیٹلائٹ سے اس علاقے کی نہ کوئی تصویریں بنائی جا سکیں اور نہ کوئی اور انفارمیشن مل سکے“...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

”اور اس کے بعد۔ میرا مطلب ہے کہ مشینی مچھر سیکورٹی والے حصے سے جب باہر نکلے ہوں گے تب“...... ناگ راج نے کہا۔

”تب بھی سیٹلائٹ سے انہیں کوئی تصویر نہیں ملی ہو گی۔ میں نے مشینی مچھر یہاں سے روانہ کرتے وقت اس بات کا خاص طور پر دھیان رکھا تھا کہ وہ مچھر کسی کی نظروں میں نہ آ سکیں اس لئے میں نے انہیں انتہائی کم بلندی پر بلکہ زمین کے ساتھ ساتھ گزارا تھا اور وہ بھی ندی نالوں اور دریائی راستوں سے تاکہ وہ سیٹلائٹ کے کیمرے کی آنکھوں سے چھپے رہ سکیں۔ سیٹلائٹ کو سبز غبار کی تصویریں تب ملی ہوں گی جب میں نے ان مچھروں کو بارڈر لائن

تھے کہ ڈھوک سیال میں گرین وائرس پھیلانے کے لئے کسی خصوصی ریز کا استعمال کیا گیا ہو۔ اس لئے انہوں نے خصوصی طور پر شوگران کے چند سپائی سیٹلائٹس سے تصویریں حاصل کی تھیں۔ ان تصاویر سے وہ اس بات کا پتہ چلا سکتے تھے اور اگر گاؤں میں کوئی ریز فائر ہوئی ہوتی تو اس کا کوئی نہ کوئی نشان انہیں ضرور مل جاتا لیکن ان تصویروں میں بھی کسی ریز کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا تھا البتہ ان تصویروں میں ایک سبز رنگ کا غبار سا ڈھوک سیال میں داخل ہوتا اور پھیلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس کے بعد کی جو تصویریں ملی ہیں ان میں لوگ گھروں سے نکل کر بھاگتے، گرتے پڑتے اور پھر تڑپ تڑپ کر ہلاک ہوتے دکھائی دیتے ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”اور وہ سبز غبار۔ اس کا کیا ہوا تھا“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”گاؤں میں پھیلنے کے بعد سبز غبار منتشر ہو گیا تھا۔ بعد کی کسی تصویر میں سبز غبار کہیں دکھائی نہیں دیتا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن وہ غبار آیا کہاں سے تھا“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”تصویروں کے مطابق تو غبار کافرستان کی سرحدی پٹی سے بلند ہوتا دکھائی دیا ہے۔ جس حصے سے سبز غبار اٹھا تھا وہاں بہت بڑا جوہڑ ہے جو گندگی سے بھرا ہوا ہے۔ سرداور نے اس جوہڑ کے بھی نمونے حاصل کئے تھے لیکن اس جوہڑ میں ایسے کسی زہر کی آمیزش نہیں ہے جس سے گرین وائرس پیدا ہو سکتا ہو اور پھر ہم نے

گرین وائرس لے جانے والے مچھر یا وہ سبز غبار جو ان تصویروں میں دکھائی دے رہا ہے، کو دیکھ کر اس بات کا پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ غبار کہاں سے نکلا تھا اور کن کن راستوں سے گزرتا ہوا پاکیشائی علاقے تک پہنچا تھا“...... ناگ راج نے پوچھا۔

”نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ انہیں صرف بارڈر لائن کے اردگرد کی تصویریں ہی ملی ہیں۔ ویسے بھی ہم نے جہاں سپر سیکرٹ لیبارٹری بنا رکھی ہے ہم نے اس بات کا خاص طور پر دھیان رکھا ہوا ہے کہ اس لیبارٹری کے دس ہزار گز کے دائرے میں اگر کوئی سپائی سیٹلائٹ آئے تو ہم اسے بلائنڈ کر سکیں اور اس سیٹلائٹ سے اس علاقے کی نہ کوئی تصویریں بنائی جا سکیں اور نہ کوئی اور انفارمیشن مل سکے“...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

”اور اس کے بعد۔ میرا مطلب ہے کہ مشینی مچھر سیکورٹی والے حصے سے جب باہر نکلے ہوں گے تب“...... ناگ راج نے کہا۔

”تب بھی سیٹلائٹ سے انہیں کوئی تصویر نہیں ملی ہو گی۔ میں نے مشینی مچھر یہاں سے روانہ کرتے وقت اس بات کا خاص طور پر دھیان رکھا تھا کہ وہ مچھر کسی کی نظروں میں نہ آ سکیں اس لئے میں نے انہیں انتہائی کم بلندی پر بلکہ زمین کے ساتھ ساتھ گزارا تھا اور وہ بھی ندی نالوں اور دریائی راستوں سے تاکہ وہ سیٹلائٹ کے کیمرے کی آنکھوں سے چھپے رہ سکیں۔ سیٹلائٹ کو سبز غبار کی تصویریں تب ملی ہوں گی جب میں نے ان مچھروں کو بارڈر لائن

تھے کہ ڈھوک سیال میں گرین وائرس پھیلانے کے لئے کسی خصوصی ریز کا استعمال کیا گیا ہو۔ اس لئے انہوں نے خصوصی طور پر شوگران کے چند سپائی سیٹلائٹس سے تصویریں حاصل کی تھیں۔ ان تصاویر سے وہ اس بات کا پتہ چلا سکتے تھے اور اگر گاؤں میں کوئی ریز فائر ہوئی ہوتی تو اس کا کوئی نہ کوئی نشان انہیں ضرور مل جاتا لیکن ان تصویروں میں بھی کسی ریز کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا تھا البتہ ان تصویروں میں ایک سبز رنگ کا غبار سا ڈھوک سیال میں داخل ہوتا اور پھیلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس کے بعد کی جو تصویریں ملی ہیں ان میں لوگ گھروں سے نکل کر بھاگتے، گرتے پڑتے اور پھر تڑپ تڑپ کر ہلاک ہوتے دکھائی دیتے ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”اور وہ سبز غبار۔ اس کا کیا ہوا تھا“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”گاؤں میں پھیلنے کے بعد سبز غبار منتشر ہو گیا تھا۔ بعد کی کسی تصویر میں سبز غبار کہیں دکھائی نہیں دیتا“...... عمران نے کہا۔

”لیکن وہ غبار آیا کہاں سے تھا“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”تصویروں کے مطابق تو غبار کافرستان کی سرحدی پٹی سے بلند ہوتا دکھائی دیا ہے۔ جس حصے سے سبز غبار اٹھا تھا وہاں بہت بڑا جوہڑ ہے جو گندگی سے بھرا ہوا ہے۔ سرداور نے اس جوہڑ کے بھی نمونے حاصل کئے تھے لیکن اس جوہڑ میں ایسے کسی زہر کی آمیزش نہیں ہے جس سے گرین وائرس پیدا ہو سکتا ہو اور پھر ہم نے

کے قریب اوپر اٹھا کر پاکیشیائی علاقے میں حملے کے لئے بھیجا
تھا“...... پروفیسر جگن داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ پاکیشیائی پھر لاکھ کوششیں بھی کر لیں تب بھی وہ یہ نہیں جان سکیں گے کہ گرین وائرس پھیلانے کا ذریعہ کیا ہے اور اسے کافرستان کے کس حصے سے بھیجا گیا ہے۔ اتنی سی بات پر پاکیشیا، کافرستان پر انگلی نہیں اٹھا سکتا کہ سبز غبار کا تعلق کافرستان سے ہی ہے“...... ناگ راج نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا جیسے پروفیسر جگن داس کی بات سن کر اس کے سر سے بہت بڑا بوجھ ہٹ گیا ہو۔

”پھر بھی انہیں یہ تو شک ہو گیا ہے کہ یہ کام کافرستان سے ہی کیا گیا ہے۔ خطرناک مچھروں، زہریلی مکڑیوں اور زہریلے مینڈکوں کے زہروں کو آپس میں یکجا کر کے ان کا گرین وائرس بنایا گیا ہے“...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

”اس سے کیا ہو گا۔ آپ کے دوست کی طرح وہ بھی سر پکڑ کر بیٹھے رہیں گے کہ یہ سب ہوا کیسے ہے۔ آپ بے فکر ہو کر اپنا کام کرتے رہیں۔ پاکیشیا کو جو کرنا ہے کرنے دیں۔ وہ لاکھ کوششیں کر لیں لیکن ہماری سپر سیکرٹ لیبارٹری اور مشینی مچھروں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکیں گے“...... ناگ راج نے کہا۔

”اور اس سلسلے میں اگر پرائم منسٹر یا پریذیڈنٹ صاحب نے مجھ سے کچھ پوچھا تو۔ یہ مت بھولو کہ ہم نے یہ تجربہ ان کی لاعلمی میں

کیا ہے“...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

”آپ ان کی بھی فکر نہ کریں انہیں میں خود ہی جواب دے دوں گا۔ آپ بس اپنا کام جلد سے جلد مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ ابھی آپ کو اس وائرس کو اور زیادہ تباہ کن اور طاقتور بنانا ہے۔ اس قدر طاقتور کہ اس کے مقابلے میں ایٹم اور ہائیڈروجن بم بھی ہیچ ہو کر رہ جائیں“...... ناگ راج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ تو میں کر رہا ہوں اور بہت جلد میں اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو جاؤں گا لیکن تم نے اس بات کا لازمی خیال رکھنا کہ پاکیشیا پر کیے گئے گرین وائرس کے اٹیک کے سلسلے میں مجھ پر کوئی بات نہ آئے“...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

”جب تک میں آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ پر کوئی الزام نہیں آئے گا۔ جو بھی ہو گا میں خود سنبھال لوں گا آپ اس معاملے میں خود کو بری الزمہ سمجھیں جیسے آپ نے کچھ کیا ہی نہ ہو“...... ناگ راج نے مسکرا کر کہا۔

”بس میں بھی یہی چاہتا ہوں“...... پروفیسر جگن داس نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا“...... ناگ راج نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس نے پروفیسر جگن داس سے ہاتھ ملایا اور پھر وہ اس کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ معاملہ صاف ہونے کے باوجود اس کے چہرے پر الجھن اور قدرے پریشانی کے تاثرات تھے جیسے وہ اس معاملے کو پوری طرح سے سلجھانے کے بارے میں مسلسل سوچ رہا ہو۔ اس

کے ذہن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خیال بار بار ابھر رہا تھا جو واقعی اگر میدان میں نکل کھڑی ہوئی تو اسے ہر حال میں نہ صرف ان سے لیبارٹری بچانی تھی بلکہ ان کا ہر حال میں خاتمہ بھی کرنا تھا جو اس کے لئے بے حد ضروری تھا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے واقعی کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ سپر سیکرٹ لیبارٹری کو ٹریس کر کے وہاں پہنچ جاتے اور اگر ایسا ہو جاتا تو کافرستان کی ایک نہایت جدید اور بہت بڑی لیبارٹری تباہ ہو جاتی جس سے کافرستان کا مفاد وابستہ تھا۔ اس لیبارٹری میں بننے والا گرین وائرس اور مشینی مچھر جو آنے والے وقتوں میں نہ صرف انہیں پاکیشیا پر قبضہ کرنے میں کامیاب کر سکتے تھے بلکہ گرین وائرس سے واقعی کافرستان ایک ایسی جدید اور خطرناک ٹیکنالوجی لے کر ابھرتا جس کی ساری دنیا معترف ہو جاتی اور اس تباہ کن ٹیکنالوجی کے سامنے دنیا کے تمام میزائل اور ایٹمی اسلحے سمیت ہائیڈروجن بم بھی ہیچ ہو کر رہ جاتے اور گرین وائرس کی بدولت کافرستان پوری دنیا پر اپنی دھاک بٹھا سکتا تھا۔

ناگ راج اسی بارے میں سوچتا ہوا واپس اپنے آفس میں آ گیا۔ آفس میں آ کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا اور اس نے میز کی سائیڈ والی دراز کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر آن کر کے وہ اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گیا۔

گا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ابھی اس گاؤں میں کام ہو رہا ہے۔ سرداور بھی اپنی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک چھوٹا سا بھی کلیو مل جائے تو ہم کافرستان کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے ہیں“...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تحقیقات نہ جانے کب کسی حتمی نتیجے پر پہنچیں گی۔ کافرستان نے گرین وائرس کو جان بوجھ کر پاکیشیائی علاقے میں پھیلایا ہے اور یہ ان کی بڑی کامیابی ہے۔ اور اگر انہیں فوری طور پر نہ روکا گیا تو اس سے ان کا حوصلہ مزید بڑھ جائے گا اور پھر اگر کامیابی کے نشے میں انہوں نے ایسا ہی کوئی اور تجربہ پاکیشیا کے کسی دوسرے اور بڑی آبادی والے حصے میں کر دیا تو“...... بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

”تب پھر ہم وہی کریں گے جو ہمیں کرنا چاہئے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”مطلب یہ کہ آپ کافرستان کے خلاف ایکشن لیں گے“۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں انہیں اتنی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ درندگی کی انتہا کر دیں اور ہمیں بے بس پا کر بے گناہ اور معصوم انسانوں کی زندگیوں کے ساتھ موت کا بھیانک کھیل کھیلتے رہیں“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ کا ایکشن ہو گا کس کے خلاف۔ جب تک آپ یہ نہیں جان لیتے کہ ڈھوک سیال پر گرین وائرس کا حملہ کہاں سے کیا گیا تھا اور اس کا ذمہ دار کون ہے آپ کیا کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہ سب خود بخود معلوم نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے بہت بھاگ دوڑ اور محنت کرنی پڑتی ہے اور ڈھونڈنے نکلیں تو خدا بھی مل جاتا ہے اور تم ان شیطانوں کی بات کر رہے ہو جو انسانیت کے دشمن ہیں۔ انسانیت کے ان دشمنوں کو تو پاتال سے بھی ڈھونڈ کر نکالا جا سکتا ہے۔ بند کمروں میں بیٹھ کر صرف اندازے لگانے اور باتیں کرنے سے کچھ نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ سمجھ گیا ہو کہ عمران کیا کہنا چاہتا ہے۔

عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے چند فوٹو گراف نکالے اور بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیئے۔

"یہ کیا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہ شوگرانی سیٹلائٹس سے حاصل کی گئیں وہ تصویریں ہیں جن میں سبز غبار جوہڑ سے اٹھتا اور ڈھوک سیال کی طرف بڑھتا دکھائی دیتا ہے۔ تم دیکھو، شاید تم کوئی اندازہ لگا سکو کہ اس سبز غبار میں کیا ہو سکتا ہے جو بھیانک اور انتہائی اذیتناک موت بن کر ڈھوک سیال کے تمام جانداروں کو نگل گیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر عمران سے فوٹو گراف لے لئے

اور انہیں غور سے دیکھنا شروع ہو گیا۔

تصویروں میں سبز رنگ کا ہلکا سا دھویں جیسا غبار تھا جو ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ غبار زیادہ بڑا اور گہرا نہیں تھا۔ سبز رنگ کا دھواں سا لہریں لیتا ہوا ایک جوہڑ سے نکل کر اڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ بلیک زیرو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کچھ ایسی تصویریں دیکھیں جن میں انسانوں اور جانوروں کی لاشیں دکھائی گئی تھیں۔ کچھ تصویریں گاؤں کے اطراف کی تھیں لیکن ان میں کوئی منظر واضح دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ بھی نہیں سمجھ آ رہا"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ غبار اور ارد گرد کے علاقے کی تصویریں اس قدر واضح نہیں ہیں۔ اگر یہ تصویریں واضح، کلوز اور انلارج ہوتیں تو شاید کچھ پتہ چل جاتا"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"ویری گڈ۔ یہ ہوئی نا بات"...... عمران نے اچھل کر یکلخت مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ۔ کس بات کا ویری گڈ"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔ اس کی حیرت بجا تھی کیونکہ اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی جس سے عمران اسے شاباش دیتا۔

”جس طرح بعض اوقات سامنے پڑی ہوئی چیز دکھائی نہیں
دیتی اسی طرح بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بالکل سامنے کی اور
عام سی بات بھی سجھائی نہیں دیتی ہے۔ میں گاؤں کی حالت اور
الجھے ہوئے حالات کی وجہ سے اس قدر ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو گیا
تھا کہ مجھے بھی سامنے کی بات سجھائی نہیں دی تھی جو تمہیں سجھائی
دے گئی ہے“...... عمران نے کہا۔

”کون سی بات۔ میں نے تو صرف اتنا ہی کہا ہے کہ تصویریں
واضح نہیں ہیں اور غبار صاف دکھائی نہیں دے رہا۔ اگر تصویریں
واضح، صاف اور انلارج ہوتیں تو شاید ان سے کچھ پتہ چل
جاتا“...... بلیک زیرو نے اپنی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

”اسی لئے تو میں خوش ہو رہا ہوں۔ تصویریں واضح نہیں ہیں۔
لیکن انہیں واضح اور انلارج تو کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم ان تصویروں
کے ہر حصے کو انلارج کر لیں تو تصویر کی ہر چیز واضح بھی ہو جائے
گی اور صاف بھی“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک طویل
سانس لے کر رہ گیا جیسے وہ بھی سامنے کی بات نہ سمجھ سکا ہو۔

”لیکن ہم ان پرنٹس کو انلارج کیسے کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے
تو ہمیں نیگیٹو کی بھی ضرورت ہو گی“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”میں ذہنی خلفشار کا شکار ضرور تھا لیکن میری کھوپڑی کی کوئی نہ
کوئی بیٹری کام کر رہی تھی جو مجھے منزل کا پتہ بتانے کی کوشش کر
رہی تھی لیکن میں اس منزل کو دیکھ نہیں پا رہا تھا اس کے باوجود میں

ایکریمیا کی ایک لیبارٹری سے جو رپورٹس حاصل کی تھیں ان
رپورٹس کے مطابق گرین وائرس میں ٹرنٹولہ جیسی سینکڑوں زہریلی
مکڑیوں اور زہریلے مینڈکوں کا زہر پایا گیا ہے۔ اب تم خود سوچو
کہ کافرستان یا پاکیشیا میں ایسی خطرناک اور زہریلی مکڑیاں اور
زہریلے مینڈک کہاں سے آ سکتے ہیں اور یہ عمل خود بخود کیسے ہو سکتا
ہے کہ دنیا کے انتہائی خطرناک اور طاقتور زہر ایک ساتھ جمع ہو
جائیں اور گرین وائرس کی شکل اختیار کر لیں“...... عمران نے کہا۔

”یہ تو واقعی سائنسی کارنامہ ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا
ہوتا ہے کہ یہ کارنامہ سرانجام کس نے دیا ہے اور ان زہروں کو ایک
ساتھ مکس کرنے کا ان کا مقصد کیا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ڈھوک سیال میں بے گناہ انسانوں اور جانوروں کو اذیتناک
موت دے کر گرین وائرس بنانے والوں نے اپنا مقصد ظاہر کر تو دیا
ہے۔ خاص طور پر پاکیشیائی علاقے میں گرین وائرس پھیلا کر
ہمیں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ کافرستان کے پاس ایٹم بموں کے ساتھ
ساتھ گرین وائرس بھی موجود ہے جو جدید دور کے ایٹمی اسلحے سے
کہیں زیادہ طاقتور اور خوفناک ہے۔ ایٹم بموں سے تو زمین پر
موجود ہر چیز تباہ ہو جاتی لیکن گرین وائرس ایک ایسا وائرس ہے جو
صرف جانداروں پر ہی حملہ کرتا ہے اور ایک بار جو گرین وائرس کا
شکار ہو جائے اس کی ہلاکت یقینی ہو جاتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”یعنی یہ بات صاف ہو گئی ہے کہ موت کے اس تجربے کے

پیچھے کافرستانیوں کا ہی ہاتھ ہے"...... بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے
ہوئے کہا۔

"اب شک کی کون سی گنجائش رہ جاتی ہے"...... عمران نے منہ
بنا کر کہا اور بلیک زیرو اپنے سوال پر خود ہی شرمندہ ہو گیا۔

"تب پھر ہم ایکریمی لیبارٹری کی رپورٹ کے تحت کافرستان
سے اس سلسلے میں بات کر سکتے ہیں اور اس ایشو کو ہم بین الاقوامی
عدالتوں تک بھی لے جا سکتے ہیں۔ کافرستان کے اس جارحانہ
اقدام کا پردہ فاش کر کے ہم پوری دنیا کے سامنے اسے بے نقاب
کر دیں گے کہ کافرستان کس قدر امن کا حامی ہے"...... بلیک زیرو
نے اپنی خفت مٹاتے ہوئے کہا۔

"نہیں اس کا ابھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیوں"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہم یہ کس طرح سے ثابت کریں گے کہ یہ تجربہ کافرستان سے
ہی کیا گیا ہے۔ سیٹلائٹس تصاویر میں سبز غبار ایک جوہڑ سے اٹھتا
دکھائی دیتا ہے۔ جہاں اب بھی چند بین الاقوامی سرچنگ ٹیمیں
تحقیقات کر رہی ہیں وہ بھی اس گرین وائرس کا اصل منبع تلاش کر
رہی ہیں کیونکہ ان کے لئے بھی گرین وائرس اسی قدر حیرت انگیز
اور انوکھا ہے جتنا کہ ہمارے لئے۔ وہ جوہڑ کافرستان اور پاکیشیا کی
سنٹر لائن میں ہے۔ کون مانے گا کہ وہاں سے نکلنے والا گرین
وائرس کافرستان کا ہی تیار کیا ہوا ہے اور ڈھوک سیال میں ہونے

والی تمام ہلاکتوں کا کافرستان ہی ذمہ دار ہے۔ ایسا اس وقت تک
نہیں ہو سکتا جب تک ہم یہ ثابت نہیں کر دیتے کہ گرین وائرس
اس جوہڑ میں کہاں سے آیا تھا اور کہاں غائب ہو گیا تھا۔ اس لئے
اس وقت تک ہم کافرستان پر انگلی بھی نہیں اٹھا سکتے ہیں البتہ یہ کام
ہمارا میڈیا ضرور کر رہا ہے۔ میڈیا ڈھوک سیال میں ہونے والی
ہلاکتوں کا کھل کر کافرستان کو ہی ذمہ دار ٹھہرا رہا ہے لیکن مسئلہ یہ
ہے کہ پاکیشیائی میڈیا کو کوئی ایک ایشو مل جائے تو وہ اس ایشو کا
حلیہ بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں جس سے اصل ایشو فیک ایشو بن کر رہ
جاتا ہے جس کی اہمیت اور افادیت ہی ختم ہو جاتی ہے اور پھر میڈیا
خود ہی اس ایشو کو پس پشت ڈال دیتا ہے کہ اس ایشو کا دوبارہ کہیں
نام تک نظر نہیں آتا اس لئے دنیا پاکیشیا اور کافرستان اور چند
دوسرے ممالک کے میڈیا کی باتوں کو سنجیدگی سے نہیں لیتے اور
انہیں محض ڈرامہ بازی کہہ کر ٹال دیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور
بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گرین ملٹی پوائزن بنانے کے لئے جن ذرائع سے زہریلی
مکڑیاں، سانپ اور دوسرے جانور حاصل کئے گئے ہیں کیا ہم ان کا
بھی پتہ نہیں لگا سکتے کہ وہ کافرستان میں کہاں سے بھیجے گئے تھے
اور کس نے ان سب کا آرڈر دیا تھا۔ ظاہر ہے اتنا بڑا تجربہ کرنے
کے لئے انہیں اونس دو اونس زہر تو نہیں چاہئے ہو گا اس کے لئے
تو انہیں بڑی مقدار میں زہر کی ضرورت ہو گی جس کا وہ مکسچر بھی بنا

سکیں اور انہیں کشید بھی کر سکیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے لئے میں نے چند فارن ایجنٹوں کی ڈیوٹیاں تو لگائی ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ اس سلسلے میں وہ بھی کچھ نہ کر پائیں۔ ضروری تو نہیں ہے کہ سانپ اور مکڑیاں اور دوسرے جانور بڑی تعداد میں ایک ساتھ کافرستان لے جائے گئے ہوں۔ یہ کام تھوڑا تھوڑا کر کے اور وقفے وقفے سے بھی تو ہو سکتا ہے اور اس کے لئے ان لوگوں نے کافرستانی شکاریوں کا ہی سہارا لیا ہوگا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

''تو کیا سر داور نے اس سبز غبار پر تحقیق نہیں کی''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا۔

''سبز غبار کا کہیں کوئی نشان ہوتا تو اس پر تحقیق کی جاتی۔ ڈھوک سیال کی آب و ہوا بھی بے حد صاف ستھری ہے۔ وقتی طور پر تحقیقاتی ٹیموں نے مخصوص لباس پہن لئے تھے لیکن وہاں لاشوں کے تعفن کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ یعنی وہاں گرین وائرس کے اثرات نہیں تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ڈھوک سیال کے انسانوں کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ گرین وائرس بھی وہاں سے ختم ہو گیا تھا اور یہ گرین وائرس ایک تجربے کے طور پر ہی ڈھوک سیال میں پھیلایا گیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''تب کیسے پتہ چلے گا کہ سبز غبار میں کیا تھا اور وہ آیا کہاں سے تھا۔ اس طرح تو یہ مسئلہ صرف ایک مسئلہ ہی بنا رہ جائے

ان تصویروں کو وہاں سے چن کر لے آیا تھا اور غیر ارادی طور پر میں نے سر داور سے ان تصویروں کے نیگیٹو بھی لے لئے تھے''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

''تب پھر مسئلہ کیا ہے۔ ہم ان تصویروں کو ابھی انلارج کر کے پرنٹ بنا لیتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ کام تم کرو۔ میں پچھلے کئی دنوں سے بھاگ دوڑ کر رہا ہوں اور اس بھاگ دوڑ سے میرا جسم پھوڑے کی طرح سے دکھ رہا ہے۔ میں ریسٹ روم میں جا کر آرام کرتا ہوں۔ تم انلارج پرنٹ وہیں لے آنا اور اگر ہو سکے تو مجھے ایک کپ چائے کا بھی دے دینا۔ سلیمان تو گاؤں جا کر گاؤں کا ہی ہو کر رہ گیا ہے۔ جب وہ نہیں ہوتا تو اس کے ساتھ ساتھ میرے لئے چائے بھی جیسے ناپید سی ہو کر رہ جاتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جواب میں بلیک زیرو بھی مسکرا دیا۔

''انلارجنگ اور پرنٹنگ میں تو مجھے خاصا وقت لگے گا اگر آپ کہیں تو میں پہلے آپ کے لئے چائے بنا لاتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ایسا کرو گے تو میں تمہاری ہونے والی بیوی اور اس کے بچوں کو ڈھیروں دعائیں دوں گا اور وہ بھی مفت''...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''اور اگر میں اپنا ارادہ بدل دوں تو''...... بلیک زیرو نے

مسکراتے ہوئے کہا۔
"تب میں تمہاری شادی ہی نہیں ہونے دوں گا۔ نہ شادی ہو
گی اور نہ بچے، پھر میری طرح تم بھی ساری عمر کنوارے ہی رہ جاؤ
گے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"میں آپ کو چائے پلا دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"کیوں۔ شادی نہ ہونے کی دھمکی سن کر ڈر گئے ہو"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ایسی بات نہیں ہے۔ مجھے آپ کی حالت پر ترس آ رہا
ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اللہ کا شکر ہے کہ تمہیں میرے کنوارہ ہونے پر ترس تو
آیا"...... عمران نے کہا۔
"میں آپ کی تھکاوٹ دیکھ کر کہہ رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے
مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار منہ بنا لیا۔
"ہونہہ۔ تو پھر میں ایسے ہی خوش ہو رہا تھا کہ ایکسٹو کو میرے
کنوارہ ہونے پر ترس آ رہا ہے اور اب تنویر کو نکیل ڈالنے کا وقت
آ گیا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔
"تنویر کو نکیل۔ میں سمجھا نہیں۔ یہاں تنویر کا ذکر کہاں سے
آ گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"شادی اور تنویر کے ذکر کا چولی دامن کا ساتھ ہے پیارے۔
جب شادی کا ذکر ہوتا ہے تو اس میں تنویر کا ذکر نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا

ہے۔ جب تک ایکسٹو تنویر کو نکیل نہیں ڈال لیتا میری شادی کیسے ہو
سکتی ہے۔ ایک تنویر ہی تو ہے جو میرا رقیب روسفید بن کر ہر وقت
میرے اعصاب پر سوار رہتا ہے۔ اگر اس کا ڈر نہ ہوتا تو اب تک
میری شادی بھی ہو گئی ہوتی اور تم دو چار بچوں کے چچا اور ماموں
بھی بن گئے ہوتے۔ چچا میری طرف سے اور ماموں جولیا کی
طرف سے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس دیا۔
"آپ حکم دیں تو میں آج ہی تنویر کو نکیل ڈال سکتا ہوں"۔
بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔
"پہلے یہ گرین وائرس والا مسئلہ حل ہو جائے پھر میں تنویر کو
کہوں گا کہ وہ خود ہی ہنسی خوشی مان جائے اور اپنی بہن کا ہاتھ
میرے ہاتھ میں دے دے ورنہ ایکسٹو اسے ایسی نکیل ڈالے گا کہ
وہ نہ دائیں مڑ سکے گا اور نہ بائیں اور سیدھا کسی پہاڑ سے جا
ٹکرائے گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔
آپریشن روم سے نکل کر وہ کچن کی طرف چلا گیا جبکہ عمران نے
کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ واقعی بے
حد تھکا ہوا ہو اور اب کچھ دیر ریسٹ کرنا چاہتا ہو۔ تھوڑی دیر بعد
بلیک زیرو، عمران کے لئے چائے لے آیا۔
"آپ ابھی تک یہیں ہیں۔ آپ نے تو کہا تھا کہ آپ
ریسٹ روم میں جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے چائے کا کپ
عمران کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر عمران

نے آنکھیں کھولیں اور پھر چائے کا کپ دیکھ کر وہ سیدھا ہو گیا۔

"ریسٹ روم میں بھی جانے کے لئے ہمت چاہئے پیارے اور اس وقت مجھ میں اتنی ہمت بھی نہیں ہے کہ میں ہاتھ بڑھا کر چائے کا کپ بھی اٹھا سکوں"...... عمران نے کہا۔

"تو میں کپ اٹھا کر آپ کو چائے پلا دوں"...... بلیک زیرو نے ہنس کر کہا۔

"نہیں۔ یہ کڑوا گھونٹ میں خود ہی بھر لوں گا۔ تم جاؤ اور جلد سے جلد ان تصویروں کو انلارج کر کے لے آؤ"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنسنے لگا۔ عمران نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر بلیک زیرو کو دے دیا جس میں تصویروں کے نیگیٹو موجود تھے۔ بلیک زیرو نے اس سے لفافہ لیا اور ایک بار پھر آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر چائے کا کپ اٹھایا اور چائے کے سپ لینے لگا۔ وہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر واقعی بے پناہ تھکاوٹ دکھائی دے رہی تھی۔ سرداور کے ساتھ وہ پچھلے کئی دنوں سے ڈھوک سیال میں کام کرتا رہا تھا اور اس نے ڈھوک سیال کے اردگرد کا بھی بغور جائزہ لیا تھا۔ اسی نے سرداور کو شوگرانی خلائی سنٹر سے سیٹلائٹ تصویریں حاصل کرنے کا مشورہ دیا تھا تاکہ اس علاقے میں ہونے والے واقعے کی اصل تصویر ان کے سامنے آ سکے۔ لیکن ان تصویروں کو دیکھ کر بھی اسے قابل ذکر بات معلوم نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی وہاں سے اسے ایسا

کوئی کلیو مل سکا تھا جس سے وہ اندازہ لگا سکتا ہو کہ ڈھوک سیال پر باقاعدہ پلاننگ کے تحت ایک جان لیوا سائنسی تجربہ کیا گیا ہے۔

چائے پی کر عمران نے ایک بار پھر سر کرسی کی پشت سے لگایا اور آنکھیں بند کر کے ریلیکس ہو گیا۔ اس کے ذہن میں جب کوئی بات واضح نہیں ہوتی تھی اور اس کا ذہن کسی خلفشار کا شکار ہوتا تھا تو وہ اسی طرح سے ریلیکس موڈ میں آ کر اپنا ذہن بلینک کر لیتا تھا تاکہ اس کا ذہن فریش ہونے کے ساتھ ساتھ ری چارج ہو جائے اور ایسا کرنے سے بعض اوقات اس کے دماغ کی کئی بند کھڑکیاں کھل جاتی تھیں جن کی روشنی میں الجھی ہوئی اور چھپی ہوئی کئی باتیں اسے یاد آ جاتی تھیں جو بے حد اہمیت کی حامل ہوتی تھیں اور اس کے لئے کارآمد ثابت ہو سکتی تھیں۔ اسے ابھی آنکھیں بند کئے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اچانک ایک خیال اس کے دماغ میں کسی کوندے کی طرح لپکا اور اس نے نہ صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ کام کافرستان کے سائنس دان پروفیسر جگن داس کا ہے"...... اس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے اٹھا اور آ کر ایکسٹو کی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے آپریشن روم کی کنٹرولنگ مشین کی سائیڈ میں پڑا ہوا ٹیلی فون اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا اور پھر وہ فون کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"لیں پلیز۔ ڈاکٹر قمر منیر ہیر"...... دوسری طرف سے ریڈ لیبارٹری کے ایک سائنس دان کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں۔ میری سر داور سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ ایک منٹ ہولڈ کریں میں ابھی بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر قمر منیر نے عمران کی آواز پہچانتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف رسیور رکھ دیا گیا اور چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔ پھر کچھ دیر بعد رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"لیں داور ہیر"...... چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

"ارے۔ یہ اچانک آپ کا سر کہاں غائب ہو گیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جب میں آپ سے مل کر آیا تھا تو آپ بھی سلامت تھے اور آپ کا سر بھی۔ پھر یہ اچانک آپ کا سر کہاں چلا گیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر غائب ہو گیا ہے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... دوسری طرف سے سرداور نے عمران کی آواز پہچان کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے ابھی ابھی تو کہا ہے کہ داور ہیر۔ آپ یا تو اپنے

نام کے ساتھ سر لگانا بھول گئے ہیں یا پھر آپ کا سر کہیں غائب ہو گیا ہے ورنہ آپ ہمیشہ یہی کہتے تھے۔ لیں سر داور ہیر"...... عمران نے کہا۔ آخری جملہ اس نے سر داور کی آواز میں کہا تھا اور اس کی بات سن کر دوسری طرف سر داور بے اختیار ہنس پڑے۔

"مجھے سر کا خطاب حکومت کی طرف سے ملا ہے جبکہ داور میرا اصلی نام ہے۔ سب مجھے سر داور کہیں تو ٹھیک لگتا ہے لیکن میں خود کو سر کہوں یہ عجیب سا لگتا ہے اسی لئے میں خود کو داور ہی کہتا ہوں۔ سر داور نہیں"...... دوسری طرف سے سر داور نے مسلسل ہنستے ہوئے کہا۔

"تب پھر آپ ایسا کیا کریں کہ آپ جس سے بات کیا کریں اسے سر کہہ لیا کریں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... سر داور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آسان سی بات ہے۔ آپ کو خود کو سر کہتے ہوئے اچھا نہیں لگتا لیکن دوسروں کو تو کہہ سکتے ہیں اور جسے آپ سر کہیں گے آپ کو اچھا لگے یا نہ لگے 'سر' سننے والے کو بہت اچھا لگے گا۔ اب جیسے میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔ آپ مجھے سر عمران کہہ سکتے ہیں۔ جواب میں، میں بھی آپ کے نام کے ساتھ سر لگا لیا کروں گا۔ اس طرح بیلنس برابر ہو جائے گا۔ کیا خیال ہے"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سرداور جیسے سنجیدہ اور بردبار انسان بھی عمران کی بات

سن کر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں آج سے آپ کو سر عمران ہی کہا کروں گا۔ اب خوش"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جی بہت خوش۔ آپ خوشی سے مجھے سر کہیں گے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن ایسا نہ ہو کہ آپ 'سر سر' کہہ کر میرا سر ہی کھانا شروع کر دیں۔ ایسا ہوا تو میرا سر ہی نہیں رہے گا اور اگر سر نہیں رہے گا تو میں سر پر سہرا کیسے باندھوں گا"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"جب کوئی انسان کسی کا سر بنتا ہے تو اسے 'سر سر' کی گردان برداشت کرنی ہی پڑتی ہے چاہے اس کا سر سہرا باندھنے کے قابل رہے یا نہ رہے۔ میں تو اس دور سے گزر چکا ہوں۔ میرا سر رہے یا نہ رہے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن تم سوچ لو۔ تم ابھی کنوارے ہو اور اگر تمہارا سر نہیں ہو گا تو واقعی تمہارے سر پر سہرا نہیں سج سکے گا۔ جب تک سہرا نہیں سجے گا تب تک تم دولہا نہیں بن سکو گے"...... دوسری طرف سے سرداور نے کہا وہ بھی شاید موڈ میں تھے ورنہ بعض اوقات وہ عمران کی بے تکی باتیں سن کر فون بند کر دیا کرتے تھے۔

"ارے باپ رے۔ اگر میرے سر پر سہرا نہ سجا تو میں تو ہمیشہ کے لئے کنوارہ ہی رہ جاؤں گا۔ نہ میری بیوی ہو گی، نہ بچے اور نہ میرا جنازہ جائز ہو گا۔ بیوی بچے ہوں یا نہ ہوں جنازہ جائز کرنے

کے لئے تو مجھے سر پر سہرا سجانا ہی ہو گا جناب۔ اس لئے سر والا لقب آپ کو ہی مبارک میں بغیر سر کے ہی ٹھیک ہوں"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سرداور کی ہنسی تیز ہو گئی۔

"اچھا۔ کیسے فون کیا تھا"...... سرداور نے کچھ دیر ہنستے رہنے کے بعد سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"لیں بھلا فون کرنا بھی کوئی مشکل ہے۔ میں نے پہلے رسیور اٹھایا تھا پھر چند نمبر پریس کئے۔ نمبر ملتے ہی دوسری طرف بیل بجنا شروع ہو گئی تھی اور پھر ایک بھاری آواز بم بن کر میرے کانوں میں گری۔ اس کے بعد فون میں خاموشی چھا گئی تھی اور پھر اس کے بعد آپ کی کوئل جیسی مدھ بھری آواز سنائی دی تھی"...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا اور سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"میری آواز اور کوئل جیسی۔ یہ تم نے میری جنس کب سے تبدیل کر دی ہے"...... دوسری طرف سے سرداور نے اسی طرح سے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"خدا کا خوف کریں۔ میں آپ کو جنس بدلنے والا ڈاکٹر نظر آتا ہوں۔ میں بھلا آپ جیسی اعلیٰ شخصیت کی جنس کیسے بدل سکتا ہوں"...... عمران نے کہا اور سرداور کی ہنسی ایک بار پھر تیز ہو گئی۔

"تم نے میری کوئل جیسی آواز کی بات کی تھی اور کوئل جیسی آواز صنف نازک کی ہوتی ہے۔ مردوں کی نہیں"...... سرداور نے کہا۔

"اوہ سوری۔ میں آپ کی عزت کرتا ہوں نا اس لئے میں نے آپ کی آواز کو کوئل سے تشبیہ دی تھی اگر میں آپ کی آواز کو کوئل کی بجائے کوے سے تشبیہ دیتا تو آپ کو بہت برا لگ جاتا"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی جیسے سر داور، عمران کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ پھر وہ ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئے۔

"اچھا تو تمہیں اب میری آواز کوے جیسی لگتی ہے۔ کیوں"۔ سر داور کی غصیلی آواز سنائی دی۔ ان کا غصہ صاف طور پر مصنوعی معلوم ہو رہا تھا۔

"نن۔ نن۔ نہیں۔ میں نے کب کہا۔ میں تو آپ کی آواز کوئل جیسی کہہ رہا تھا"...... عمران نے ہکلانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا اور سر داور اس بری طرح سے ہنسنے لگے کہ ہنستے ہنستے انہیں اچھو سا لگ گیا۔

"اب بتاؤ گے کہ کیوں فون کیا تھا یا میں سچ مچ رسیور رکھ دوں"...... سر داور نے کہا۔

"تین سال پہلے جب آپ انٹرنیشنل سائنس کانفرنس میں اپنے چند سائنس دانوں کے ساتھ کرانس گئے تھے تو آپ نے واپسی پر مجھے بتایا تھا کہ آپ کی ملاقات کافرستان کے ایک ایسے سائنسدان سے ہوئی تھی جو ہر وقت بڑبڑاتا رہتا تھا"...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تین سال پہلے۔ کس سائنس دان کی بات کر رہے ہو"۔ دوسری طرف سے سر داور نے چونک کر کہا۔

"یاد کریں۔ آپ نے ہی بتایا تھا کہ وہاں ایک بڑبولا سائنس دان بھی تھا جس کا تعلق کافرستان سے تھا اور وہ جب بھی بولتا تھا تو نان سٹاپ بولتا ہی چلا جاتا تھا یہاں تک کہ وہ دس پندرہ افراد کے درمیان بھی بعض اوقات اپنے آپ سے باتیں کرتا رہتا تھا جیسے اسے اپنے ارد گرد کسی کی موجودگی کا ہوش ہی نہ ہو"...... عمران نے انہیں یاد دلانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کہیں تم پروفیسر جگن داس کی بات تو نہیں کر رہے۔ کرانس میں وہی ایک ایسا سائنسدان تھا جسے ہر وقت بولتے رہنے کی بیماری تھی یہاں تک کہ وہ نیند میں بھی بولتا رہتا تھا"...... سر داور نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں پروفیسر جگن داس کی ہی بات کر رہا ہوں۔ آپ نے اس کی بہت سی باتیں سنی تھیں اور مجھے بتایا تھا کہ وہ جب بھی بولتا تھا تو اس کی زبان پر مختلف زہریلے جانوروں کے نام ہی رہتے تھے اور وہ ان زہروں پر تحقیق کرنے کی باتیں کرتا تھا۔ اس کے علاوہ آپ نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ پروفیسر جگن داس نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ دنیا بھر سے زہریلے جانوروں کو اکٹھا کر رہا ہے اور ان سب جانورو کے زہروں کو وہ آپس میں ملا کر ایک ایسا گرین وائرس تیار کرنا چاہتا ہے جو ایٹم بم اور ہائیڈروجن بموں سے بھی زیادہ طاقتور اور خوفناک ہو۔ ایٹم بموں اور ہائیڈروجن

بموں سے تو ملک کے ملک تباہ کئے جا سکتے ہیں جن سے انسانوں کے ساتھ ساتھ تمام املاک بھی تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر وہ گرین وائرس بنانے میں کامیاب ہو گیا تو پھر وہ گرین وائرس کو ایک ایسے اسلحے کے طور پر استعمال کر سکتا ہے جس سے صرف جاندار ہی ہلاک ہوں ملک اور شہروں کی املاک اور خاص طور پر فصلیں کسی طور پر تباہ نہ ہوں اور جانداروں کی ہلاکت کے باوجود تمام املاک اور فصلیں سلامت رہ سکیں گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ہاں۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ پروفیسر جگن داس واقعی اسی قسم کی باتیں کرتا تھا۔ وہ یہی کہتا تھا کہ دنیا میں ایٹم بموں اور ہائیڈروجن بموں کی تباہی سے کیا فائدہ ہو گا اس سے جاندار تو ہلاک ہوں گے ہی لیکن جس ملک میں ان بموں سے تباہی پھیلائی جائے گی وہاں جانداروں کے ساتھ ہر چیز بھی تباہ ہو جائے گی۔ نہ املاک اور عمارتیں رہیں گی اور نہ ہی فصلیں۔ بلکہ ایٹم بم کی تباہی سے تو زمین سینکڑوں سال تک اس قدر متاثر رہتی ہے کہ وہاں ایک تنکا تک اگایا نہیں جا سکتا یہاں تک کہ ان متاثرہ علاقوں میں اگر دوبارہ آبادی بھی ہو جائے تو وہاں پیدا ہونے والے بچے بھی لاغر اور معذور پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی مثالیں ہیروشیما اور ناگا ساکی میں موجود ہیں۔ جب وہاں ایٹم بم گرائے گئے تھے تو وہاں انتہائی خوفناک حد تک تباہی ہوئی تھی جس سے تمام عمارتیں اور کھڑی فصلیں تک تباہ ہو گئی تھیں اور سینکڑوں میلوں تک زمین جل کر سیاہ

ہو گئی تھی اور اب بھی واقعی ان جگہوں پر کچھ بھی نہیں اگایا جا سکا بلکہ وہاں پیدا ہونے والے تمام بچے بھی کسی نہ کسی جسمانی نقص کا شکار ہوتے ہیں۔ کوئی ہاتھوں اور پیروں سے اپاہج ہوتا ہے۔ کوئی اندھا ہوتا ہے تو کسی کے جسم کا کوئی اندرونی اعضاء ہی نہیں بنا ہوا ہوتا۔ اور کوئی پیدا ہوتے ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ جبکہ پروفیسر جگن داس چاہتا تھا کہ جنگ ہمیشہ انسانوں کے درمیان ہی ہوتی ہے اور تمام ہونے والی جنگیں ایک دوسرے سے برتری حاصل کرنے اور ایک دوسرے کے ملکوں پر قبضہ کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ جب نہ انسان رہیں گے اور نہ ملک تو کیسی برتری اور پھر تباہ شدہ اور جلی ہوئی زمین والے کسی ملک پر قبضہ کرنے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ کوئی ایسا ویپن بنائے جس سے صرف جاندار ہی ہلاک ہوں اور کسی کو ان جانداروں کی لاشیں اٹھانے کی بھی ضرورت پیش نہ آئے اور وہ لاشیں خود بخود یا تو جل کر راکھ بن جائیں یا پھر پانی بن کر بھاپ کی طرح اڑ جائیں۔ میں اس کے بڑبڑانے پر بہت دھیان دیتا تھا۔ وہ یہی بولتا رہتا تھا کہ وہ ایک ایسے فارمولے پر کام کر رہا ہے جو دنیا بھر کے خطرناک زہروں کو یکجا کر کے ایک خاص شکل میں تیار کیا جا سکتا ہے جس سے جاندار نہ صرف ایک لمحے میں ہلاک ہو سکتا ہے بلکہ اس کا جسم ہڈیوں سمیت یا تو جل کر راکھ بن سکتا ہے یا پھر پانی بن کر بھاپ بن کر اڑ سکتا ہے۔ وہ کہتا تھا کہ جس دن وہ اپنے مقصد میں

کامیاب ہو گیا اس دنیا سے ایٹم بموں اور ہائیڈروجن بموں کا نام بھی مٹ جائے گا اور پوری دنیا میں اس کا بنایا ہوا گرین وائرس چھا جائے گا“...... دوسری طرف سے سرداور نے کہا۔

”تو کیا ڈھوک سیال میں ہونے والا واقعہ اسی گرین وائرس کا شاخسانہ ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں بالکل۔ یہ سب ایسا ہی ہوا ہے جیسا پروفیسر جگن داس کہتا تھا۔ لیکن“...... سرداور کہتے کہتے رک گئے۔

”لیکن کیا“...... عمران نے پوچھا۔

”پروفیسر جگن داس سے میرے بھی مراسم تھے۔ میری کافرستان میں بھی ان سے کئی بار بات ہوئی تھی لیکن پچھلے سال مجھے معلوم ہوا تھا کہ وہ ایک فضائی حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ وہ کافرستان سے ایک فوکر طیارے میں دوسرے شہر جا رہے تھے کہ ان کا طیارہ موسم کی خرابی کی وجہ سے ایک پہاڑی سے ٹکرا گیا تھا۔ طیارے میں پروفیسر جگن داس سمیت تیس افراد موجود تھے جو سب اس حادثے کا شکار ہو کر ہلاک ہو گئے تھے“...... سرداور نے جواب دیا۔

”یہ خبر پروفیسر جگن داس کو چھپانے کے لئے بھی تو پھیلائی جا سکتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں بالکل۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ واقعی پروفیسر جگن داس ہلاک ہو گئے ہوں اور ان کے ساتھی سائنس دانوں نے ان کے فارمولے پر کام کرنا شروع کر دیا ہو“۔

سرداور نے کہا۔

”ہاں یہ بھی ممکن ہے۔ بہرحال آپ یہ بتائیں کہ آپ کی جب کبھی پروفیسر جگن داس سے بات ہوئی تھی تو ان کے پاکیشیا کے بارے میں کیا ریمارکس ہوتے تھے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ پاکیشیا کو کن نظروں سے دیکھتا تھا“...... عمران نے پوچھا۔

”بظاہر تو انہیں پاکیشیا سے کوئی مطلب نہیں تھا لیکن بعض اوقات میں نے محسوس کیا تھا کہ پاکیشیا کا ذکر کرتے ہوئے ان کی آنکھوں اور ان کے چہرے پر تکدر اور قدرے نفرت کے تاثرات ابھر آتے تھے۔ میں پاکیشیائی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سائنس دان تھا اس لئے وہ میرے سامنے کھل کر ایسی کوئی بات نہیں کرتے تھے جس سے ان کے انداز سے پتہ چلتا ہو کہ وہ پاکیشیا سے نفرت کرتے ہیں یا نہیں۔ وہ صرف میری ایک سائنس دان کی حیثیت سے قدر کرتے تھے“...... سرداور نے جواب دیا۔

”اوکے۔ میں بس آپ سے یہی معلوم کرنا چاہتا تھا“۔ عمران نے کہا۔

”تمہاری ان باتوں نے مجھے بری طرح سے چونکا دیا ہے عمران بیٹے۔ میں بھی اب اسی پہلو پر سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں واقعی یہ کام یا تو پروفیسر جگن داس کر سکتا ہے یا پھر ان کے ساتھی سائنس دان جو ان کے ساتھ کام کرتے تھے اور ڈھوک سیال میں جو تجربہ کیا گیا ہے اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ وہ گرین

وائرس بنانے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور بہت جلد کافرستان دنیا کا سب سے بڑا اور انتہائی تباہ کن گرین وائرس کا ویپن لے کر دنیا میں اپنے قدم مضبوطی سے جمانے والا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو پوری دنیا میں کافرستان اور گرین وائرس کی دھاک بیٹھ جائے گی اور سپر پاورز بھی کافرستان کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں کافرستان کے سامنے بھلا پاکیشیا کی کیا حیثیت رہ جائے گی۔ ہم ایٹمی پاور بن کر اب تک جو کافرستان کو خود سے بچائے ہوئے ہیں۔ اگر کافرستان کے پاس گرین وائرس آ گیا تو اس کے سامنے ہماری ایٹمی طاقت نہ ہونے کے برابر رہ جائے گی۔ رفتہ رفتہ وہ ہر طرف گرین وائرس سے ایسی خاموش موت پھیلا دیں گے جس کے بارے میں دنیا کو بتانے کے لئے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہوگا اور اگر کافرستان نے ہمارے پورے ملک میں گرین وائرس پھیلا دیا تو پھر پاکیشیا کا ہر جاندار ہلاک ہو جائے گا۔ اس ملک کی املاک، اس ملک کے دریا، پہاڑ، وادیاں، حتیٰ کہ ہر طرح کی فصلیں محفوظ ہوں گی اور بنا بنایا پاکیشیا آسانی سے کسی پکے ہوئے پھل کی طرح ان کی جھولی میں چلا جائے گا''...... دوسری طرف سے سرداور نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ابھی زندہ ہوں اور میرے ہوتے ہوئے کافرستان، پاکیشیا کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ کافرستان نے پاکیشیائی علاقے ڈھوک سیال میں

گرین وائرس کا جو تجربہ کیا ہے یہ تجربہ میں ان کے لئے موت کا پھندہ بنا دوں گا۔ میں گرین وائرس بنانے والے کسی شخص کو زندہ نہیں چھوڑوں گا چاہے وہ پروفیسر جگن داس ہو یا کوئی اور۔ انہوں نے گرین وائرس کا پاکیشیا میں تجربہ کر کے اپنے تابوت میں خود ہی آخری کیل ٹھونک لی ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ گرین وائرس کا نام لے کر دنیا میں اپنی دھاک بٹھائیں یا پاکیشیا میں ایسا ہی کوئی اور تجربہ کریں میں انہیں اور ان کی اس تجربہ گاہ کو بھی ختم کر دوں گا جہاں گرین وائرس تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے چاہے مجھے اپنی جان ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑے''...... عمران نے انتہائی سرد اور ٹھوس لہجے میں کہا۔

''جب تک تم جیسے قوم کے عظیم سپوت زندہ ہیں مجھے بھلا کیا فکر ہو سکتی ہے بیٹا۔ لیکن یہ یاد رکھنا اگر کافرستان گرین وائرس میں خود کفیل ہو گیا تو ہماری حیثیت اس کے سامنے قطعی طور پر زیرو ہو جائے گی''...... سرداور نے کہا۔

''ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ پاکیشیا کی آن اور بقاء کے لئے میں کوئی سمجھوتہ نہیں کروں گا۔ گرین وائرس ختم کرنے کے لئے مجھے کافرستان میں چاہے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے میں کروں گا۔ آپ بس میرے اور پاکیشیا کے حق میں دعا کرتے رہا کریں۔ آپ جیسے عظیم بزرگوں کی دعائیں ہیں جو اس قدر خوفناک حالات ہونے کے باوجود پاکیشیا تاحال اپنا وجود برقرار رکھے ہوئے ہے ورنہ دشمن

پاکیشیا کو تر نوالہ سمجھ کر نہ جانے کب کا نگل گیا ہوتا“......عمران نے کہا۔

”میں تو ہر وقت اپنے ملک و قوم کی بھلائی کی دعائیں مانگتا ہوں بیٹا اور میری دعائیں تمہارے لئے بھی ہوتی ہیں۔ مجھ سے زیادہ یہ ملک تم جیسے ہی عظیم سپوتوں کی وجہ سے اب تک قائم و دائم ہے۔ پاکیشیا کو ختم کرنے کے خواب دشمن دیکھتا ہی رہتا ہے اور ان کے یہ خواب تم اور تمہارے جانثار ساتھی ہی توڑتے ہیں۔ اگر تم جیسے محب وطن، جانثار اور جیالے نہ ہوتے تو یہ ملک نہ جانے کب کا ختم ہو گیا ہوتا۔ میرے ساتھ ساتھ ملک و قوم کی نظریں بھی تم پر ہی رہتی ہیں۔ تم سب کی ہی وجہ سے اس ملک کی قوم سکون کی نیند سوتی ہے۔ اب بھی ایسا ہی ہو گا۔ کافرستان اپنے مذموم ارادوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ ایک بار تم اور تمہارے ساتھی گرین وائرس ختم کرنے کے لئے کمر بستہ ہو گئے تو کافرستان گرین وائرس تو کیا تباہی لانے والا کوئی بھی ویپن بنا لے وہ ہم پر کبھی فوقیت نہیں حاصل کر سکتا“......سرداور نے جذباتی لہجے میں کہا۔

”انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔ اب مجھے اجازت دیں تا کہ میں اس سلسلے میں مزید کام کر سکوں“......عمران نے کہا۔

”او کے بیٹا۔ اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو“......دوسری طرف سے سرداور نے کہا اور عمران نے شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو ہاتھ میں بڑے سائز کے کئی فوٹو گراف لے کر وہاں

آ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی پریشانی کے تاثرات تھے۔ جیسے اسے ان پرنٹس سے کوئی انوکھی اور انتہائی حیرت انگیز بات معلوم ہو گئی ہو۔

”عمران صاحب بڑی حیرت انگیز تصویریں ملی ہیں“......بلیک زیرو نے کہا۔

”کیا“......عمران نے پوچھا۔

”آپ خود ہی دیکھ لیں“......بلیک زیرو نے کہا اور اس نے پرنٹ عمران کی طرف بڑھا دیئے۔ عمران نے پرنٹ لئے اور انہیں غور سے دیکھنے لگا اور پھر انلارج تصویریں دیکھ کر اس کی پیشانی پر لاتعداد سلوٹیں پھیل گئیں۔

”اوہ۔ تو گرین وائرس ان مچھروں کے ذریعے پھیلایا گیا ہے“......عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو نے جو تصویریں انلارج کی تھیں ان تصویروں میں سبز غبار میں موجود سبز رنگ کے چھوٹے چھوٹے مچھر صاف دکھائی دے رہے تھے جنہیں دیکھ کر صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ مشینی مچھر ہیں۔ ان مچھروں کا رنگ سبز تھا یہی وجہ تھی کہ وہ سبز غبار میں آسانی سے دکھائی نہیں دیتے تھے۔ بلیک زیرو نے چند زندہ جانوروں کی تصویریں بھی انلارج کی تھیں جن پر سبز رنگ کے مچھروں نے حملہ کیا تھا۔ چند تصویروں میں سبز رنگ کے مچھر جانور کو کاٹتے ہی جل کر راکھ بنتے دکھائی دے رہے تھے۔ مچھروں کی تعداد بہت زیادہ تھی جو گاؤں

میں چاروں طرف پھیل گئے تھے۔

عمران غور سے ان تصاویر کو دیکھتا رہا پھر اس نے تصاویر ایک طرف رکھ دیں۔

"ان تصویروں کو دیکھ کر واضح ہو گیا ہے کہ گرین وائرس ان مشینی مچھروں کی وجہ سے تمام جانداروں کے جسموں میں داخل ہوا تھا اور جیسے ہی ان مشینی مچھروں نے جانداروں کو کاٹا تھا تو وہ خود بھی جل کر راکھ ہو گئے تھے۔ ان مشینی مچھروں کو شاید بنایا ہی اسی انداز میں گیا ہے کہ جیسے ہی مچھر گرین وائرس کسی جاندار کے جسم میں داخل کریں تو وہ مچھر خود بھی انسانی اور جانوروں کی جسمانی حرارت سے اسی وقت جل کر ختم ہو جائیں۔ اس کے لئے انہوں نے مچھروں میں حساس سینسر لگائے ہوں گے جو خون کی گرمی سے مچھروں کو جلا دیتے ہوں گے تاکہ ان کا کوئی نشان نہ رہے اور کوئی یہ نہ جان سکے کہ جانداروں میں گرین وائرس کس ذریعے سے داخل ہوا تھا"...... بلیک زیرو نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب ساری حقیقت عیاں ہو گئی ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ گرین وائرس کس نے تیار کیا ہے اور اس کے عزائم کیا ہیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا معلوم ہوا ہے آپ کو اور کیسے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے کافرستانی سائنس دان پروفیسر جگن داس کے بارے میں بتانا شروع کر دیا اور پھر اس نے سر داور سے ہونے

والی تمام بات چیت سے بھی بلیک زیرو کو آگاہ کر دیا۔ جسے سن کر اس کے چہرے پر بھی بے پناہ تشویش کے تاثرات لہرانا شروع ہو گئے تھے۔

"اوہ۔ سر داور واقعی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اگر کافرستان نے بڑے پیمانے پر گرین وائرس کا پاکیشیا پر حملہ کر دیا تو پاکیشیا کا کوئی جاندار زندہ نہیں بچے گا۔ تصویروں میں نظر آنے والے مشینی مچھر صرف جانداروں کو ہی نشانہ بنائیں گے اور وہ جاندار انسان اور جانور سب ہو سکتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ ایسا ہی کوئی دوسرا وار کریں ہمیں انہیں روکنا ہو گا۔ ہر حال میں روکنا ہو گا ورنہ وہ اس بار پاکیشیا کے تمام انسانوں کو واقعی ختم کر دیں گے اور ان کا گرین وائرس پاکیشیا میں ایسی خاموش موت پھیلا دے گا جس سے بچنا کسی کے بس کی بات نہیں ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ان کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہو گا بلیک زیرو۔ اس سے پہلے کہ وہ یہاں ایسا کوئی دوسرا تجربہ کرنے کا سوچیں میں طوفان بن کر انہیں اپنی لپیٹ میں لے لوں گا اور گرین وائرس بنانے والوں کا ایسا بھیانک حشر کروں گا کہ ان کا حشر دیکھ کر موت بھی کانپ اٹھے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کافرستان کے پاکیشیا پر ایسا کوئی دوسرا تجربہ کرنے سے پہلے آپ کو فوری طور پر کافرستان جا کر اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہو گا جہاں مشینی مچھر اور گرین ملٹی پوائزن سے گرین وائرس تیار کئے جا

رہے ہیں اور اس بار آپ کو نہایت تیز رفتاری اور انتہائی تیز ایکشن کرنا ہو گا تاکہ دشمنوں کو سنبھلنے کا کوئی موقع نہ مل سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ہمیں ایسا ہی کرنا ہو گا اور اس بار ہمارا مشن طوفانی مشن ہو گا انتہائی طوفانی جس کی زد میں آنے والی ہر دیوار پاش پاش ہو جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''اس مشن پر آپ کے ساتھ کتنے ممبرز جائیں گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اس بار ہمیں چونکہ طوفانی انداز میں اپنا مشن مکمل کرنا ہے اس لئے جتنے کم افراد ہوں گے اتنا ہی بہتر رہے گا۔ تم جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو تیاری کے لئے کہہ دو بلکہ انہیں یہاں بلا کر مشن پر بریف بھی کر دو تاکہ بعد میں مجھے انہیں کچھ بتانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ مجھے رانا ہاؤس سے کچھ ضروری چیزیں بھی لینی ہیں جو مشن میں ہمارے کام آ سکتی ہیں''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اس بار فور سٹارز کو آپ ساتھ نہیں لے جائیں گے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے کہا تو ہے کہ اس بار ہمیں فل ایکشن میں رہنا پڑے گا اور فل ایکشن کے لئے ممبران کی تعداد جتنی کم ہو اتنا ہی بہتر ہوتا ہے''...... عمران نے اسی طرح سے سنجیدگی سے کہا تو بلیک

زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے اسے مزید چند ہدایات دیں اور پھر وہ آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا جبکہ بلیک زیرو اپنی کرسی پر بیٹھ کر جولیا کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ عمران دانش منزل سے نکلا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی ٹو سیٹر سپورٹس کار میں رانا ہاؤس کی جانب اڑا جا رہا تھا۔ اس وقت عمران کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی اور غصے کے تاثرات تھے۔ اسے کافرستان کی طرف سے پاکیشیا کے خلاف گرین وائرس کے سائنسی تجربے نے فوراً کافرستان جا کر ایکشن کرنے پر مجبور کر دیا تھا اسی لئے اس کے چہرے پر ٹھوس چٹانوں جیسی سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سن کر ناگ راج جو کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اور آنکھیں بند کئے گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا بے اختیار چونک پڑا اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ ٹوں ٹوں کی آواز میز پر پڑے ٹرانسمیٹر سے آ رہی تھی اور اس پر لگا ہوا ایک سرخ بلب بھی سپارک کر رہا تھا۔

ناگ راج نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز آنا بند ہو گئی اور سپارک کرتا ہوا ریڈ بلب بھی بجھ گیا۔ ناگ راج نے ایک اور بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر پر سبز رنگ کا ایک بلب جل اٹھا۔ ساتھ ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو۔ آر ایس ہنڈرڈ کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... دوسری طرف سے مسلسل بولتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ناگ راج نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ میں منکت رام بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"...... ناگ راج نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"میں پاکیشیا کے ایک سرحدی گاؤں، راتان میں موجود ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے منکت رام نے جواب دیا۔

"راتان۔ جس کی دوسری طرف کافرستانی علاقہ ہنومتی ہے۔ اوور"...... ناگ راج نے چونک کر کہا۔

"یس چیف۔ میں اسی گاؤں میں ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے منکت رام نے جواب دیا۔

"تم وہاں کیا کر رہے ہو۔ تمہاری ڈیوٹی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نگرانی کرنے کی تھی۔ اوور"...... ناگ راج نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں یہاں بھی اپنی ڈیوٹی ہی سرانجام دے رہا ہوں۔ اوور"...... منکت رام نے کہا۔

"کیسی ڈیوٹی۔ اوور"...... ناگ راج نے چونک کر کہا۔

"میں یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پیچھے ہوں چیف۔ وہ سب اسی گاؤں میں موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے منکت رام نے جواب دیا اور ناگ راج بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہنومتی میں کیا کر رہی ہے۔ اوور"...... ناگ راج نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہنومتی میں نہیں وہ سب ابھی راٹان میں ہی موجود ہیں چیف اور آج رات کسی بھی وقت وہ ایک خفیہ سرنگ سے ہنومتی میں داخل ہو جائیں گے۔ اوور"...... دوسری طرف سے منگت رام نے کہا اور ناگ راج کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیل گئیں۔

"سرنگ۔ اوہ۔ لیکن تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا ہے کہ وہ سب راٹان میں موجود ہیں اور آج رات خفیہ سرنگ سے وہ سب کافرستانی علاقے ہنومتی میں داخل ہو جائیں گے اور وہ ہنومتی کے راستے سے ہی کافرستان میں کیوں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ کیا یہ راستہ ان کے لئے آسان اور کھلا ہوا ہے کہ وہ آسانی سے کافرستانی فورس سے چھپ کر وہاں پہنچ سکیں۔ اوور"...... ناگ راج نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"چیف اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو پوری تفصیل بتا دیتا ہوں کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچا کیسے تھا اور میں یہ کیسے جان پایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی راٹان میں موجود ہیں اور وہ کس سرنگ سے کافرستانی علاقے ہنومتی میں داخل ہونے والے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے منگت رام نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ۔ اوور"...... ناگ راج نے اسی انداز میں کہا۔

"یس چیف۔ تھینک یو چیف۔ میں آپ کے حکم سے کافی عرصے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تلاش میں لگا ہوا تھا۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کبھی ایک حلیئے میں نہیں رہتے تھے اور نہ وہ کسی ایک ٹھکانے پر رہتے تھے۔ وہ سب خود کو چھپانے کے لئے نہ صرف اپنے حلیئے بدلتے رہتے ہیں بلکہ آئے دن اپنے ٹھکانے بھی بدل لیتے ہیں۔ جس سے میرا ان تک پہنچنا ناممکن تھا جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی ایک ممبر تک میرا پہنچنا ضروری تھا۔ ان میں سے مجھے کوئی ایک بھی مل جاتا تو اس کی وجہ سے مجھے سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کا بھی پتہ لگ سکتا تھا۔ اس لئے میری نظر میں علی عمران ہی ایک ایسا مہرہ تھا جس کی مدد سے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس پر نظر رکھنی شروع کر دی۔ مجھے مختلف ذرائع سے معلوم ہوا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران وقتاً فوقتاً عمران سے ملنے ضرور آتے ہیں۔ عمران جس بلڈنگ کے فلیٹ میں رہتا ہے میں نے اس کے ساتھ والے ایک فلیٹ میں ایک ملازم کی نوکری اختیار کر لی تھی اور وہیں رہ رہا تھا۔ میں نہایت خفیہ طور پر مسلسل عمران کے فلیٹ پر اور وہاں آنے جانے والے تمام افراد پر نظر رکھتا تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں میں ایسے لینز لگا رکھے تھے جن کی مدد سے میں کسی بھی میک اپ میں چھپے ہوئے شخص کا اصلی چہرہ آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر اگر عمران سے ملنے

کے لئے آیا اور وہ میک اپ میں بھی ہوا تب بھی وہ میری نظروں سے نہیں چھپ سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ عمران سے ملنے ایک نوجوان آیا تو میں اسے دیکھتے ہی پہچان گیا وہ میک اپ میں تھا۔ اس نے عارضی استعمال ہونے والا ماسک میک اپ کر رکھا تھا، مخصوص لینزز کی وجہ سے مجھے اس کا اصلی چہرہ نظر آ گیا تھا۔ اس آدمی کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی تھا۔ آپ نے مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی جو فائل دی تھی اس فائل کے مطابق اس کا نام صفدر تھا۔

صفدر کسی کام سے وہاں آیا تھا لیکن عمران اور اس کا ملازم فلیٹ میں نہیں تھے اس لئے وہ کچھ دیر رک کر فلیٹ کی کال بیل بجاتا رہا لیکن جب دروازہ نہ کھلا تو وہ جانے کے لئے واپس پلٹ گیا۔ میں اس وقت اس فلیٹ کے باہر بالکونی میں ایک کرسی پر بیٹھا دھوپ سینک رہا تھا۔ صفدر نے واپس جانے سے پہلے میری طرف دیکھا تو میں اٹھ کر تیزی سے اس کے پاس چلا گیا اور پھر میں نے اس کے پوچھنے پر اسے بتایا کہ فلیٹ کا ملازم سلیمان تو اپنے آبائی گاؤں گیا ہوا ہے جبکہ عمران کسی ضروری کام کے سلسلے میں ابھی تھوڑی دیر پہلے باہر گیا ہے۔ میں نے جان بوجھ کر صفدر سے پوچھا کہ وہ مجھے اپنا نام بتا دے تاکہ جب عمران آئے تو میں اسے، اس کے بارے میں بتا دوں گا لیکن صفدر نے کہا کہ وہ پھر کبھی آ کر خود ہی عمران صاحب سے مل لے گا۔ یہ کہہ کر وہ واپس جانے کے لئے مڑا تو

میں نے جیب سے فوراً ایک آر آر ون مائیکرو بگ نکال کر اس کی طرف اچھال دیا جو اس کے کوٹ کے پیچھے چپک گیا تھا۔ جسے میں اسی مقصد کے لئے ہمیشہ اپنی جیب میں رکھتا تھا تاکہ جیسے ہی مجھے کوئی سیکرٹ سروس کا ممبر نظر آئے میں آر آر ون بگ اس کے لباس میں لگا سکوں۔ آر آر ون چونکہ ایک انتہائی حساس اور مائیکرو بگ ہوتا ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ اس کے بارے میں صفدر کو کچھ پتہ نہیں چلے گا اور اس بگ کی وجہ سے میں نہ صرف اس کی باتیں سن سکتا تھا بلکہ اسے باقاعدہ مانیٹر بھی کر سکتا تھا اور اگر صفدر کوٹ اتار بھی دیتا تو میں صفدر پر نظر رکھتے ہوئے بگ، اس کے ایک لباس سے اتار کر اسے صفدر کے دوسرے لباس تک بھی لے جا سکتا تھا اس لئے میں مطمئن ہو گیا تھا۔ صفدر کو چونکہ میں بگ لگا چکا تھا اس لئے میرا وہاں سے کام ختم ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں وہاں سے فوراً اپنی رہائش گاہ میں پہنچ گیا اور پھر میں نے اپنی رہائش گاہ جا کر آر آر ون بگ کو ایک کمپیوٹرائزڈ مشین سے لنکڈ کیا اور پھر میں نے صفدر کو باقاعدہ مانیٹر کرنا شروع کر دیا۔ بگ کا ریموٹ کنٹرول چونکہ میرے پاس تھا اس لئے جیسے ہی صفدر کوئی دوسرا لباس بدلتا تھا میں یہ فلائنگ بگ ریموٹ کنٹرولر کے ذریعے پہلے لباس سے نکال کر اس کے دوسرے لباس میں پہنچا دیتا تھا اس طرح میں اسے مسلسل مانیٹر کرتا رہا۔ صفدر کی وجہ سے مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے چند اور ممبرز کا بھی پتہ چل گیا ہے۔ لیکن میری توجہ

صفدر پر ہی رہتی ہے۔

کل جب میں صفدر کو مانیٹر کر رہا تھا تو اچانک اس کے فلیٹ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف جولیا کا فون آیا۔ جولیا نے صفدر کو کسی دانش منزل کے میٹنگ ہال میں پہنچنے کا کہا تھا کہ چیف انہیں کسی مشن کے سلسلے میں بریفنگ دینا چاہتا ہے اس لئے وہ جلد سے جلد وہاں پہنچ جائے، چنانچہ صفدر اپنے فلیٹ سے نکلا اور دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ چیف اور کسی مشن کی بریفنگ کا سن کر میں چوکنا ہو گیا تھا اور میں نے مسلسل صفدر کی نگرانی کرنا شروع کر دی تھی تاکہ اس کے ذریعے میں ان کے پراسرار چیف ایکسٹو کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جان سکوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ ایکسٹو نے انہیں کس مشن کی بریفنگ دینے کے لئے میٹنگ کال کی ہے۔ صفدر کافی دیر سڑکوں پر گھومتا رہا۔ وہ ایسے راستوں پر جا رہا تھا جو میرے لئے یاد رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔ میں نے صفدر کو جو بگ لگایا تھا وہ بے حد چھوٹا تھا اور صفدر چونکہ کار میں تھا اس لئے مجھے صفدر اور اس کی کار کے اندر کا منظر ہی دکھائی دے سکتا تھا اس لئے کوشش کے باوجود میں یہ نہیں جان سکتا تھا کہ صفدر کن راستوں سے گزرتا ہوا دانش منزل کی طرف جا رہا ہے۔ پھر صفدر ایک بڑی اور عجیب و غریب عمارت میں داخل ہو گیا اور جیسے ہی صفدر اس عمارت میں داخل ہوا میرا اس سے رابطہ ختم ہو گیا تھا۔ جیسے آر آر ون بگ آف ہو گیا ہو۔ اب میں نہ صفدر کی آواز سن سکتا تھا

اور نہ ہی میں اسے دیکھ سکتا تھا۔ جس طرح سے اچانک بگ خود بخود آف ہوا تھا میں سمجھ گیا تھا کہ اس عمارت میں ضرور ایسا حفاظتی سسٹم لگا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہاں آر آر ون بگ آف ہو گیا ہے۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی کہ بگ دوبارہ آن کر سکوں لیکن میں کامیاب نہ ہو سکا۔ صفدر عمارت میں دو گھنٹوں سے زیادہ وقت تک رہا تھا۔ وہ وہاں کیا کرتا رہا تھا اور اس کے ساتھ عمارت میں کون تھا اس کے بارے میں مجھے کچھ پتہ نہیں چل سکا تھا پھر صفدر جب عمارت سے باہر آیا تو آر آر ون بگ دوبارہ آن ہو گیا۔ صفدر اپنی کار میں روانہ ہوا تھا۔ میں اسے فالو کرتا رہا۔ میں اس انتظار میں تھا کہ وہ کچھ بولے تو مجھے معلوم ہو سکے کہ وہ اس دانش منزل نامی عمارت میں کیوں آیا تھا اور کس سے ملا تھا لیکن وہ خاموش تھا البتہ اس کے چہرے پر مجھے بے پناہ غصہ اور انتہائی جوش کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ مسلسل اپنے کسی دشمن کے بارے میں سوچ رہا ہو۔ وہ دوبارہ اپنے فلیٹ میں گیا تھا اور پھر اس نے فلیٹ میں سے کچھ چیزیں لیں اور اس کے بعد وہ اپنا سابقہ میک اپ اتار کر نیا میک اپ کرنے لگا۔ ابھی وہ میک اپ کر ہی رہا تھا کہ وہاں اس کے دو اور ساتھی آ گئے جن میں ایک کیپٹن شکیل تھا اور دوسرا تنویر۔ جب انہوں نے آپس میں باتیں کرنا شروع کیں تو میں ان کی باتیں سن کر حیران رہ گیا۔ وہ کافرستان جانے کی باتیں کر رہے تھے۔ ان کی باتوں سے معلوم ہوا

کہ وہ عمران کے ساتھ کافرستان میں جا کر اس لیبارٹری کو ٹریس کر کے تباہ کرنا چاہتے ہیں جہاں پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے انتہائی طاقتور اور نہایت خوفناک گرین وائرس تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے باتوں باتوں میں کہا تھا کہ عمران صاحب یہ نہیں جانتے کہ گرین وائرس بنانے والی لیبارٹری کافرستان میں کہاں اور کس حصے میں ہے۔ اس لئے انہیں سب سے پہلے کافرستان میں جا کر اس لیبارٹری کو ٹریس کرنا ہوگا اور پھر جیسے ہی انہیں لیبارٹری کا پتہ چلے گا وہ طوفان بن کر اس لیبارٹری میں گھس جائیں گے اور لیبارٹری سمیت وہاں موجود ہر چیز کو تباہ کر دیں گے۔ دانش منزل میں انہیں جو بریفنگ دی گئی تھی وہ بریفنگ ان کے مشن کے بارے میں ہی تھی جس میں ان کے چیف نے انہیں یہ بھی بتایا تھا کہ گرین وائرس کا موجد کافرستانی سائنس دان پروفیسر جگن داس ہے جو ایک سال پہلے کافرستان میں ہونے والے ایک فضائی حادثے میں ہلاک ہو چکا ہے لیکن ان کے چیف کا کہنا تھا کہ گرین وائرس بنانے کا کام پروفیسر جگن داس کے سوا کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ گرین وائرس پروفیسر جگن داس کی ہی سوچ ہے اور اسے بنانے میں اس کے سوا کسی دوسرے سائنس دان کا ہاتھ نہیں ہو سکتا۔ اسے دنیا کی نظروں سے چھپانے کے لئے کافرستانیوں نے اس کی ہلاکت کی خبر پھیلائی تھی لیکن وہ زندہ ہے اور اپنے فارمولے پر وہی کام کر رہا ہے اور ڈھوک سیال پر گرین وائرس کا جو ہولناک تجربہ کیا گیا ہے وہ بھی

پروفیسر جگن داس نے ہی کیا ہے۔ میں ان کی باتیں غور سے سن رہا تھا۔ وہ سب کافرستان جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ عمران نے میٹنگ کے دوران انہیں سرحدی قصبے راتان پہنچنے کی ہدایات دی تھیں۔ اس لئے وہ تینوں اپنے باقی ساتھیوں کو لے کر راتان کی طرف ہی جانے والے تھے۔ ان کی باتوں سے مجھے صاف پتہ چل گیا تھا کہ عمران نے راتان سے کافرستانی علاقے میں موجود ایک قصبے ہنومتی میں داخل ہونے کا پروگرام بنایا ہے اور اس کے تمام انتظامات مکمل ہیں۔ عمران نے ان سب کو راتان پہنچنے کا حکم دیا تھا اس نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ اس نے راتان سے نکلنے کا کیا انتظام کیا ہے اور وہ راتان کے کس حصے سے نکل کر ہنومتی جائیں گے۔ میرے لئے یہ سب جاننا بے حد ضروری تھا اس لئے میں نے ان سب کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی راتان جانے کا پروگرام بنا لیا چنانچہ میں نے آر آر ون بگ کا کنٹرولنگ سسٹم ایک مائیکرو کمپیوٹرائزڈ مشین میں منتقل کیا اور پھر میں راتان جانے کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ اس کمپیوٹرائزڈ مشین کے ذریعے میں راتان میں بھی صفدر اور اس کے ساتھیوں پر نظر رکھ سکتا تھا۔

راتان ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں زیادہ تر افراد یا تو کھیتی باڑی کرتے ہیں یا پھر بھیڑ بکریاں چراتے ہیں۔ ان کے مکان بھی پختہ نہیں ہیں۔ یہ ایک پہاڑی علاقہ ہے۔ تمام پہاڑیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں جو بارڈر لائن کو کراس کر کے دور تک چلی

جاتی ہیں۔ میں ایک دیہاتی کا روپ دھار کر راتان پہنچا تھا اور میں
نے وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے آنے سے پہلے ان تمام
راستوں کا بغور جائزہ لیا تھا کہ وہ سب راتان کے کس حصے سے نکل
کر ہنومتی جا سکتے ہیں۔ راتان میں زیادہ تر سرخ مرچوں کا کاروبار
ہوتا ہے۔ میں مرچوں کا ایک بیوپاری ہی بن کر وہاں گیا تھا اور
اس دوران میں نے پہاڑیوں کا بھی سروے کیا تھا۔ قصبے سے تقریباً
دو سے تین کلومیٹر دور زمین اور پہاڑیوں پر فولادی باڑ کی دیوار بنی
ہوئی تھی جس کے دونوں طرف سیکورٹی فورس موجود ہے۔ وہاں ایسا
انتظام کیا گیا تھا کہ دونوں اطراف سے کوئی بھی چھپ کر بارڈر
لائن کراس نہیں کر سکتا تھا۔ پاکیشیا میں راتان اور کافرستان میں
ہنومتی کا علاقہ چونکہ زرخیز ہے اور دونوں اطراف مرچوں کا ہی
کاروبار ہوتا ہے اس لئے دونوں ملکوں میں زیادہ تر مرچیں انہی
علاقوں سے بھیجی جاتی ہیں۔ پاکیشیا میں راتانی مرچیں جبکہ کافرستان
میں مرچوں کی سپلائی ہنومتی سے کی جاتی ہے۔ دونوں قصبے چونکہ
زیادہ فاصلے پر نہیں ہیں اس لئے دونوں طرف ہی سیکورٹی کے
انتظامات انتہائی سخت اور فول پروف ہیں تاکہ اس طرف آنے
والے جاسوسوں اور سمگلروں کو بارڈر کراس کرنے سے ہر ممکن
طریقے سے روکا جا سکے۔ میں تمام انتظام دیکھ کر حیران ہو رہا تھا
کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر اس طرف آئے تو وہ رینجرز سے
بچ کر کس طرح سے بارڈر لائن کراس کریں گے۔ میں نے چونکہ

بڑے بیوپاری کو بڑی مقدار میں مرچوں کا آرڈر دیا تھا جسے پورا
کرنے میں اسے تین سے چار روز لگ سکتے تھے اس لئے میں دو
چار روز وہاں رک سکتا تھا اور اس بیوپاری نے مجھے وہاں رہنے کے
لئے ایک ڈاک بنگلے میں جگہ بھی فراہم کر دی تھی۔ میں اس ڈاک
بنگلے میں رکے رہنے کی بجائے وہاں کے مختلف لوگوں سے معلومات
حاصل کرتا رہتا تھا۔ جس سے مجھے معلوم ہوا کہ اس قدر سخت
سیکورٹی کے باوجود وہاں سمگلنگ کا کام عروج پر ہے۔ دونوں
ممالک میں مرچوں کے ساتھ ساتھ وہاں سے منشیات اور اسلحے تک
کی بھی سمگلنگ ہوتی رہتی ہے اور یہ سب دونوں اطراف موجود
سیکورٹی والوں کی ایماء پر ہی کی جاتی ہے جس کے لئے انہیں بھاری
معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ان علاقوں میں جو پہاڑی علاقہ ہے وہاں
ایک ایسی طویل سرنگ موجود ہے جو بارڈر لائن کے نیچے سے گزرتی
ہوئی دونوں ممالک سے ملی ہوئی ہے۔ اس سرنگ کے دونوں دہانے
خفیہ رکھے گئے ہیں اور وہ دہانے اسی وقت کھولے جاتے ہیں جب
مرچوں، منشیات یا پھر اسلحے کی بھاری کھیپ ایک ملک سے دوسرے
ملک میں لے جائی جاتی ہے اور اس کام میں سیکورٹی والوں کا
بھرپور ہاتھ ہوتا ہے۔ اس سرنگ کا جب مجھے پتہ چلا تو میں سمجھ گیا
کہ عمران اور اس کے ساتھی اسی سرنگ کے راستے ہنومتی جائیں
گے کیونکہ اس سرنگ کے علاوہ ان کے پاس کافرستان میں داخل
ہونے کا اور کوئی محفوظ راستہ نہیں ہو سکتا ہے۔

شام تک صفدر اور اس کے ساتھی راٹان پہنچ گئے۔ وہ سب بھی دیہاتیوں کے لباس میں تھے اور ان کے ہمراہ عمران بھی تھا۔ وہ سب قصبے کے وڈیرے کے پاس گئے تھے جس نے انہیں اپنا مہمان بنا لیا تھا۔ میں ڈاک بنگلے میں چھپ کر صفدر کے لباس میں لگے ہوئے بگ کی وجہ سے ان کی باتیں سنتا رہا۔ انہیں بارڈر پار پہنچانا قصبے کے وڈیرے کی ذمہ داری تھی جو ماگو خان کے نام سے مشہور ہے۔ ماگو خان کی وہاں بہت بڑی حویلی ہے اور اسی حویلی کے نیچے ایک ایسی سرنگ موجود ہے جو انہیں سیدھی پہاڑیوں میں موجود مین سرنگ کی طرف لے جاسکتی ہے۔ ماگو خان نے انہیں اسی سرنگ سے دوسری طرف پہنچانے کا انتظام کیا تھا۔ ہنومتی میں بھی ایک وڈیرا ہے جس کا نام لال سنگھ ہے۔ ماگو خان اور لال سنگھ کے آپس میں رابطے ہیں اور وہ دونوں اپنے اپنے قصبوں کے سربراہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے سمگلر بھی ہیں جن کی دونوں قصبوں میں دھاک بیٹھی ہوئی ہے ان دونوں کے ہی گٹھ جوڑ سے وہاں بڑے پیمانے پر سمگلنگ کی جاتی ہے۔ جس طرح ماگو خان کی حویلی کے نیچے سرنگ بنی ہوئی ہے اسی طرح ہنومتی میں بھی لال سنگھ کی حویلی کے نیچے بھی ایسی ہی سرنگ موجود ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سلسلے میں لال سنگھ سے بات کر لی گئی ہے اس نے رات کے وقت انہیں سرنگ سے ہنومتی بھیجنے کا کہا ہے۔ دونوں وڈیرے انہیں سیکورٹی فورس سے خفیہ رکھنا چاہتے ہیں کیونکہ ان راستوں سے

دونوں ممالک کی فورسز نے انہیں صرف سامان سمگل کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ جس میں انسانی سمگلنگ شامل نہیں ہے۔ سرنگیں چونکہ دونوں وڈیروں کی حویلیوں میں موجود ہیں اس لئے انہیں یقین ہے کہ ان افراد کی آمد کا کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا اور وہ سب جب لال سنگھ کے پاس پہنچیں گے تو لال سنگھ راتوں رات انہیں قصبے سے نکال دے گا اس کے بعد وہ جہاں جانا چاہیں جا سکتے ہیں اور چیف، عمران اور اس کے ساتھی کافرستان داخل ہونے کے لئے تیار ہیں وہ رات کو اس سرنگ میں داخل ہوں گے اور راتوں رات راٹان سے نکل کر ہنومتی پہنچ جائیں گے اس کے بعد انہیں آگے جانے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے منگت رام نے ناگ راج کو پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ یہ سب بتاتے ہوئے وہ کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح سے بولتا رہا تھا۔ ناگ راج نے بھی ایک بار بھی اسے بولنے سے نہیں روکا تھا اور نہ ہی اس سے کوئی سوال کیا تھا کیونکہ منگت رام اسے جو کچھ بتا رہا تھا اس کی ایک ایک تفصیل جاننا اس کے لئے بہت ضروری تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے کافرستان میں داخل ہونے کے پروگرام کا سن کر البتہ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی اور غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''ان سب کی تعداد کتنی ہے۔ اوور''...... ناگ راج نے منگت رام کے خاموش ہونے پر پوچھا۔

"عمران سمیت ان سب کی تعداد پانچ ہے چیف۔ ان کے ساتھ ایک لڑکی بھی ہے جس کا نام جولیا ہے جو سوئس نژاد ہے اور وہ سب میک اپ میں ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے منگت رام نے کہا۔

"صرف پانچ افراد۔ اوور"...... ناگ راج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ وہ پانچ ہی ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے منگت رام نے جواب دیا۔

"حیرت ہے عمران اپنے ساتھ صرف چار افراد کو لے کر آیا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ ان چاروں کے ساتھ مل کر نہ صرف سپر سیکرٹ لیبارٹری کو ٹریس کر لے گا بلکہ اسے تباہ بھی کر دے گا۔ اوور"...... ناگ راج نے اسی طرح حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے چیف کہ ان کے پراسرار چیف ایکسٹو نے وقتی طور پر اس راستے سے صرف پانچ افراد کو ہی بھیجا ہو اور باقی افراد وہ کسی دوسرے راستے سے کافرستان روانہ کر دے۔ اوور"...... منگت رام نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ یہ ممکن ہے۔ بہرحال وہ جس راستے سے بھی کافرستان داخل ہونے کی کوشش کریں گے اس کے بارے میں مجھے فوراً علم ہو جائے گا۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا وہ پانچوں اب بھی قصبے کے وڈیرے کی حویلی میں چھپے ہوئے ہیں۔ اوور"...... ناگ راج نے پوچھا۔

"یس چیف۔ وہ ابھی تک حویلی میں ہی ہیں اور انہیں چونکہ رات کے وقت کافرستان جانا ہے اس لئے وہ حویلی سے باہر آنے سے گریز کر رہے ہیں تاکہ وہ کسی کی نظروں میں نہ آ سکیں۔ اوور"...... منگت رام نے کہا۔

"کیا وہ اپنے ساتھ کوئی سامان بھی لا رہے ہیں۔ میرا مطلب ہے اسلحہ وغیرہ۔ اوور"...... ناگ راج نے پوچھا۔

"یس چیف۔ ان کے پاس بھاری تھیلے ہیں جن میں ہر طرح کا اسلحہ موجود ہے۔ اوور"...... منگت رام نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تم ان کے خلاف ذاتی طور پر کوئی کارروائی کر سکتے ہو۔ اوور"...... ناگ راج نے پوچھا۔

"نہیں چیف۔ ایک تو میں اس علاقے میں نیا ہوں اور دوسرا میں اپنے ساتھ ایسا کوئی سامان نہیں لایا ہوں کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی کر سکوں اس لئے جیسے ہی وہ سب یہاں آئے تھے میں نے ان کے بارے میں آپ کو بتانا مناسب سمجھا تھا۔ اب ان کا کیا کرنا ہے یہ آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ اوور"...... منگت رام نے سنجیدگی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ کب سرنگ میں داخل ہوں گے اور سرنگ کتنی طویل ہے۔ اوور"...... ناگ راج نے پوچھا۔

"وہ سب رات کو دس گیارہ بجے کے بعد سرنگ میں داخل ہوں

گے۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر کافرستان میں کسی این ٹی نامی فارن
ایجنٹ سے بھی رابطہ کیا ہے۔ وہ اسے لینے ہنومتی سے اگلے گاؤں
جمپاس میں پہنچ جائے گا۔ عمران چاہتا ہے کہ جب این ٹی جمپاس
پہنچ جائے گا تو پھر وہ یہاں سے نکلیں گے اور رہی سرنگ کی طوالت
کی بات تو اس کا مجھے علم نہیں ہو سکا ہے اگر مجھے پہلے معلوم ہو گیا
ہوتا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس سرنگ کے راستے کافرستان
داخل ہونے کا پروگرام بنا رہے ہیں تو میں کئی روز پہلے یہاں آ جاتا
اور سرنگ کے بارے میں بھی تمام معلومات حاصل کر لیتا۔ لیکن
میرے اندازے کے مطابق سرنگ بیس کلو میٹر تو ضرور طویل ہو گی
کیونکہ دونوں اطراف کے قصبے بارڈر لائن سے دس دس کلو میٹر
کے فاصلے پر ہیں اوور''...... منگت رام نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کیا نام بتایا ہے تم نے ہنومتی قصبے کے وڈیرے
کا۔ اوور''...... ناگ راج نے کہا۔

''اس کا نام لال سنگھ ہے چیف۔ اوور''...... منگت رام نے
جواب دیا۔

''ٹھیک ہے تم عمران اور اس کے ساتھیوں پر نظر رکھو اور تم مجھ
سے مسلسل رابطے میں رہو گے۔ جب عمران اور اس کے ساتھی
سرنگ میں داخل ہوں تو تم مجھے فوراً کال کر کے ان کے بارے میں
بتا دینا۔ اوور''...... ناگ راج نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں جیسے ہی وہ سرنگ میں داخل

ہوں گے میں کال کر کے آپ کو بتا دوں گا۔ اوور''...... دوسری
طرف سے منگت رام نے جواب دیا اور ناگ راج نے اسے چند
مزید ہدایات دیتے ہوئے اوور اینڈ آل کہا اور اس سے رابطہ منقطع
کر دیا۔ منگت رام نے اس سے جس ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی وہ
جدید ٹرانسمیٹر تھا جس کی کال نہ کہیں سنی جا سکتی تھی اور نہ ہی اس
کی لوکیشن چیک کی جا سکتی تھی۔ اسی لئے منگت رام نے اس سے
کھل کر تفصیلی بات کی تھی۔ منگت رام کی رپورٹ سن کر اس کے
چہرے پر انتہائی سفاکی، وحشت اور نفرت کے تاثرات ابھر آئے
تھے۔ اس کی آنکھوں سے جیسے شرارے سے پھوٹتے ہوئے دکھائی
دے رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی گرین وائرس بنانے والی
لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے وہاں آ رہے تھے۔ ناگ راج ابھی
تک حیران تھا کہ عمران اپنے ساتھ صرف چار ساتھیوں کو لا رہا تھا۔
بھلا تنگی کے پانچ افراد ریڈ سنیک کے سامنے کیا حیثیت رکھتے تھے۔
گو کہ منگت رام کی رپورٹ کے مطابق وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ
گرین وائرس بنانے والی لیبارٹری کہاں ہے اور کافرستان کے کس
حصے میں ہے لیکن منگت رام نے آر آر ون بگ کے ذریعے ان کی
جو باتیں سنی تھیں ان کے مطابق عمران نے صفدر اور اپنے باقی
ساتھیوں کو بتایا تھا کہ گرین وائرس کا موجد پروفیسر جگن داس ہے۔
ناگ راج حیران تھا کہ عمران کو پروفیسر جگن داس کے بارے میں
کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ گرین وائرس پروفیسر جگن داس نے ہی بنایا

ہے اور وہ پروفیسر جگن داس کے بارے میں کیسے جانتا تھا اور اسے اس قدر یقین کیوں تھا کہ پروفیسر جگن داس کی ایک سال پہلے جو ہوائی حادثے میں ہلاک ہونے کی خبر پھیلائی گئی تھی وہ غلط تھی۔ اس کے علاوہ عمران کے ہاتھ ایسا کون سا کلیو لگ گیا تھا جس سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ سرحدی گاؤں ڈھوک سیال میں جو گرین وائرس پھیلایا گیا ہے وہ کافرستان کی طرف سے ہی آیا تھا۔ ناگ راج جس قدر سوچتا جا رہا تھا اسی قدر الجھتا جا رہا تھا۔ منگت رام نے اسے ساری تفصیل بتا دی تھی لیکن ان میں بھی بہت سی ایسی باتیں تھیں جن کے جواب حاصل کرنا بہت ضروری تھا لیکن ظاہر ہے ان باتوں کے جواب منگت رام کے پاس تو نہیں ہو سکتے تھے جو سوال ناگ راج کے ذہن میں گردش کر رہے تھے ان کے جواب یا تو اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف بتا سکتا تھا یا پھر عمران۔ جو لیڈر بن کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ آ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ یہ سب میں بعد میں معلوم کر لوں گا۔ مجھے سب سے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان آنے سے روکنا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے اگر مجھے سرحدی علاقے ہنوتی کو بھی مکمل طور پر تباہ و برباد کرنا پڑے گا تو میں اس سے بھی گریز نہیں کروں گا۔ عمران اور اس کے ساتھی ہنوتی سے کسی بھی صورت میں آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ میں ہنوتی میں ہی ان کے مدفن بنوا دوں گا"...... ناگ راج نے بڑبڑاتے

ہوئے کہا۔ ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا اور پھر جیسے ہی ٹرانسمیٹر آن ہوا اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک نئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... ناگ راج نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ آر ایف ون کمانڈر ہری ناتھ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ہری ناتھ۔ تم فوراً فورس کو لے کر جنوبی سرحدی علاقے کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ وہاں ہنوتی نامی ایک قصبہ ہے۔ تمہیں اس قصبے کا مکمل گھیراؤ کرنا ہے۔ اوور"...... ناگ راج نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے ہری ناتھ نے جواب دیا۔

"اس قصبے کا ایک وڈیرا ہے جس کا نام لال سنگھ ہے۔ وہاں لال سنگھ کی ایک حویلی ہے تمہیں اس حویلی میں اپنی پوری طاقت کے ساتھ دھاوا بولنا ہے۔ اس حویلی میں ایک زمین دوز سرنگ ہے جو جنوبی پہاڑیوں میں موجود ایک بڑی سرنگ سے ملی ہوئی ہے اور وہ سرنگ پاکیشیائی علاقے سے اس طرف آتی ہے۔ اس سرنگ سے آج رات پانچ پاکیشیائی ایجنٹ آ رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں اس سے پہلے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس طرف آئیں تم وہاں جا کر انہیں

ہلاک کر دو۔ اس کے لئے تمہیں اگر پورے ہنومتی کو بھی اڑانا پڑے تو اس سے دریغ مت کرنا۔ اپنے ساتھ تم ہر قسم کا چھوٹا بڑا اسلحہ لے جا سکتے ہو۔ جو بھی ہو جیسے بھی ہو مجھے پاکیشائی ایجنٹوں کی ہر صورت میں ہلاکت کی خبر ملنی چاہئے۔ اوور''...... ناگ راج نے انتہائی سخت لہجے میں تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ان پاکیشائی ایجنٹوں کا ہنومتی میں ہی مدفن بنا دوں گا۔ لیکن چیف ہنومتی ایک سرحدی علاقہ ہے۔ وہاں رینجر بھی تعینات ہوں گے۔ اگر انہوں نے ہمارے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو۔ اوور''...... دوسری طرف سے ہری ناتھ نے کہا۔

''میں ہائی کمان سے بات کرتا ہوں۔ رینجرز ریڈ فورس کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالیں گے۔ جب تک ریڈ فورس وہاں کارروائی کرے گی ان سب کو تم سے دور ہی رکھا جائے گا۔ اوور''...... ناگ راج نے کہا۔

''یس چیف۔ اگر ایسا ہو جائے تو میں فورس لے کر ہنومتی میں آگ کا ایک ایسا طوفان کھڑا کر دوں گا جس میں پاکیشائی ایجنٹ چند لمحوں میں جل کر راکھ بن جائیں گے۔ اوور''...... دوسری طرف سے ہری ناتھ نے کہا۔

''بے فکر رہو۔ تم جلد سے جلد وہاں جانے کی تیاری کرو۔ میں تب تک ہائی کمان سے بات کر کے وہاں سے رینجرز ہٹواتا ہوں۔

اوور''...... ناگ راج نے کہا۔

''یس چیف۔ میں فورس سمیت زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اوور''...... ہری ناتھ نے کہا۔

''او کے۔ وہاں پہنچ کر مجھ سے رابطے میں رہنا میں تمہیں لمحہ بہ لمحہ آگاہ کرتا رہوں گا کہ پاکیشائی ایجنٹ کہاں ہے اور وہ ہنومتی کے نیچے سرنگ کے کس حصے میں موجود ہیں۔ اوور''...... ناگ راج نے کہا۔

''یس چیف۔ میں رابطے میں رہوں گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے ہری ناتھ نے کہا۔

''اور کوئی بات پوچھنی ہو تو پوچھ لو۔ اوور''...... ناگ راج نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔ اوور''...... ہری ناتھ نے کہا۔

''پوچھو۔ اوور''...... ناگ راج نے کہا۔

''چیف اگر یہ کنفرم ہے کہ پاکیشائی ایجنٹ سرنگ کے راستے ہی آ رہے ہیں تو ہم وہاں جا کر اس سرنگ کو تلاش کر کے سرنگ کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ ہم سرنگ میں ریموٹ کنٹرولڈ بم لگا دیں گے اور پھر جیسے ہی پاکیشائی ایجنٹ وہاں آئیں گے ہم ان بموں کو بلاسٹ کر دیں گے جس سے وہ سب سرنگ کے ساتھ ہی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔ اوور''...... ہری ناتھ نے کہا۔

”نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی تعداد صرف پانچ ہے اور ان پانچوں کو تم خود بھی ہلاک کر سکتے ہو۔ وہ پانچوں رات کے وقت اس سرنگ میں داخل ہوں گے۔ تم فورس کے کچھ مسلح افراد کو سرنگ میں داخل کر دینا تا کہ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں آئیں وہ انہیں فوراً ہلاک کر دیں۔ لیکن یہ کام تمہیں نہایت خاموشی سے کرنا ہو گا تا کہ دوسری طرف پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس بات کی خبر نہ ہو کہ سرنگ میں ان کے لئے موت کا جال بچھایا جا رہا ہے۔ اگر انہیں اس بات کی ذرا سی بھی بھنک مل گئی تو وہ سرنگ کی بجائے کسی دوسرے راستے سے کافرستان آنے کی کوشش کریں گے اور میں ایسا نہیں چاہتا۔ اوور“...... ناگ راج نے کہا۔

”لیکن چیف اگر ہنومتی میں ان کا کوئی مخبر ہے تو پھر اس کے ذریعے بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہماری آمد کی اطلاع مل سکتی ہے۔ ہماری وہاں موجودگی کا سن کر انہوں نے سرنگ میں داخل ہونے کا پروگرام موخر کر دیا تو پھر۔ اوور“...... ہری ناتھ نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں ایسا ہو سکتا ہے اور ان کا مخبر لال سنگھ ہی ہو سکتا ہے جو انہیں خفیہ راستے سے کافرستان میں داخل کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تمہیں ہنومتی میں جا کر سب سے پہلے لال سنگھ کو ہی اپنے قابو میں کرنا ہو گا تا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ریڈ فورس کی اطلاع نہ دے سکے۔ اگر وہ قابو میں آ گیا تو تمہارے لئے سرنگ میں داخل

ہونا اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے موت کے جال بچھانے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ اوور“...... ناگ راج نے کہا۔

”اس کے لئے تو مجھے وہاں پلاننگ کر کے جانا پڑے گا چیف۔ میں فورس کو وہاں بھیجنے کی بجائے پہلے خود وہاں جاؤں گا اور لال سنگھ کو قابو میں کر کے اس کی جگہ لے لوں گا۔ اس طرح وہاں میرا ہولڈ بھی ہو جائے گا اور میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کھل کر کارروائی بھی کر سکوں گا۔ اوور“...... ہری ناتھ نے کہا۔

”وری گڈ۔ اس طرح تو سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی۔ تمہیں یہ کام جلد سے جلد کرنا ہو گا کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ رات کے کسی بھی وقت سرنگ میں داخل ہو سکتے ہیں سرنگ زیادہ لمبی نہیں ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ اگر سرنگ میں جیپ لے کر آئے تو پھر انہیں راتان سے ہنومتی پہنچنے میں زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ ہی لگے گا۔ میری رپورٹ کے مطابق وہ پانچوں رات دس سے گیارہ کے درمیان سرنگ میں داخل ہوں گے۔ اوور“...... ناگ راج نے کہا۔

”تب پھر ہمارے پاس بہت وقت ہے چیف۔ میں اطمینان سے وہاں جا کر اپنا کام کر سکتا ہوں۔ اوور“...... ہری ناتھ نے کہا۔

”او کے۔ گڈ لک۔ اوور“...... ناگ راج نے کہا۔

”تھینک یو چیف۔ اوور“...... ہری ناتھ نے جواب دیا۔

”ایک منٹ۔ ایک اور بات سن لو۔ اوور“...... ناگ راج نے

تیز لہجے میں کہا۔

"لیس چیف۔ میں سن رہا ہوں۔ اوور"...... ہری ناتھ نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ اس وقت راٹان کی ایک حویلی میں موجود ہیں کافرستان میں ان کی معاونت کرنے والے کچھ لوگ موجود ہیں جو پاکیشیائی ایجنٹوں کے جماپاس پہنچنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارے پہنچنے سے پہلے پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھی جماپاس پہنچ جائیں اس لئے تمہیں ان کی نظروں سے بھی بچنا ہے اور چکر کاٹ کر ہنومتی کی طرف جانا ہے تاکہ وہ اپنے پاکیشیائی ساتھیوں کو ریڈ فورس کے آنے کی اطلاع نہ دے سکیں۔ تم اپنے چند مخبروں کو جماپاس بھی بھیج دینا تاکہ وہ ان فارن ایجنٹوں کا بھی سراغ لگا سکیں جو پاکیشیائی ایجنٹوں کی مدد کے لئے وہاں موجود ہوں گے۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ ساتھ ان سب کا بھی خاتمہ ہو جائے تو اس سے کافرستان کا ہی فائدہ ہے اور کچھ نہیں تو کافرستان کو کئی پاکیشیائی ایجنٹوں سے نجات مل جائے گی جو خفیہ طور پر کافرستان میں چھپ کر کافرستان کی جڑیں کاٹتے رہتے ہیں۔ اوور"...... ناگ راج نے کہا۔

"لیس چیف۔ آپ نے بہت اچھا کیا ہے جو مجھے ان کے بارے میں بتا دیا ہے۔ پاکیشیا سے آنے والے ایجنٹوں کے ساتھ میں ان کے ساتھیوں کو بھی ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دوں گا چاہے وہ ہنومتی میں ہوں یا جماپاس میں۔ اوور"...... ہری ناتھ نے

کہا اور ناگ راج اسے مزید ہدایات دینا شروع ہو گیا تمام ہدایات دینے کے بعد اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرا سکون تھا۔ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی سرنگ میں داخل ہوں گے ریڈ فورس گنتی کے ان چند افراد کو ایک قدم بھی آگے بڑھنے کا موقع نہیں دے گی اور عمران سمیت اس کے چاروں ساتھیوں کا کافرستان میں داخل ہونے کا خواب موت کے اندھیروں میں غرق ہو جائے گا۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو ریڈ فورس سے بچنے کے لئے کوئی راہ نہیں مل سکے گی۔ ریڈ فورس کے ہاتھوں عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی تھی۔ قطعی یقینی جسے وہ کسی بھی صورت میں نہیں ٹال سکتے تھے۔

ناگ راج نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اپنا سر ایک بار پھر کرسی کی پشت سے لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اب اس کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا۔

عمران اپنے چاروں ساتھیوں کے ساتھ شمالی علاقے کے ایک قصبے راتان کی ایک حویلی کے تہہ خانے میں موجود تھا۔

عمران نے ممبران کو بتایا تھا کہ چیف نے اپنے رسوخ سے ہی اس قصبے کے وڈیرے ماگو خان کو اس بات کے لئے راضی کیا تھا کہ وہ انہیں خفیہ راستے سے کافرستان پہنچا دے۔ اس کے لئے چیف نے ماگو خان سے کیا بات کی تھی یا اس کی ماگو خان سے کیا ڈیلنگ ہوئی تھی اس کے بارے میں انہیں کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔ جبکہ عمران نے ٹائیگر کی مدد سے اس علاقے کا پتہ لگایا تھا اور پھر ٹائیگر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اسی راستے سے کافرستان میں داخل ہونے کا سارا انتظام کر دیا تھا۔ ایک تو راتان سے کافرستان میں داخل ہونے کا راستہ بے حد محفوظ تھا اور دوسرا یہ کہ راستہ طویل بھی نہیں تھا۔ اس لئے عمران نے راتان سے ہی کافرستان جانے کا

فیصلہ کر لیا تھا اور اس نے ماگو خان کو رام کرنے اور ان سب کو اسلحے سمیت کافرستان جانے کے لئے ٹائیگر کو ہی ٹاسک دے دیا تھا تاکہ وہ ماگو خان سے بات کر کے ان کے لئے کلیئر راستہ فراہم کر سکے۔ چنانچہ ٹائیگر ان سب سے پہلے ہی راتان پہنچ گیا اور پھر اس نے ماگو خان سے مل کر ساری سیٹنگ کر لی تھی۔ ماگو خان پہلے ٹال مٹول کرتا رہا لیکن جب ٹائیگر نے اسے بھاری معاوضے کی آفر کی اور نوٹوں کی بڑی بڑی گڈیاں نکال کر بطور ایڈوانس اس کے سامنے رکھیں تو ماگو خان کی آنکھیں چمک اٹھیں اور اس نے ٹائیگر کی آفر قبول کر لی۔ اس سلسلے میں ماگو خان نے سرحد پار لال سنگھ سے بھی بات کر لی تھی۔ وہ دونوں چونکہ دولت کے رسیا تھے اس لئے انہوں نے خفیہ طور پر پانچ افراد کو سرحد کراس کرانے کی حامی بھر لی تھی۔ ماگو خان کے راضی ہوتے ہی ٹائیگر نے عمران کو وہاں آنے کا گرین سگنل دے دیا تھا۔ اس کا گرین سگنل ملتے ہی عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچ گیا تھا۔ وہ سب اپنے ساتھ مخصوص اسلحہ بھی لائے تھے۔ ان کے پاس اس قدر طاقتور اور حساس اسلحہ دیکھ کر ماگو خان کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ اس نے انہیں اتنی بڑی مقدار میں اسلحہ ساتھ لے جانے سے منع کر دیا تھا لیکن جب اس کے سامنے نوٹوں کی مزید گڈیاں رکھی گئیں تو وہ خاموش ہو گیا۔

راتان پہنچ کر عمران نے ٹرانسمیٹر پر کافرستان میں موجود این ٹی کو اپنی آمد کی اطلاع دے دی تھی جس نے اسے یقین دلایا تھا کہ

وہ ہنومتی کے قریبی گاؤں جمپاس میں پہنچ جائے گا اور انہیں وہاں سے نکال کر لے جائے گا۔ عمران چاہتا تھا کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے کافرستان میں داخل ہو کیونکہ ابھی اسے کافرستان میں جا کر پروفیسر جگن داس اور اس کی لیبارٹری کا پتہ لگانا تھا جہاں گرین وائرس تیار کیا جا رہا تھا۔ وہ راستے میں کسی بھی فورس سے الجھ کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے عمران نے این ٹی سے کہا تھا کہ جب وہ جمپاس پہنچ جائے تو وہ اسے کال کر کے بتا دے تب وہ سرنگ کے راستے ہنومتی پہنچ جائے گا اور پھر وہ ہنومتی میں رکے بغیر جمپاس آ جائے گا۔ جس پر این ٹی نے اس سے کہا تھا کہ وہ رات نو اور دس بجے کے درمیان اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جمپاس میں ہو گا اس لئے عمران نے بھی یہی پروگرام بنایا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ رات دس بجے کے بعد ہی سرنگ میں داخل ہو گا۔ سرنگ چونکہ خاصی چوڑی تھی اور ان کا درمیانی راستہ اتنا زیادہ نہیں تھا۔ ماگو خان نے انہیں سرنگ کی چوڑائی کے بارے میں بتایا تھا کہ سرنگ اتنی چوڑی ہے کہ وہاں ایک ساتھ چار جیپیں چلائی جا سکتی ہیں جن کی مدد سے انہیں راتان سے ہنومتی پہنچنے میں آدھے گھنٹے سے بھی کم وقت لگے گا۔ اس لئے عمران اور اس کے ساتھی رات ہونے کے انتظار میں تھے اور وہ اس تہہ خانے میں ہی موجود تھے جس کی ایک دیوار کے پیچھے خفیہ سرنگ موجود تھی۔

چیف نے جولیا کو فون کر کے ٹیم کو دانش منزل بلا لیا تھا اور

انہیں مشن کی تمام بریفنگ دے دی تھی۔ چیف نے چونکہ انہیں تفصیلی بریفنگ دی تھی اس لئے وہ چاروں مشن پر جانے کے لئے فوراً تیار ہو گئے تھے اور انہوں نے چیف کو یقین دلایا تھا کہ وہ اس مشن کو پورا کرنے کے لئے ایک بار پھر اپنے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے اور وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ وہ دشمنوں کے عزائم خاک میں نہیں ملا دیتے۔ پروفیسر جگن داس چونکہ گرین وائرس بنانے میں کامیاب ہو چکا تھا اور اس نے ڈھوک سیال میں گرین وائرس کا کامیاب تجربہ بھی کر لیا تھا اس لئے چیف کے کہنے کے مطابق انہیں نہایت تیز رفتاری سے اپنا مشن مکمل کرنا تھا تاکہ پروفیسر جگن داس حکومتی ایماء پر پاکیشیا کے کسی دوسرے علاقے میں گرین وائرس کا حملہ نہ کر سکے اور اپنی اس نئی ٹیکنالوجی کو دنیا کے سامنے لا کر اپنی برتری ظاہر نہ کر دے۔ چیف نے انہیں کافرستان میں انتہائی جارحانہ کارروائی کرنے کی اجازت دے دی تھی تاکہ وہ اپنے راستے میں آنے والی ہر دیوار کو پاش پاش کرتے ہوئے لیبارٹری تک پہنچ سکیں جہاں گرین وائرس تیار کیا جا رہا تھا۔ راستے میں آنے والی دیواروں کو پاش پاش کرنے کے لئے ظاہر ہے انہیں فاسٹ ایکشن ہی کرنا تھا اس لئے وہ سب خوش تھے کہ انہیں کافرستان کے خلاف کھل کر کام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ سب سے زیادہ خوشی تنویر کو تھی کیونکہ وہ ہمیشہ تیز اور نان سٹاپ ایکشن کا قائل تھا۔ تنویر نے بریفنگ کے بعد چیف

سے درخواست کی تھی کہ کافرستان میں فاسٹ ایکشن کرنے کے لئے ٹیم کی کمان اس کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ کافرستان میں اپنے ساتھیوں کو لے کر آندھی اور طوفان کی طرح داخل ہو گا اور پروفیسر جگن داس اور اس کی لیبارٹری کو تلاش کر کے انہیں تہس نہس کر کے رکھ دے گا۔ لیکن چیف نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ تنویر فاسٹ ایکشن تو کر سکتا تھا لیکن وہ عمران جیسی ذہانت استعمال کر کے نہ پروفیسر جگن داس کو تلاش کر سکتا تھا اور نہ ہی گرین وائرس بنانے والی لیبارٹری تک پہنچ سکتا تھا۔ اگر وہ ایسا کر بھی لیتا تو پروفیسر جگن داس اور اس کی خفیہ لیبارٹری تک پہنچنے میں بے حد وقت لگ سکتا تھا۔ اس لئے ایکسٹو نے عمران کو ہی ٹیم کا لیڈر بنایا تھا البتہ چیف نے تنویر کو یہ اجازت ضرور دے دی تھی کہ کسی بھی کافرستانی فورس کا سامنا ہونے کی صورت میں وہ اپنے طریقے اور اپنے انداز میں ایکشن لے سکتا تھا۔ تنویر کے لئے یہی کافی تھا کہ چیف نے اسے کھل کر کام کرنے کا موقع دے دیا تھا اس لئے وہ ان سب سے زیادہ خوش تھا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ نے این ٹی کے ذریعے بھی یہ پتہ لگانے کی کوشش نہیں کی کہ گرین وائرس بنانے والی لیبارٹری کافرستان میں کہاں ہونے کا امکان ہو سکتا ہے“...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

تہہ خانے میں ایک قالین بچھا ہوا تھا۔ وہ سب اسی قالین پر

بیٹھے ہوئے تھے۔ ماگو خان نے انہیں ٹیک لگانے کے لئے تکیے بھی دے دیئے تھے تاکہ وہ ایزی ہو کر ریسٹ کر سکیں۔ وہ سب ایک دوسرے کے پاس بیٹھے مشن پر ہی ڈسکس کر رہے تھے۔ جبکہ عمران ان سے الگ تکیے سے ٹیک لگائے گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ کام ختم ہونے کے بعد اس نے ٹائیگر کو واپس بھیج دیا تھا۔ اچانک صفدر کو عمران سے پوچھنے کا خیال آیا تو اس نے عمران سے پوچھا۔

صفدر کی بات کا عمران نے کوئی جواب نہ دیا تھا وہ اسی طرح سے اپنے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے صفدر کی بات سنی ہی نہ ہو۔

”عمران صاحب میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں“...... صفدر نے عمران سے دوبارہ مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف ہونقوں کے سے انداز میں دیکھنے لگا۔

”تم نے مجھ سے کچھ کہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”نہیں میں آپ کے فرشتوں سے بات کر رہا ہوں“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ میں سمجھا کہ تم مجھ سے کچھ کہہ رہے ہو“...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر اطمینان بھرے انداز میں کہا اور منہ دوسری طرف کر لیا۔ اس کے اطمینان پر صفدر سمیت وہ سب ہنس دیئے۔

”آپ کن خیالوں میں کھوئے ہوئے ہیں“...... صفدر نے پوچھا۔ لیکن عمران نے اس کی طرف پلٹ کر نہ دیکھا اور یوں بن گیا

تھا جیسے وہ واقعی صفدر کی آواز سن ہی نہ رہا ہو۔

''لگتا ہے اس کے کان خراب ہو گئے ہیں۔ یہ تمہاری آواز سن ہی نہیں رہا ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ میری آواز سن رہے ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں سنوں یا نہ سنوں۔ اس سے تمہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ تم تو میرے فرشتوں سے بات کر رہے ہو۔ وہ تمہیں دیکھ بھی رہے ہیں اور تمہاری بات بھی سن رہے ہیں کیونکہ ان کے کان بھی ہوتے ہیں اور آنکھیں بھی''...... عمران نے کہا اور صفدر ہنسنے لگا۔

''فرشتوں سے نہیں میں آپ سے پوچھ رہا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''کیا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''یہی کہ آپ کن خیالوں میں کھوئے ہوئے ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''میں تمہیں نہیں بتا سکتا''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیوں۔ ایسی کون سی بات ہے جو آپ مجھے نہیں بتا سکتے''...... صفدر نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر میں نے زبان کھولی تو یہاں گولی چل جائے گی''۔ عمران نے تنویر کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''گولی چل جائے گی۔ کیا مطلب۔ کون چلائے گا گولی اور

کیوں''...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

''ایک لڑکی کے بھائی نے مجھ سے کہا تھا کہ میں نے دوسروں کی موجودگی میں اس کی بہن کا نام بھی لیا تو وہ مجھے فوراً گولی مار دے گا۔ اس لئے محترم مجھے خاموش ہی رہنے دو کیونکہ مجھے گولی کا نام سن کر ہی چکر آ جاتا ہے اگر گولی چل گئی تو نہ جانے میرا کیا حال ہو گا''...... عمران نے خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا اور تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گیا۔ وہ عمران کی نظریں اپنی طرف دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ عمران اسی کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ جبکہ عمران کی بات سن کر باقی سب مسکرا دیئے تھے۔

''کون ہے وہ لڑکی۔ کس کا بھائی۔ اور یہاں بیٹھ کر تم کسی لڑکی کے بارے میں کیوں سوچ رہے ہو''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''لو کر لو بات۔ بھائی غصہ کرے یا نہ کرے اس کی بہن کو پہلے ہی غصہ آ گیا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کی بڑبڑاہٹ اتنی تیز تھی کہ ان سب نے سن لی تھی اور صفدر بے اختیار ہنسنا شروع ہو گیا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم میرے بارے میں سوچ رہے تھے''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ نن نن۔ نہیں''...... عمران نے تنویر کی طرف گھبرائی ہوئی

نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہاں۔نہیں۔سیدھی طرح بتاؤ"...... جولیا نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"مم مم۔ میں تمہارے بارے میں نہیں۔ اپنے ہونے والے بچوں کی ممی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اگر وہ اسی طرح ہر مشن میں ہمارے ساتھ ہوا کرے گی تو پیچھے ہمارے بچوں کو کون سنبھالا کرے گا۔ اس کے لئے تو مجھے پھر یقینی طور پر کسی آیا کا ہی بندوبست کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا بکواس ہے"...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

"لو۔ بچوں کے مستقبل کے بارے میں سوچنا کوئی بکواس ہوتا ہے کیا۔ دنیا کے تمام ماں باپ اپنی اولاد کے بارے میں ہی سوچتے ہیں اور باپ اپنی اولاد کو ہی اچھی زندگی دینے کے لئے دن بھر محنت مزدوری اور بھاگ دوڑ کرتا ہے اور اگر باپ کے ساتھ ماں بھی اس بھاگ دوڑ میں شامل ہو جائے تو پھر پیچھے بچوں کا خیال رکھنے کے لئے کسی کے بارے میں تو سوچنا ہی پڑتا ہے نا۔ کیوں تنویر"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں پتہ"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہیں نہیں پتہ تو پھر کس کو پتہ ہے۔ ارے ہاں یاد آیا۔ جن بہنوں کے بھائی ہوں تو وہ بھی تو اپنے بھانجوں کا خیال رکھ سکتے ہیں۔ بلکہ آیاؤں سے کہیں زیادہ خیال رکھ سکتے ہیں"...... عمران

نے کہا۔

"صفدر تم سے پوچھ کیا رہا ہے اور تم جواب کیا دے رہے ہو۔ تمہارا دماغ تو ٹھکانے پر ہے"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے اسی لئے تو میں ہونے والے بچوں کے بارے میں ایڈوانس سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور وہ سب پھر ہنس پڑے۔

"میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ کافرستان جا کر ہم پروفیسر جگن داس اور اس کی لیبارٹری کہاں تلاش کریں گے"...... صفدر نے پوچھا۔

"بڑا آسان سا حل ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہم کافرستان جا کر کسی جوتشی کو تلاش کریں گے۔ وہ ہمیں حساب کتاب لگا کر بتا دے گا کہ پروفیسر جگن داس زندہ ہے یا نہیں اگر وہ زندہ ہوا تو وہ ہمیں اس کا پتہ ٹھکانہ بھی بتا دے گا ورنہ جنگلوں اور صحراؤں میں جا کر خاک چھاننا شروع کر دیں گے۔ پروفیسر جگن داس کہیں بھی چھپا ہوا ہو گا ہم اسے دس بیس سالوں میں کوشش کر کے ڈھونڈ ہی لیں گے"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"دس بیس سال میں۔ تب تک پاکیشیا کا اللہ ہی حافظ

ہے“...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اللہ تو ہر حال میں پاکیشیا کا حافظ و محافظ ہے اور جب تک اللہ چاہے گا اس وقت تک پاکیشیا کی طرف کوئی میلی آنکھ سے بھی نہیں دیکھ سکتا۔ ہمیں بھی اللہ نے کچھ ذمہ داریاں دے رکھی ہیں جنہیں پوری کرنا ہمارا فرض ہے اور ہماری ذمہ داریوں میں ان شیطانوں کا محاسبہ کرنا بھی شامل ہے جو پاکیشیا اور پاکیشیائی عوام کو بے موت مارنے پر تلے رہتے ہیں۔ ان شیطانوں کو ان کے مذموم ارادوں سے روکنا اور انہیں ان کے انجام تک پہنچانا بھی ہماری ہی ذمہ داری ہے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”تو ہم میں سے کون اپنی ذمہ داری پوری نہ کرنے کی بات کر رہا ہے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کوئی نہیں کر رہا تو میں خواہ مخواہ کیوں بکے جا رہا ہوں“۔ عمران نے منہ بنا کر کہا تو اس کے منہ بنانے کا انداز دیکھ کر سب کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ کو ابھی کوئی اندازہ نہیں ہے کہ گرین وائرس بنانے والی لیبارٹری کہاں ہے“...... کیپٹن شکیل نے سمجھ جانے والے انداز میں کہا۔

”اگر اندازہ ہوتا تو میں یہاں تمہارے ساتھ بیٹھا مکھیاں نہ مار رہا ہوتا۔ بلکہ لیبارٹری میں گھس کر تالیاں بجا بجا کر ان مشینی مچھروں کو مار رہا ہوتا جن سے گرین وائرس پھیلایا جاتا ہے“۔

عمران نے کہا اور ان سب کی ہنسی تیز ہو گئی۔

”ابھی شام کے چھ بجے ہیں جبکہ ہمیں دس بجے یہاں سے نکلنا ہے۔ میں تو یہاں بیٹھ بیٹھ کر بور ہو گیا ہوں“...... صفدر نے کہا۔

”بیٹھ بیٹھ کر بور ہو گئے ہو تو اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ“...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ صفدر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا صفدر جیسے ہی گھوم کر عمران سے مخاطب ہوا کیپٹن شکیل کی نظریں صفدر کی کمر پر جم گئیں۔

”تم کیوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے ہو۔ میں نے تو صفدر سے کہا تھا“...... عمران نے کہا۔ تنویر اور جولیا بھی حیرانی سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جس کے چہرے پر انتہائی تشویش دکھائی دے رہی تھی۔

”کیا ہوا ہے بھائی۔ تمہارا رنگ تو یوں سفید پڑ گیا ہے جیسے تنویر نے خون آشام بن کر تمہارا سارا خون چوس لیا ہو“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی کیپٹن شکیل کے اس طرح اٹھ کر کھڑا ہونے پر حیرانی ہو رہی تھی۔ کیپٹن شکیل تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور فوراً اس کے کان پر جھک گیا۔

”دد۔ دد۔ دیکھنا بھائی کہیں میرا کان نہ کاٹ کھانا“...... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن کیپٹن شکیل نے نہایت آہستہ آواز میں اس کے کان میں کچھ کہا تو عمران کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے لیکن اس نے فوراً خود کو کنٹرول

کیا اور وہ یوں نارمل ہو گیا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"کیا ہوا۔ کیپٹن شکیل نے تم سے ایسا کیا کہہ دیا ہے کہ تم پریشان ہو گئے ہو"...... جولیا نے حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اسے ایک پریشانی لاحق ہو گئی ہے۔ اس نے جیسے ہی مجھے اپنی پریشانی کے بارے میں بتایا ہے مجھے بھی وہی پریشانی لگ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسی پریشانی"...... صفدر نے پوچھا۔

"وہی جو ساری دنیا کے انسانوں کو لاحق ہوتی رہتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ساری دنیا کے انسانوں کو۔ کیا مطلب۔ ایسی کون سی پریشانی ہے جو ساری دنیا کو لاحق ہوتی رہتی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تنویر سے پوچھ لو۔ کیونکہ بچپن میں یہ اپنی پریشانی بستر میں ہی مٹا لیا کرتا تھا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔ پہلے تو وہ سب حیرانی سے عمران کا منہ تکتے رہے جیسے انہیں عمران کی بے تکی بات کی سمجھ ہی نہ آئی ہو پھر وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تو صاف کہو کہ کیپٹن شکیل واش روم جانا چاہتا ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"صاف کہتا تب بھی تم نے اسی طرح سے منہ بنانا تھا جیسا

اب بنایا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"لیکن یہاں تو کوئی واش روم نہیں ہے۔ اس کے لئے تو کیپٹن شکیل کو باہر حویلی میں ہی جانا پڑے گا"...... تنویر نے کہا۔

"اسی بات کی تو پریشانی ہے۔ اس بے چارے کو باہر جا کر بھول جانے کی بیماری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ باہر جا کر راستہ بھول جائے اور اپنی پریشانی مٹانے کے لئے واش روم میں جانے کی بجائے کسی اور جگہ پہنچ جائے"...... عمران نے کہا۔

"تو تم اس کے ساتھ چلے جاؤ۔ واش روم اوپر سیڑھیوں کے پاس ہی ہے۔ کون سا دور ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ میں اوپر گیا تو پھر اوپر کا ہی ہو کر رہ جاؤں گا۔ اس لئے میری جگہ اسے کوئی اور اوپر لے جائے۔ صفدر تم جاؤ اس کے ساتھ"...... عمران نے کہا۔

"جانے دیں عمران صاحب۔ کیپٹن شکیل بھلکڑ نہیں ہے کہ یہ اوپر جا کر واش روم ہی تلاش نہ کر سکے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں نا جاؤ اس کے ساتھ"...... عمران نے غرا کر کہا تو صفدر یکلخت بوکھلا کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران کی غراہٹ سن کر وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"آؤ"...... صفدر نے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا جو سامنے موجود

تھیں اور اوپر ایک دروازے کی طرف جا رہی تھیں۔ وہ سب اسی دروازے سے ہوتے ہوئے اس تہہ خانے میں آئے تھے۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ دروازے کے پاس گئے اور پھر صفدر نے دروازہ کھولا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے باہر نکل گئے۔

”یہ کون سا طریقہ ہے بات کرنے کا۔ تم تو صفدر کو ایسے حکم دے رہے تھے جیسے کیپٹن شکیل ایک چھوٹا سا بچہ ہے اور وہ واقعی اکیلا واش روم تک نہیں جا سکے گا“...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

”کیپٹن شکیل نہیں بلکہ صفدر ابھی چھوٹا بچہ ہے جو اپنے ساتھ ایک بہت بڑی مصیبت لے آیا ہے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”مصیبت۔ کیا مطلب۔ وہ کون سی مصیبت لایا ہے اپنے ساتھ“...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”کیپٹن شکیل نے صفدر کی کمر پر ایک آر آر ون بگ دیکھا ہے۔ جو مصیبت ہی نہیں بلکہ مصیبتوں کی جڑ ہے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”آر آر ون بگ۔ یہ کیا ہے“...... تنویر نے حیران ہو کر کہا اور عمران انہیں آر آر ون بگ کے بارے میں بتانے لگا جس کے بارے میں سن کر ان دونوں کے چہروں پر تشویش کے سائے لہرانے لگے۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم کسی کی نگاہوں میں ہیں اور

ہماری باتیں سننے کے ساتھ ساتھ ہمیں مانیٹر بھی کیا جا رہا ہے“۔ جولیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو میں نے اسے کیپٹن شکیل کے ساتھ باہر بھیجا ہے تا کہ وہ اس کی کمر سے بگ اتار سکے“...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”لیکن ہمیں مانیٹر کون کر رہا ہے اور صفدر کے لباس میں وہ بگ آیا کہاں سے“...... تنویر نے کہا۔

”اس کا جواب تو صفدر ہی دے سکتا ہے کہ وہ کہاں گیا تھا اور آر آر بگ اسے کس نے لگایا تھا“...... عمران نے کہا۔

”اب اس بگ کے اتارنے کا کیا فائدہ۔ جو ہماری باتیں سن رہا تھا اور ہمیں مانیٹر کر رہا تھا اسے تو ہمارے بارے میں سب معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم کہاں ہیں اور کس راستے سے کافرستان داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”ظاہری بات ہے۔ یہ بگ انہوں نے ہی لگایا ہو گا جن کے خلاف ہم کام کرنے جا رہے ہیں اور انہوں نے دوسری طرف ہمارا بھرپور استقبال کرنے کی بھی تیاری کر لی ہو گی“...... تنویر نے کہا۔

”مجھے یہ کام ماگو خان کا ہی لگتا ہے۔ اسے اور اس کے چند ساتھیوں کو ہی معلوم ہے کہ ہم یہاں سے کافرستان جا رہے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ اسے اگر کسی کو ہمارے بارے میں اطلاع دینی ہوتی تو

یہ کام اس کے لئے مشکل نہیں تھا۔ اسے بگ لگانے کی کیا ضرورت تھی“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر صفدر کو وہ بگ کہاں پر لگایا گیا اور آپ کے خیال کے مطابق اسے کس نے بگ لگایا ہوگا“...... تنویر نے پوچھا۔

”اسے چھوڑو۔ ہمیں اپنے لباس بھی چیک کر لینے چاہئیں۔ ضروری نہیں ہے کہ صرف صفدر کے لباس میں ہی بگ لگا ہوا ہو۔ ہم میں سے کسی اور کے لباس میں بھی ویسا بگ موجود ہو سکتا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”اوہ۔ واقعی یہ بہت ضروری ہے۔ ہمیں واقعی اپنے لباس چیک کرنے ہوں گے“...... تنویر نے فوراً اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ جولیا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور وہ دونوں اپنے لباس چیک کرنے لگے۔

”تم بھی اپنا لباس چیک کر لو۔ اگر تمہارے لباس میں کوئی بگ ہوا تو“...... جولیا نے عمران کو اطمینان سے بیٹھے دیکھ کر کہا۔

”مجھے بلا وجہ اپنا لباس جھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں جانتا ہوں جہاں ایک آر آر ون بگ ہوتا ہے وہاں دوسرا کوئی بگ کام نہیں کرتا۔ دو بگوں سے نکلنے والی الٹرا ساؤنڈ لہریں ایک دوسرے سے ٹکرا کر دونوں بگز کو نقصان پہنچا کر انہیں بے کار کر دیتی ہیں“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو وہ دونوں طویل سانس لیتے ہوئے واپس اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔

”یہ بات تم ہمیں پہلے نہیں بتا سکتے تھے“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

”پہلے بتا دیتا تو تم میں سے کوئی بھی اپنے لباسوں کی گرد نہ جھاڑتا“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ اسی لمحے اوپر والا دروازہ کھلا اور صفدر اور کیپٹن شکیل اندر آ گئے۔ صفدر کے چہرے پر حیرت تھی جبکہ کیپٹن شکیل خاصا پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ دونوں سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آ گئے۔

”عمران صاحب۔ آر آر ون بگ پچھلے تین روز سے صفدر کے لباس میں لگا ہوا ہے۔ اس بگ کے ذریعے نہ صرف ہماری باتیں سنی جا رہی تھیں بلکہ ہماری ایک ایک حرکت کو باقاعدہ مانیٹر کیا جا رہا تھا“...... کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اس کی دو انگلیوں میں کوئی چھوٹی سی چیز دبی ہوئی تھی۔

”مجھے دکھاؤ“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو کیپٹن شکیل نے چھوٹا سا سیاہ رنگ کا ایک بٹن عمران کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔ بٹن کے نیچے چھوٹے چھوٹے کانٹے سے بنے ہوئے تھے جو واقعی ہر قسم کے لباس میں آسانی سے چپک سکتے تھے۔ عمران غور سے اس بٹن کو دیکھ رہا تھا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بگ تین روز سے صفدر کے لباس سے لگا ہوا ہو اور اس کے بارے میں صفدر کو کچھ پتہ ہی نہ چلا ہو اور پھر صفدر نے لباس بھی تو بدلا ہوگا کیا بگ خود بخود چل کر اس کے

بدلے ہوئے لباس میں پہنچ جاتا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''اس بگ کا رنگ ڈارک بلیو ہوتا ہے جب جب یہ چارج ہوتا ہے اس کی رنگت بدلتی جاتی ہے اور یہ سیاہ ہونا شروع ہو جاتا ہے اور چار روز بعد یہ مکمل طور پر سیاہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ابھی اس کا رنگ مکمل طور پر سیاہ نہیں ہوا ہے اور یہ موو کرنے والا بگ ہے جسے کنٹرول کر کے آسانی سے ایک لباس سے دوسرے لباس تک پہنچایا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن یہ بگ صفدر کے لباس میں آیا کہاں سے اور وہ بھی تین روز پہلے۔ تین روز پہلے تک تو ہمارا اس طرف آنے کا کوئی چانس نہیں تھا اور نہ ہی ہم کسی کیس پر کام کر رہے تھے''...... تنویر نے کہا۔

''ہم کسی کیس پر کام کر رہے تھے یا نہیں یہ ضروری نہیں ہے۔ گرین وائرس کا اٹیک کرنے والے جانتے تھے کہ اگر یہ معاملہ ہمارے علم میں آیا یا لایا گیا تو ہم اس کے خلاف ضرور ایکشن لیں گے اور انہیں یہ بھی یقین ہو گا کہ اگر ہم اس معاملے میں کود پڑے تو پھر ہم ہر حال میں اس معاملے کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور اگر ہمیں ذرا بھی شک ہو گیا تو پھر ہم گرین وائرس کے خلاف کام کرنے کے لئے کافرستان ضرور آئیں گے اس لئے انہوں نے ہم پر پہلے سے ہی نظر رکھنا شروع کر دی تھی تا کہ انہیں ہمارے بارے میں سب پتہ چلتا رہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور

گرین وائرس کو ختم کرنے کے لئے ہم کہاں تک جا سکتے ہیں اس لئے انہوں نے ہم میں سے کسی ایک کو بگ لگانے کا فیصلہ کر لیا ہو گا۔ ہم میں سے کسی ایک کو بگ لگانے کا مطلب تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کی نگاہوں میں آ جاتی اور ہم جو کرتے اس کے بارے میں انہیں پتہ چل جاتا۔ اب یہ ان کی خوش قسمتی ہی کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ایک مہرے کے روپ میں صفدر کو تلاش کر لیا تھا اور وہ اس کے لباس میں بگ لگانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ مائیکرو بگ ہے جسے بہت غور سے دیکھنے پر ہی اس کا پتہ چلتا ہے ورنہ اسے آسانی سے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ کیپٹن شکیل کی نظریں خوردبین جیسی ہیں جسے یہ بگ نظر آ گیا تھا ورنہ شاید مجھے بھی اس کے بارے میں پتہ نہ چلتا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''صفدر آپ سے بات کرنے کے لئے آپ کی طرف مڑا تو مجھے اچانک اس کی شرٹ کے کالر پر یہ بگ نظر آ گیا تھا اسی لئے میں اسے دیکھ کر فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اب کیا کرنا ہے۔ اگر یہ بگ گرین وائرس بنانے والوں نے ہی لگایا ہے تو پھر اب ہم اس راستے سے کافرستان کیسے جائیں گے۔ انہیں تو ہماری ساری پلاننگ کا پتہ چل گیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ آگے انہوں نے واقعی ہمارے لئے موت کے جال بچھا رکھے ہوں''...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''کیپٹن شکیل نے یہ بگ آف کر دیا ہے۔ اب وہ نہ ہمیں دیکھ

سکتے ہیں اور نہ ہماری آوازیں سن سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بگ اب آف ہوا ہے۔ اس سے پہلے تو یہ آن تھا اور ہماری ہر بات کا انہیں پتہ لگ گیا ہو گا۔ اب تمہارے خیال میں کیا کافرستان جانے کے لئے یہ راستہ ہمارے لئے محفوظ رہ سکتا ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"محفوظ راستہ تو ہمیں کہیں نہیں ملے گا۔ ہر جگہ ہمارے استقبال کے لئے کوئی نہ کوئی ضرور موجود ہو گا لیکن"...... عمران کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن۔ لیکن کیا"...... جولیا نے اسے گھور کر پوچھا۔

"لیکن یہ کہ ہم اسی راستے سے آگے جائیں گے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"اس راستے سے۔ اوہ۔ اس طرف سے تو انہیں ہمارے آنے کا پتہ چل چکا ہو گا اور وہ ہمارے استقبال کے لئے تیار ہوں گے کیا ایسی صورت میں ہمارا اس راستے سے جانا ٹھیک رہے گا"۔ صفدر نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"اس طرف دشمن ہوئے تو ہمیں ہلاک کرنے کا انہیں اس سے اچھا موقع اور نہیں ملے گا"...... تنویر نے کہا۔

"جب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ یہ راستہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے تو تم جان بوجھ کر خطرے میں جانے کا کیوں سوچ

رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"کیوں۔ تم کسی خطرے سے ڈرتی ہو کیا"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں۔ میں ڈرنے کی نہیں احتیاط کی بات کر رہی ہوں۔ ہم میں سے کوئی بھی نہیں چاہے گا کہ کافرستان میں داخل ہوتے ہی بے موت مارا جائے۔ ہمیں چیف نے گرین وائرس کی لیبارٹری تباہ کرنے کا ٹاسک دیا ہے جسے ہم ہر حال میں پورا کریں گے۔ چاہے اس کے لئے ہمیں کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جو بھی ہے۔ میں اب اسی راستے سے جاؤں گا۔ تم سب نے چلنا ہے تو چلو ورنہ میں اکیلا ہی چلا جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے۔ اتنی جلدی۔ ابھی تو دس بجنے میں بہت وقت ہے"...... صفدر نے اسے اٹھتے دیکھ کر حیرت سے کہا۔

"تو کیا تم چاہتے ہو کہ ہم وقت پر ہی اس طرف جائیں اور آسانی سے ان کا شکار بن جائیں۔ ابھی وہ ہمارا شکار کرنے کا پروگرام بنا رہے ہوں گے۔ اس سے پہلے کہ ان کا کوئی جال تیار ہو ہم یہاں سے پہلے ہی نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بگ آف ہونے کی وجہ سے وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ اب ہم اس راستے

سے آنے کا کوئی خطرہ مول نہیں لیں گے اور اب کسی دوسرے
راستے سے کافرستان آنے کی کوشش کریں گے۔ ہم اس موقع کا
واقعی بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اور اس کے باوجود اگر کوئی ہمارے راستے میں آیا تو ہم اسے
منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''یہ ہوئی نا بات۔ اسے کہتے ہیں تنویر ایکشن''...... عمران نے
کہا اور وہ سب ہنس پڑے جبکہ تنویر عمران کو ایسی نظروں سے دیکھنے
لگا جیسے اس کی آنکھوں میں کڑکتی بجلیاں بھر گئی ہوں۔ وہ سب اٹھ
کر کھڑے ہو گئے۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے ایک دیوار کی جڑ
میں ٹھوکر ماری تو دیوار اچانک کسی شٹر کی طرح اوپر اٹھتی چلی گئی اور
دوسری طرف انہیں ایک طویل سرنگ دکھائی دی۔ جہاں دو بڑی
جیپیں کھڑی تھیں۔ ان سب نے بیگ اٹھا کر اپنے کاندھوں پر
ڈالے اور پھر وہ سب ایک ساتھ سرنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

یہ ایک ہال نما بڑا کمرہ تھا جسے نہایت خوبصورتی کے ساتھ سٹنگ
روم کے طور پر سجایا گیا تھا۔ کمرے میں فینسی کرسیوں اور صوفوں
کے ساتھ ساتھ دیواروں پر خوبصورت پینٹنگز آویزاں تھیں اور جگہ
جگہ آرٹیفیشل شو پیس رکھے ہوئے تھے۔ کھڑکیوں پر ریشمی پردے
لٹک رہے تھے جبکہ چھت کے عین درمیان میں ایک بڑا سا فانوس
لگا ہوا تھا جس کی پھول جیسی پتیاں جگمگ جگمگ کر رہی تھیں۔

کمرے کی وسط میں آرام دہ گول صوفوں کے ساتھ آبنوسی
کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں جن میں سے ایک کرسی پر لال سنگھ بیٹھا
ہوا تھا۔ لال سنگھ کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔ وہ فون پیس
کی جانب دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کے فون کا انتظار ہو۔

''کہاں رہ گیا ہے یہ مان سنگھ۔ اس نے تو کہا تھا کہ وہ مہمان
کو لے کر پہنچنے ہی والا ہے''...... لال سنگھ نے فون پیس کی طرف

دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لال سنگھ نے فوراً فون پیس کا بٹن پریس کیا اور کان سے لگا لیا۔

"لال سنگھ بول رہا ہوں"...... لال سنگھ نے بڑے درشت لہجے میں کہا۔

"مان سنگھ بول رہا ہوں مہاراج جی"...... دوسری طرف سے ایک منحنی سی آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو تم اور وہ تمہارا مہمان کہاں ہے جسے تم لے کر یہاں آنے والے تھے"...... لال سنگھ نے مان سنگھ کی آواز پہچان کر تیز لہجے میں کہا۔

"میں بس آ رہا ہوں مہاراج جی۔ وہ میرے ساتھ ہی ہے"۔ دوسری طرف سے مان سنگھ نے کہا۔

"جلدی آؤ۔ میں سٹنگ روم میں ہی ہوں"...... لال سنگھ نے اسی انداز میں کہا۔

"جی مہارج جی۔ میں بس ابھی آیا"...... دوسری طرف سے مان سنگھ نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔ لال سنگھ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون پیس کان سے ہٹایا اور اس کا بٹن پریس کر کے فون پیس سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھ دیا۔ اسی لمحے سامنے دروازے پر دو افراد نمودار ہوئے اور کمرے میں آتے دکھائی دیئے۔ وہ دونوں مقامی تھے۔ جن میں ایک دبلا پتلا تھا جبکہ دوسرا نوجوان تھا لیکن اس کا قد کاٹھ لال سنگھ جیسا ہی تھا۔

"ست سری اکال مہاراج جی"...... دبلے پتلے شخص نے آگے آ کر لال سنگھ کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تو دوسرے شخص نے بھی اسی کے انداز میں لال سنگھ کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔

"ست سری اکال"...... لال سنگھ نے ہاتھ جوڑ کر دوسرے شخص کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ نارنگ راؤ ہیں مہاراج۔ دارالحکومت سے خاص طور پر آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں"...... دبلے شخص نے ساتھ آئے ہوئے شخص کا لال سنگھ سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آؤ جی آؤ۔ ہمارے اس غریب خانے میں آپ کا سواگت ہے"...... لال سنگھ نے اٹھ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو نارنگ راؤ نے مسکراتے ہوئے جواباً اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ دونوں نے ہاتھ ملائے تو لال سنگھ نے اسے سامنے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نارنگ راؤ سر ہلا کر اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا اور لال سنگھ اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

"میں نے آپ کی بہت تعریف سنی ہے سردار جی"...... نارنگ راؤ نے لال سنگھ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اچھا جی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ جناب کہ آپ نے ہماری تعریف سنی ہے ورنہ ہم کیا اور ہماری تعریف کیا"...... لال سنگھ نے کہا اور نارنگ راؤ بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو انسان تعریف کے قابل ہوتا ہے تعریف اسی کی ہی کی جاتی ہے"...... نارنگ راؤ نے رسمی انداز میں کہا۔

"چلو ٹھیک ہے جی کہ آپ نے ہماری تعریف سنی ہے اس کے لئے آپ کا پھر شکریہ"...... لال سنگھ نے اس بار خالص اپنی زبان میں کہا اور نارنگ راؤ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مان سنگھ۔ جاؤ۔ مہمان کے لئے کچھ کھانے پینے کا بندوبست کرو"...... لال سنگھ نے دبلے شخص سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی مہاراج جی"...... مان سنگھ نے سر جھکا کر کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ مجھے کسی چیز کی طلب نہیں"...... نارنگ راؤ نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ہمارے گھر کوئی مہمان آئے تو ہم اس کا بھرپور طریقے سے جل پان کرتے ہیں۔ مان سنگھ تم ابھی یہیں کھڑے ہو۔ جاؤ جلدی جاؤ۔ مہمان کے لئے جو کچھ لا سکتے ہو لے آؤ"...... لال سنگھ نے پہلے نارنگ راؤ سے اور پھر مان سنگھ کی طرف دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"میں بہت جلدی میں ہوں مہاراج۔ آپ سے بس کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔ پھر میں چلا جاؤں گا"...... نارنگ راؤ نے کہا۔

"ہاں جی۔ ضرور کرو جی۔ مان سنگھ نے بتایا تھا کہ آپ مجھ سے کوئی بڑا کام لینا چاہتے ہیں۔ اتنا بڑا کام جس کے آپ مجھے بوریاں بھر بھر کے معاوضہ بھی دیں گے"...... لال سنگھ نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں آپ کے مطلب کا ہی کام لایا ہوں"۔ نارنگ راؤ نے کہا۔

"بہت خوب۔ اسی لئے تو میں یہاں آپ کا اتنی شدت سے انتظار کر رہا تھا۔ آپ اپنا کام بتاؤ جی۔ اسے پورا کرنا میرا کام ہے۔ دنیا کا ایسا کوئی کام نہیں ہے جو میں نہیں کر سکتا"...... لال سنگھ نے مسرت سے سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ جگہ بات کرنے کے لئے مناسب ہے"...... نارنگ راؤ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"او۔ ہاں جی۔ یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ اپنی ہی جگہ ہے۔ آپ کھل کر بات کر سکتے ہو"...... لال سنگھ نے ہنس کر کہا۔

"نہیں جناب۔ میرا خیال ہے کہ یہ جگہ بات کرنے کے لئے مناسب نہیں ہے۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ اگر آپ کوئی الگ جگہ چلیں تو زیادہ مناسب ہوگا"...... نارنگ راؤ نے کھلا ماحول دیکھ کر کہا۔

"الگ جگہ۔ چلو ٹھیک ہے جی آؤ۔ میں آپ کو ایک ایسی جگہ لے چلتا ہوں جہاں نہ دیواروں کے کان ہوں گے اور نہ ان کی آنکھیں۔ آؤ جی آؤ"...... لال سنگھ نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

اس کے اٹھتے ہی نارنگ راؤ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے سردار جی"...... مان سنگھ نے پوچھا جو ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔

"تم باہر جاؤ۔ میں اور نارنگ راؤ بند کمرے میں بات کرنے جا رہے ہیں جب تک ہماری بات ختم نہ ہو جائے کسی کو اندر نہ آنے دینا"...... لال سنگھ نے کہا تو مان سنگھ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ پلٹ کر تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ لال سنگھ کمرے کی شمالی دیوار کی طرف بڑھا۔ دیوار کے پاس ایک کانسی کا بت رکھا ہوا تھا جس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ لال سنگھ نے بت کے پاس جا کر اس کے منہ میں ایک انگلی ڈالی اور پھر اس نے بت کے منہ میں موجود کوئی بٹن پریس کیا تو اچانک بت اپنی جگہ سے سرکتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا اور فرش پر اس جگہ ایک خلاء دکھائی دینے لگا جہاں چند لمحے قبل بت تھا۔ خلاء میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔

"آؤ جی"...... لال سنگھ نے کہا تو نارنگ راؤ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے قریب آ گیا۔ لال سنگھ سیڑھیاں اترنے لگا تو نارنگ راؤ بھی اس کے پیچھے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ نیچے ایک کمرہ تھا جسے باقاعدہ ریسٹ روم کی طرز پر سجایا گیا تھا۔

اس کمرے کو دیکھ کر نارنگ راؤ یوں سر ہلانے لگا جیسے لال سنگھ اسے اب اس کی ٹھیک مطلوبہ جگہ پر لے آیا ہو۔ وہ کمرے کی دیواروں پر ربڑ کی تہوں کو دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ کمرہ مکمل ساؤنڈ پروف ہے۔ کمرے سے کوئی آواز نہ باہر جا سکتی تھی اور نہ ہی باہر کی کوئی آواز اندر آ سکتی تھی۔ سامنے دیوار پر ایک بڑی سی سکرین لگی ہوئی تھی جس کے نیچے ایک کنٹرولنگ مشین نظر آ رہی تھی۔

مشین اور سکرین آف تھیں۔

"لو جی۔ اب ہم یہاں بیٹھ کر آرام سے بات کر سکتے ہیں۔ اس کمرے کی آنکھیں اور کان نہیں ہیں۔ یہاں نہ ہمیں کوئی دیکھ سکتا ہے اور نہ ہماری باتیں سن سکتا ہے"...... لال سنگھ نے کہا اس نے سیڑھیوں کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو اوپر موجود کانسی کا بت دوبارہ حرکت میں آیا اور ٹھیک اس جگہ آ کر ٹک گیا جہاں سیڑھیوں والا خلاء تھا۔ لال سنگھ بٹن پریس کر کے نارنگ راؤ کی طرف مڑا ہی تھا کہ اس کی آنکھوں میں یکلخت انتہائی حیرت ابھر آئی۔ نارنگ راؤ کے ہاتھ میں ایک بھاری ریوالور تھا جس کا رخ اس نے لال سنگھ کی طرف کر رکھا تھا اور اس کے ہونٹوں پر ایک انتہائی سفاکانہ مسکراہٹ نظر آ رہی تھی۔

"کیا مطلب۔ تم نے ریوالور کیوں نکال لیا ہے۔ تم تو یہاں مجھ سے بات چیت کرنے کے لئے آئے تھے۔ اور تمہارے پاس ریوالور کہاں سے آ گیا۔ کیا مان سنگھ نے تمہیں میرے پاس لانے سے پہلے تمہاری تلاشی نہیں لی تھی"...... لال سنگھ نے نارنگ راؤ کو حیرت اور غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے لال سنگھ۔ میرے سامنے بیٹھ جاؤ ورنہ"...... نارنگ راؤ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو لال سنگھ تیز نظروں سے اسے گھورنے لگا۔ نارنگ راؤ کی انگلی ٹریگر پر تھی اور نارنگ راؤ نے جس انداز میں بات کی تھی

اس سے لال سنگھ کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں سی بجنا شروع ہو گئی تھیں۔ اس نے سر ہلایا اور دائیں طرف ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ نارنگ راؤ اس کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا چاہتے ہو"...... لال سنگھ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"سب سے پہلے یہ جان لو کہ میں نارنگ راؤ نہیں ہوں اور نہ ہی میں تمہارے ملازم مان سنگھ کا دوست ہوں"...... نارنگ راؤ نے کہا۔

"وہ تو نظر ہی آ رہا ہے کہ تم نہ مان سنگھ کے دوست ہو اور نہ میرے۔ لیکن مان سنگھ نے تو کہا تھا کہ وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے اور تمہارا تعلق دارالحکومت کے سب سے بڑے کلب سے ہے۔ کیا نام بتایا تھا اس نے۔ ہاں۔ بلیو ڈائمنڈ کلب۔ جہاں دنیا کی نایاب سے نایاب شراب اور ہر قسم کی منشیات کا کھلا استعمال ہوتا ہے اور تم مجھ سے بھاری مقدار میں منشیات کا سودا کرنے کے لئے آئے تھے"...... لال سنگھ نے کہا۔

"وہ سب اسے میں نے غلط بتایا تھا۔ میں اسے دانہ ڈال کر تم تک پہنچنا چاہتا تھا"...... نارنگ راؤ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دانہ تو کبوتروں کو ڈالا جاتا ہے۔ لال سنگھ کے ساتھی دانہ چگنے والے کبوتر نہیں ہیں۔ اگر مان سنگھ نے تم سے دانہ کھایا ہے تو وہ دانہ میں اس کے گلے کی پھانس بنا دوں گا۔ لال سنگھ دوستوں کا دوست ہے اور دشمنوں کا دشمن اور لال سنگھ کی ایک عادت اور ہے۔

لال سنگھ اپنے دشمنوں کو تو معاف کر دیتا ہے لیکن دوست بن کر جب کوئی دشمنی کرے تو یہ لال سنگھ کی برداشت سے باہر ہوتا ہے اور لال سنگھ اپنے دوست نما دشمن کا انتہائی بھیانک حشر کرتا ہے۔ بڑا بھیانک حشر جسے دیکھ کر موت بھی چیخیں نکل جاتی ہیں"...... لال سنگھ نے کہا اس کے لہجے میں خونخوار بھیڑیوں جیسی غراہٹ ابھر آئی تھی اور اس کی آنکھیں یوں سرخ ہو گئی تھیں جیسے اس کی آنکھوں میں انگارے دہکنا شروع ہو گئے ہوں۔

"میرے بارے میں سنو گے تو تم مرنے سے پہلے ہی کانپ اٹھو کے سردار جی۔ جانتے ہو میں کون ہوں"...... نارنگ راؤ نے سفاکانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم۔ بتاؤ"...... لال سنگھ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"میرا تعلق ریڈ سنیک سے ہے"...... نارنگ راؤ نے کہا اور ریڈ سنیک کا سن کر لال سنگھ بری طرح سے چونک اٹھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا تھا۔ وہ نارنگ راؤ کی جانب یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے نارنگ راؤ کی جگہ اس نے موت کا اصلی چہرہ دیکھ لیا ہو۔

"رر۔ رر۔ ریڈ سنیک"...... اس کے منہ سے ہکلاتی ہوئی خوفزدہ آواز نکلی۔

"ہاں۔ ریڈ سنیک۔ کیوں نام سن کر ہی تمہاری جان نکل گئی

ہے نا“..... نارنگ راؤ نے مسکراتے ہوئے کہا اور لال سنگھ یوں
منہ چلانے لگا جیسے تھوک نگل نگل کر خشک حلق تر کر رہا ہو۔
”لل لل۔ لیکن جناب آپ یہاں۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے کہ
آپ۔ آپ“..... لال سنگھ نے اسی طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔
اس کے جسم میں بے پناہ کپکپاہٹ آ گئی تھی جیسے وہ ریڈ سنیک کے
بارے میں بہت کچھ جانتا ہو۔

”میں ریڈ سنیک کا کمانڈر انچارج ہری ناتھ ہوں۔ اگر تم نے
ریڈ سنیک کا نام سنا ہے تو پھر تم میرے بارے میں بھی بخوبی جانتے
ہو گے“..... نارنگ راؤ نے لال سنگھ کی طرف غور سے دیکھتے
ہوئے کہا جو اصل میں ریڈ فورس کا کمانڈر ہری ناتھ تھا اور ہری
ناتھ کا نام سن کر لال سنگھ کی پیشانی پر پسینے کے قطرے ابھر آئے
اس کی آنکھوں میں موجود خوف اور زیادہ گہرا ہو گیا تھا۔

”جج۔ جج۔ جی جناب۔ مم مم۔ میں نے آپ کا بہت نام سنا
ہے۔ آپ۔ آپ“..... لال سنگھ نے خوف سے خشک ہونٹوں پر
زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ ہری ناتھ، اس زہریلے
سانپ کا نام ہے جو کسی کو اگر ڈس لے تو اس کے کاٹے کو پانی
مانگنے کا بھی موقع نہیں ملتا“..... ہری ناتھ نے کہا اور لال سنگھ
خوف سے مشینی انداز میں سر ہلانے لگا۔

”جج۔ جج۔ جی جناب۔ مم۔ مم۔ میں جانتا ہوں۔ بالکل جانتا

ہوں جناب“..... لال سنگھ نے کہا۔

”تمہارے سامنے وہی سرخ زہریلا سانپ موجود ہے لال
سنگھ۔ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں ہلاک نہ کروں تو تمہارے لئے
یہی بہتر ہو گا کہ میں تم سے جو پوچھوں مجھے اس کا سچ سچ جواب
دے دو۔ مجھے سچ بتاؤ گے تو میں تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا لیکن
اگر میں نے محسوس کیا کہ تم مجھ سے جھوٹ بول رہے ہو یا مجھ سے
کچھ چھپانے کی کوشش کر رہے ہو تو میں تمہیں کوئی وارننگ نہیں
دوں گا۔ میرے منہ سے کوئی لفظ نکلنے کی بجائے اس ریوالور سے
گولی نکلے گی اور تمہارا کون سا اعضاء مفلوج ہو جائے اس کی میں
تمہیں کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا“..... ہری ناتھ نے انتہائی سرد لہجہ
اپناتے ہوئے کہا۔

”کک۔ کک۔ کون سا سچ جناب“..... لال سنگھ نے اسی طرح
سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”بیٹھ جاؤ“..... ہری ناتھ نے کہا تو لال سنگھ اس کی طرف
خوف بھری نظروں سے دیکھتا ہوا واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

”پاکیشیائی ایجنٹوں کو یہاں لانے کے لئے تمہیں کتنی رقم ملی
ہے“..... ہری ناتھ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔
اور لال سنگھ پاکیشیائی ایجنٹوں کا سن کر ایک بار پھر بری طرح سے
اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”پاکیشیائی ایجنٹ۔ کون پاکیشیائی ایجنٹ“..... اس نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

”میں ان پانچ افراد کی بات کر رہا ہوں جو آج رات خفیہ سرنگ سے راتان سے یہاں آ رہے ہیں“...... ہری ناتھ نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا اور لال سنگھ جیسے ساکت سا ہو کر رہ گیا۔

”سس۔ سس۔ سرنگ۔ رر۔ راتان“...... اس کے منہ سے ٹوٹی پھوٹی سی آواز نکلی۔

”ہاں۔ وہ سرنگ جسے تم اور راتان کا ماگو خان سمگلنگ کے لئے استعمال کرتے ہو“...... ہری ناتھ نے کہا۔ لال سنگھ چند لمحے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتا رہا پھر وہ بے اختیار پھیکی پھیکی ہنسی ہنس دیا۔

”او جی۔ آپ کو کوئی بہت بڑی غلطی ہوئی ہے جناب جی۔ کون سی سرنگ اور کون ماگو خان۔ میں کسی ماگو خان کو نہیں جانتا ہوں جی۔ آپ“...... لال سنگھ نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک کمرہ زور دار دھماکے اور لال سنگھ کی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔ ہری ناتھ نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اس کی دائیں ٹانگ کی ران میں گولی داغ دی تھی۔ لال سنگھ چیختا ہوا کرسی پر گر گیا اس نے دونوں ہاتھ خون سے سرخ ہوتی ہوئی ران پر رکھ لئے تھے اور تکلیف سے اس کا چہرہ بگڑ کر رہ گیا تھا۔

”میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ جب تم جھوٹ بولو گے تو میں زبان کی جگہ گولی سے بات کروں گا“...... ہری ناتھ نے غرا کر

کہا اور لال سنگھ اس کی جانب سہمی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا۔

”لل۔ لل۔ لیکن جناب“...... لال سنگھ نے تھرتھراتے ہوئے کہنا چاہا۔

”بولنے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ میں سچ اور جھوٹ کا فرق بخوبی سمجھتا ہوں۔ تم جتنے جھوٹ بولو گے اتنی گولیاں کھانے کے لئے تیار رہنا“...... ہری ناتھ نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

”نن نن۔ نہیں۔ مم مم۔ میں آپ کو کیا بتاؤں جناب“...... لال سنگھ نے اسی طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے لال سنگھ کہ تمہاری اس حویلی میں ایک خفیہ راستہ ہے جس کی دوسری طرف ایک سرنگ ہے اور وہ سرنگ جنوبی پہاڑیوں کی طرف جاتی ہے۔ ان پہاڑیوں میں بھی ایک سرنگ موجود ہے جس کا دوسرا دہانہ پاکیشائی علاقے راتان میں ہے۔ تمہاری حویلی کی طرح راتان میں ماگو خان کی حویلی میں بھی ایک سرنگ موجود ہے۔ تم دونوں ملے ہوئے ہو اور تم دونوں ان سرنگوں سے بڑے پیمانے پر سمگلنگ کا کام کرتے ہو۔ جن میں اسلحہ، منشیات سب شامل ہوتے ہیں۔ مجھے تم سے اور تمہارے کام سے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی میں یہاں تم سے تمہارے دھندوں کا کوئی حساب لینے آیا ہوں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم دونوں یہاں سے انسانی سمگلنگ کا کام بھی نہیں کرتے۔ لیکن اس بار تم دونوں خود ہی اپنے اصولوں سے منحرف ہو گئے ہو اور تم دونوں نے پاکیشیا

کے پانچ ایجنٹوں کو یہاں لانے کا سودا کیا ہے۔ بہت بڑا سودا۔ پاکیشیائی ایجنٹ اپنے ساتھ یہاں بہت سا اسلحہ بھی لا رہے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ وہ کافرستان میں منظم اور بہت بڑی کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ یہاں آ گئے اور انہوں نے یہاں اسلحے کا استعمال کیا تو کافرستان میں خون کی ندیاں بہہ جائیں گی اور یہاں جتنی ہلاکتیں ہوں گی ان کے ذمہ دار تم اور ماگو خان ہی ہوں گے اور کافرستانی ہونے کی وجہ سے تم یہ سب کر کے غداری کے مرتکب ہو رہے ہو۔ ریڈ سنیک اگر چھوٹے چھوٹے مجرموں کے پیچھے پڑ جائیں تو موت بھی اسے پناہ دینے سے گھبراتی ہے مگر تم تو ملک سے غداری اور ملک میں تباہی پھیلانے والوں کا ساتھ دے رہے ہو۔ اب تم خود سوچ لو کہ میں تمہارا کیا حشر کر سکتا ہوں اور میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ میں یہاں اکیلا نہیں آیا ہوں۔ ہنومتی کی شمالی پہاڑیوں کی طرف میرے ساتھ مسلح فورس بھی ہے جو میرے ایک اشارے پر ہنومتی میں داخل ہو کر ہنومتی کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتی ہے اور تم جانتے ہو کہ کافرستان میں ایسی کوئی طاقت نہیں ہے جو ریڈ فورس کو کسی بھی جگہ کارروائیاں کرنے سے روک سکے۔ تم اور تمہارا ہنومتی اس وقت ریڈ فورس کے حصار میں ہیں۔ اگر تم خود کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو اور ہنومتی کے سردار رہنا چاہتے ہو تو میرا ساتھ دو اور مجھے اس خفیہ سرنگ کے بارے میں سب کچھ بتا دو جہاں سے پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آنے والے ہیں۔ اگر تم میرا

ساتھ دو گے تو میں تمہاری جان بخش دوں گا ورنہ مجھ میں اور میری فورس میں اتنی صلاحتیں ہیں کہ ہم اس خفیہ سرنگ کو خود ڈھونڈ لیں“...... ہری ناتھ نے کہا اس کے لہجے میں اس قدر درشتگی تھی کہ لال سنگھ جیسا طاقتور اور خطرناک شخص بھی یکبارگی کانپ کر رہ گیا تھا۔

”ٹھ۔ ٹھ۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہارا ساتھ دوں گا“...... لال سنگھ نے خوف سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”گڈ۔ تو بتاؤ۔ کہاں ہے وہ سرنگ“...... ہری ناتھ نے پوچھا۔

”وہ۔ وہ“...... لال سنگھ نے ایک بار پھر ہکلانا شروع کر دیا۔

”میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں لال سنگھ۔ تم نے اب بھی اگر کچھ نہ بتایا اور اسی طرح سے ہکلاتے رہے تو میں تمہارا کوئی لحاظ نہیں کروں گا“...... ہری ناتھ نے سرد لہجے میں کہا۔

”نن۔ نن۔ نہیں جی۔ وہ میں آپ کو بتا رہا تھا۔ سرنگ کا راستہ اسی تہہ خانے سے کھلتا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں راستہ ابھی کھول سکتا ہوں“...... لال سنگھ نے فوراً کہا۔

”اوکے۔ کھولو راستہ“...... ہری ناتھ نے کہا۔

”وہ جی۔ مم۔ مم میرا پیر“...... لال سنگھ نے اپنی زخمی ٹانگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تم بیٹھے رہو اور مجھے بتاؤ سرنگ کس طرف ہے اور اس کا راستہ کہاں سے کھولا جا سکتا ہے“...... ہری ناتھ نے کہا۔

”سرنگ کا راستہ اس مشین سے کھلتا ہے جی۔ آپ اس مشین کو آن کریں میں آپ کو بتاتا ہوں کہ سرنگ کیسے کھلتی ہے“...... لال سنگھ نے کہا تو ہری ناتھ شمالی دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی مشین کی طرف دیکھنے لگا پھر وہ اٹھا اور تیزی سے مشین کی طرف آ گیا۔

”یہ سکرین کس لئے ہے۔ کیا اس سے سرنگ میں دیکھا جا سکتا ہے“...... ہری ناتھ نے پوچھا۔

”ہاں جی۔ سرنگ میں جگہ جگہ کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ میں سکرین پر یہ دیکھتا ہوں کہ کہیں کوئی غلط آدمی سرنگ میں نہ آ گیا ہو“...... لال سنگھ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا تو ہری ناتھ کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

”ویری گڈ۔ کیا کیمرے پہاڑی سرنگ میں بھی ہیں“...... ہری ناتھ نے پوچھا۔

”نہیں جی۔ کیمرے صرف اس سرنگ میں ہی ہیں جو پہاڑی سرنگ سے نکل کر زمینی راستے سے اس طرف آتی ہے“...... لال سنگھ نے کہا تو ہری ناتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے مشین کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ مشین کی ساخت دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے کیسے آن کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے لال سنگھ سے کچھ پوچھنے کی بجائے خود ہی مشین کو آن کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں مشین آن ہو گئی اور سکرین بھی روشن ہو گئی۔ سکرین پر ایک بڑی سرنگ دکھائی دے رہی تھی جس میں ہلکی ہلکی روشنی تھی۔

گو کہ روشنی ہلکی تھی لیکن اس کے باوجود سرنگ کے ایک ایک حصے کو بخوبی دیکھا جا سکتا تھا۔ ہری ناتھ مشین پر لگے مختلف بٹن پریس کرنے لگا تو اس سے سرنگ میں لگے ہوئے کیمروں سے سرنگ کے مختلف حصے دکھائی دینے لگے۔ ہری ناتھ ایک ڈائل گھما کر سرنگ میں لگے ہوئے کیمروں کو حرکت بھی دے سکتا تھا اور ان سے کلوز مناظر بھی حاصل کر سکتا تھا۔ سرنگ کے آخری حصے میں لگا ہوا ایک کیمرہ سرنگ کے دوسرے بند حصے کو دکھا رہا تھا۔

”یہ سرنگ تو بند ہے“...... ہری ناتھ نے لال سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ سرنگ بند ہی رہتی ہے۔ جب یہاں کچھ آنا ہوتا ہے تو میں سرنگ میں داخل ہونے والے راستے کو اسی مشین سے کھول لیتا ہوں“...... لال سنگھ نے کہا۔

”تمہیں کیسے پتہ چلتا ہے کہ دوسری طرف کوئی پہنچا ہے یا نہیں“...... ہری ناتھ نے پوچھا۔

”اس کے لئے ماگو خان مجھے پہلے اطلاع کرتا ہے جناب۔ راتان سے اس سرنگ تک آنے میں زیادہ سے زیادہ بیس منٹ یا آدھا گھنٹہ لگتا ہے۔ جب مجھے ماگو خان کی طرف سے مال پہنچنے کا پیغام ملتا ہے تب میں آدھے گھنٹے کا وقفہ رکھ کر دہانہ کھول دیتا ہوں“...... لال سنگھ نے کہا۔

”تو کیا ماگو خان ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو سرنگ میں داخل

کرنے سے پہلے تمہیں انفارم کرے گا"...... ہری ناتھ نے پوچھا۔

"ہاں جی۔ وہ مجھے لازمی انفارم کرے گا"...... لال سنگھ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کیا کوئی خود بھی دوسری طرف سے راستہ کھول کر یہاں آ سکتا ہے"...... ہری ناتھ نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ اندر سے راستہ کھولنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ یہ راستہ صرف اسی مشین سے کھلتا ہے"...... لال سنگھ نے کہا۔

"اگر کوئی ایمرجنسی کی صورت میں دوسری طرف آ جائے تو تمہیں اس کے بارے میں کیسے پتہ چلتا ہے"...... ہری ناتھ نے پوچھا۔

"دوسری طرف دیوار کے پاس جیسے ہی کوئی آتا ہے تو یہاں ایک بیپ بجنا شروع ہو جاتی ہے جناب"...... لال سنگھ نے کہا۔

"اور بیپ سن کر تم راستہ کھول دیتے ہو۔ یہ جانے بغیر کہ دوسری طرف کیا ہے اور کون ہے"...... ہری ناتھ نے کہا۔

"نہیں جناب۔ دوسری طرف حساس سینسر لگے ہوئے ہیں۔ اگر وہاں کوئی زندہ آدمی ہو تو مشین سے نکلنے والی بیپ کی آواز الگ ہوتی ہے اور سامان کی بیپ الگ سنائی دیتی ہے۔ اسی طرح منشیات اور اسلحے کے لئے بھی یہاں الگ الگ بیپ بجتی ہے"...... لال سنگھ نے کہا۔

"کیا دوسری طرف سرنگ میں دیکھنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے"...... ہری ناتھ نے کہا۔

"نہیں جناب۔ اس طرف کوئی کیمرہ نہیں لگا ہوا ہے"...... لال سنگھ نے کہا تو ہری ناتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ چند لمحے سکرین پر سرنگ کے منظر بدل بدل کر دیکھتا رہا پھر وہ مڑا اور واپس لال سنگھ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک سیل فون جیسا ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس نے ایک بٹن پریس کر کے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ریڈ ون کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... اس نے ایک بٹن پریس کر کے کال دینا شروع کر دی۔ ٹرانسمیٹر پر پہلے سے ہی فریکوئنسی فکسڈ تھی۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر پر ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ سنائی دی اور پھر ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس ڈرجن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب میں کہا گیا۔

"ڈرجن تم فورس لے کر فوراً کامائی کی پہاڑیوں کی طرف آ جاؤ۔ ان پہاڑیوں کا تم نے اس انداز میں محاصرہ کرنا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ میں تم سے رابطے میں رہوں گا ان پہاڑیوں کی طرف تمہیں کوئی بھی دکھائی دے اسے اُڑا دینا۔ یاد رہے کوئی بھی پہاڑیوں سے نکلتا دکھائی دے اسے ہر حال میں ہلاک ہونا چاہئے۔ چاہے اس کا تعلق ہنومتی کے کسی شخص سے یا رینجرز سے ہی کیوں نہ ہو۔ اوور"...... ہری ناتھ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس کمانڈر میں ابھی وہاں پہنچ جاتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے دُرجن نے کہا۔

"اور ہاں گن شپ ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو میرا حکم دینا کہ وہ ان پہاڑیوں پر مناسب بلندی پر رہ کر مسلسل نگرانی کرتے رہیں اور اگر پہاڑیوں کے کسی خفیہ راستے سے انہیں کوئی تمہاری نظروں سے چھپ کر نکلتا دکھائی دے تو وہ اسے فوراً ہٹ کر دیں۔ اوور"۔ ہری ناتھ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس کمانڈر۔ میں پائلٹوں سے کہہ دیتا ہوں۔ لیکن اگر رینجرز نے ہمارے کام میں مداخلت کی تو۔ اوور"...... دوسری طرف سے دُرجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف نے اطراف سے رینجرز کو ہٹنے کے احکامات دے دیئے ہیں۔ رینجرز ظاہری طور پر اپنی جگہوں پر ضرور رہیں گے لیکن وہ تمہارے کسی بھی معاملے میں کوئی مداخلت نہیں کریں گے۔ اوور"...... ہری ناتھ نے کہا اور اس کی بات سن کر لال سنگھ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یس کمانڈر۔ رینجرز اگر ہمارے کسی کام میں مداخلت نہیں کریں گے تو پھر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پہاڑیوں کی طرف سے چڑیا کا ایک بچہ بھی ہماری نظروں سے بچ کر نہیں جا سکے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے دُرجن نے کہا۔

"تم اپنا ڈبل ون ٹرانسمیٹر آن رکھنا میں تمہیں کسی بھی وقت

کال کر سکتا ہوں۔ اوور"...... ہری ناتھ نے کہا۔

"یس کمانڈر۔ میرا ٹرانسمیٹر آن رہے گا۔ اوور"...... دُرجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... ہری ناتھ نے کہا اور اس نے ایک بٹن پریس کر کے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کک۔ کک۔ کیا تم ان پہاڑیوں کو اڑانا چاہتے ہو"...... لال سنگھ نے اس کی جانب خوف بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ضرورت پڑی تو میں یہ بھی کر سکتا ہوں۔ لیکن میں نے ابھی اپنے ساتھیوں کو ایسی کوئی ہدایات نہیں دی ہیں۔ میرے پاس اتنے اختیارات ہیں کہ میں ان پہاڑیوں کے ساتھ تمہارا ہنومتی بھی مکمل تباہ و برباد کر سکتا ہوں"...... ہری ناتھ نے مسکراتے ہوئے کہا اس کی مسکراہٹ میں انتہائی درندگی اور خونخواری تھی۔ جسے دیکھ کر لال سنگھ کانپ اٹھا تھا۔

"میں جانتا ہوں۔ ریڈ سنیک کے اختیارات لا محدود ہیں اور ریڈ سنیک کی ریڈ فورس اگر چاہے تو دشمنوں کی تلاش میں شہر کے شہر تباہ کر سکتی ہے"...... لال سنگھ نے کہا۔

"جانتے ہو اسی لئے تم سیدھی طرح میری باتوں کا جواب دے رہے ہو ورنہ تم جیسے افراد کسی کے سامنے آسانی سے زبان نہیں کھولتے ہیں"...... ہری ناتھ نے کہا۔

"ریڈ سنیک کے خوف سے تو کافرستان کی بڑی بڑی ایجنسیاں

اور سینڈیکیٹ تک ہل جاتے ہیں پھر تمہارے سامنے بھلا میری کیا حیثیت ہو سکتی ہے“...... لال سنگھ نے کہا اور ہری ناتھ بے اختیار ہنس پڑا۔

”جب تم یہاں بیٹھ کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو چیک کر سکتے ہو تو پھر تم نے فورس کو پہاڑیوں کی طرف کیوں بھیجا ہے“...... لال سنگھ نے پوچھا۔

”ان پہاڑیوں کا گھیراؤ بہت ضروری ہے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی شک کو بنیاد بنا کر اپنا راستہ بدل دیں اور سرنگ کے کسی دوسرے راستے سے کسی دوسری طرف نکل جائیں“...... ہری ناتھ نے کہا۔

”لیکن سرنگ سے نکلنے کا تو کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے“۔ لال سنگھ نے کہا۔

”کیا تم کنفرم ہو کہ اس سرنگ سے باہر نکلنے کو دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے“...... ہری ناتھ نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں ایک بار نہیں سینکڑوں مرتبہ اس سرنگ میں جا چکا ہوں۔ وہاں دوسرا راستہ تو کیا ایک معمولی سی دراڑ تک نہیں ہے جس میں سے پاکیشیائی ایجنٹ نکل سکیں۔ سرنگ پرانی ضرور ہے لیکن ہم نے اسے نئے سرے سے تعمیر کیا ہے اور وہاں سے نکلنے والے دوسرے تمام راستے اور دراڑیں بند کر دی تھیں“...... لال سنگھ نے کہا۔

”پھر بھی احتیاط ضروری ہے۔ میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو یہاں سے نکلنے کا کوئی موقع اور کوئی راستہ نہیں دینا چاہتا“...... ہری ناتھ نے کہا اور لال سنگھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ دو گھنٹوں تک وہیں بیٹھا رہا اور لال سنگھ سے اس کے دھندوں کے بارے میں پوچھتا رہا۔ لال سنگھ ریڈ سنیک کی بربریت اور ظالمانہ فعل سے بخوبی واقف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے ہری ناتھ کو کچھ نہ بھی بتایا تو بھی ہری ناتھ چاہے تو اس کے بارے میں سب کچھ معلوم کر سکتا ہے۔ اسے ہری ناتھ سے یہ امید ضرور تھی کہ وہ یہاں واقعی پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہی آیا ہے اور وہ ان ایجنٹوں کو ہلاک کر کے یہاں سے چلا جائے گا۔ ریڈ سنیکس جہاں ظالم، بے رحم اور سفاک تھے وہاں وہ اصول پسند بھی تھے اور لال سنگھ، ہری ناتھ کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتا تھا کہ وہ ایک بار جو بات منہ سے نکال دے اسی پر قائم رہتا ہے۔ اس نے لال سنگھ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اسے اور اس کی فورس کو اس خفیہ سرنگ اور اس کے دھندوں سے کوئی مطلب نہیں تھا وہ یہاں صرف پاکیشیائی ایجنٹوں کا شکار کھیلنے کے لئے آیا ہے اور جیسے ہی پاکیشیائی ایجنٹوں کا شکار کرنے میں کامیاب ہو جائے گا وہ اپنی فورس کو لے کر یہاں سے واپس چلا جائے گا۔

وہ بار بار دیوار گیر کلاک کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں شام کے سات بج رہے تھے۔ ابھی ان پانچ افراد کے آنے میں تین سے

چار گھنٹے باقی تھے۔ وہ جب بھی سرنگ میں داخل ہوتے ان کے
بارے میں ماگو خان اسے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بتا دیتا۔ لال سنگھ
ابھی یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک مشین سے تیز بیپ کی آواز
سنائی دی۔ بیپ کی آواز سن کر لال سنگھ بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ کیسی بیپ ہے"...... ہری ناتھ نے بھی بیپ کی آواز سن کر
بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ بیپ تو اس وقت بجتی ہے جب اس طرف آنے
والی سرنگ کے دہانے کے پاس کوئی انسان آتا ہے"...... لال سنگھ
کے منہ سے ہکلاتی ہوئی آواز نکلی جیسے بیپ سن کر وہ واقعی بے حد
حیران ہو رہا ہو۔

"تمہارا مطلب ہے اس طرف کوئی آیا ہے"...... ہری ناتھ نے
چونک کر کہا۔

"ہاں"...... لال سنگھ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کون ہے وہ۔ کیا تمہارے پاس کسی کے آنے کی خبر تھی جبکہ
پاکیشیائی ایجنٹ تو رات کے دس بجے آنے والے تھے"...... ہری
ناتھ نے کہا۔

"میں نہیں جانتا"...... لال سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔ کہیں وہ ایجنٹ وقت سے پہلے تو یہاں نہیں آ گئے"۔
ہری ناتھ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ماگو خان مجھے بتائے بغیر کسی کو اس

طرف نہیں بھیج سکتا"...... لال سنگھ نے کہا۔

"تو پھر یہ بیپ کیوں بجی ہے"...... ہری ناتھ نے اس کی
طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا لیکن لال سنگھ کے پاس
بھلا اس بات کا کیا جواب ہو سکتا تھا وہ حیرت اور پریشانی سے بے
اختیار دانتوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ ہری ناتھ چند لمحے اس
کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ٹرانسمیٹر دوبارہ آن کیا اور
ایک بار پھر اپنے ساتھی ڈرجن کو کال دینے میں مصروف ہو گیا۔
اس نے ڈرجن کو فوری طور پر دس مسلح افراد کے ساتھ حویلی میں
آنے کا حکم دیا تھا۔

"یہ کیا۔ آپ نے مسلح افراد کو یہاں کیوں بلایا ہے"...... ہری
ناتھ نے ٹرانسمیٹر آف کیا تو لال سنگھ نے اس سے پوچھا۔

"میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا لال سنگھ۔ ہو سکتا ہے کہ
پاکیشیائی ایجنٹ وقت سے پہلے ہی اس طرف آ گئے ہوں۔ میں اپنی
فورس کو اس سرنگ میں بھیجوں گا اور پھر ان کے لئے سرنگ کا راستہ
کھول دوں گا۔ میرے ساتھی دوسری طرف جاتے ہی پاکیشیائی
ایجنٹوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور انہیں وہیں ہلاک کر دیں گے"۔ ہری
ناتھ نے کہا۔ تو لال سنگھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا یہاں سے باہر تمہارے ساتھی مان سنگھ سے بات ہو سکتی
ہے"...... چند لمحے توقف کے بعد ہری ناتھ نے لال سنگھ سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں کیوں نہیں"...... لال سنگھ نے کہا اور اس نے جیب سے ایک سیل فون نکال لیا۔

"گڈ۔ مان سنگھ کو یہاں بلاؤ۔ میں اسے اپنے بارے میں بھی بتا دوں گا اور اسے ہدایات بھی دے دوں گا کہ وہ ریڈ فورس کو لے کر یہاں آ جائے"...... ہری ناتھ نے کہا تو لال سنگھ نے اثبات میں سر ہلایا اور سیل فون پر مان سنگھ سے رابطہ کرنے لگا۔

کمرے میں مسلسل بیپ کی آواز سنائی دے رہی تھی اور لال سنگھ اپنے ساتھی مان سنگھ سے بات کر رہا تھا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں مان سنگھ خفیہ راستہ کھول کر وہاں آ گیا۔ اندر آ کر اس نے جب لال سنگھ کو زخمی دیکھا تو وہ پریشان ہو گیا۔ لال سنگھ نے اسے جب ریڈ سنیک کا بتایا تو اس کے چہرے پر بھی زلزلے کے آثار دکھائی دینے لگے۔

ہری ناتھ نے اسے کہا کہ کچھ دیر میں ریڈ فورس حویلی میں پہنچنے والی ہے ریڈ فورس جیسے ہی آئے وہ انہیں لے کر فوراً یہاں آ جائے۔ اس کا حکم سن کر مان سنگھ نے لال سنگھ کی طرف دیکھا تو لال سنگھ آگ بگولا ہو گیا اس نے مان سنگھ سے سختی سے کہا کہ وہ ہری ناتھ کی ہر بات اس طرح مانے جس طرح وہ اس کی بات مانتا ہے۔ لال سنگھ کا غصہ دیکھ کر مان سنگھ سر ہلا کر واپس چلا گیا۔ پھر بیس منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہمراہ دس سرخ پوش تھے۔ ان میں ورجن بھی موجود تھا جس سے ہری ناتھ نے بات کی تھی۔

ریڈ فورس نے سرخ رنگ کے مخصوص کمانڈوز جیسے لباس پہن رکھے تھے۔ ان کے چہروں پر بھی سرخ رنگ کے ماسک چڑھے ہوئے تھے اور ان کے ماسکس پر سرخ رنگ کے سانپ کا مخصوص نشان بھی بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جو ریڈ سنیک کا مخصوص مارک تھا۔ وہ سب مسلح تھے۔

جیسے ہی ریڈ فورس کمرے میں آئی ہری ناتھ نے انہیں ہدایات دینی شروع کر دیں اور پھر اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو سامنے کی دیوار کسی شٹر کی طرح اوپر اٹھتی چلی گئی اور دوسری طرف سرنگ کا دہانہ دکھائی دینے لگا۔

"گو۔ گو۔ ہری اپ"...... دہانہ کھلتے ہی ہری ناتھ نے بری طرح سے چیختی ہوئی آواز میں کہا اور سرخ لباس والے مشین گنیں لئے بجلی کی سی تیزی سے کمانڈوز کے انداز میں بھاگتے ہوئے سرنگ میں داخل ہوتے چلے گئے۔

"ہم ماگو خان کو بتائے بغیر ہی سرنگ میں آ گئے ہیں۔ جس طرح ہم نے پیچھے سرنگ کا دہانہ کھول لیا تھا کیا اسی طرح ہم دوسری طرف کا دہانہ بھی کھول لیں گے"...... جولیا نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ سب ایک جیپ میں سوار تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا اور سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل جیپ کے پچھلے حصے میں تھے جیپ تیزی سے سرنگ میں آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ سرنگ میں ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ سرنگ کی دیواریں بے حد ٹھوس، سپاٹ اور نئی تعمیر شدہ تھیں۔

ماگو خان کی حویلی سے پہاڑیوں کی طرف آنے والی تین سرنگ کا دہانہ بند تھا لیکن عمران نے پہلے سے ہی ماگو خان سے اس سرنگ کو کھولنے کا طریقہ معلوم کر لیا تھا۔ ماگو خان نے عمران کو بتایا

تھا کہ اس کی حویلی میں موجود سرنگ کا دہانہ اور پہاڑیوں کی سرنگ کا دہانہ تو اندر سے ہی کھولا جا سکتا تھا لیکن دوسری طرف لال سنگھ نے ایسا انتظام کر رکھا تھا کہ اس کی مرضی کے بغیر سرنگ اور لال سنگھ کی حویلی میں جانے والی سرنگ کا دہانہ کوئی نہیں کھول سکتا۔

ماگو خان نے عمران کو یہ بھی بتایا تھا کہ دوسری طرف لال سنگھ نے اپنی حویلی میں سرنگ کا دہانہ کھولنے کے لئے اپنی حویلی کے نیچے باقاعدہ ایک مشین لگا رکھی تھی۔ اس کے علاوہ جو سرنگ پہاڑیوں سے نکل کر لال سنگھ کی حویلی کی طرف جاتی تھی اس سرنگ میں لال سنگھ نے مانیٹر کرنے والے کیمرے بھی لگا رکھے تھے تاکہ اس کی مرضی کے بغیر کوئی اس سرنگ میں داخل ہو تو لال سنگھ کو فوراً پتہ چل جائے۔

عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر رات کے وقت سرنگ میں جانا چاہتا تھا لیکن صفدر کے لباس سے ملنے والے آر آر ون بگ نے اسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا اس لئے وہ خاموشی سے اور ماگو خان کو بتائے بغیر وقت سے بہت پہلے ہی سرنگ میں داخل ہو گیا تھا۔ وہ جیپ لے کر پہاڑی سرنگ میں آ گیا تھا۔ پہاڑی سرنگ پہلی سرنگ سے واقعی بے حد لمبی چوڑی تھی، گو کہ وہاں اتنی روشنی نہیں تھی لیکن جیپ کی ہیڈ لائٹس کی بدولت وہ سرنگ کا ایک ایک حصہ آسانی سے دیکھ رہے تھے۔ جولیا کی بات کا عمران نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ عمران چونکہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا

تھا اس لئے وہ جیپ نہایت سست روی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

''میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں''...... عمران کو خاموش پا کر جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف یوں دیکھنے لگا جیسے اس نے پہلے جولیا کی بات سنی ہی نہ ہو۔

''کیا پوچھ رہی ہو''...... عمران نے کہا۔

''میں نے پوچھا ہے کہ ماگو خان کی حویلی سے نکل کر ہم اس طرف آ گئے ہیں اور دونوں سرنگوں کے دہانے ہم نے خود کھول لئے تھے۔ کیا اسی طرح ہم دوسری طرف کے دہانے بھی کھول سکتے ہیں حالانکہ مجھے یاد ہے ماگو خان نے کہا تھا کہ وہ جب لال سنگھ کو ہمارے بارے میں اطلاع دے گا تب ہی لال سنگھ دوسری طرف کے راستے کھولے گا۔ اب ہم ماگو خان کو بتائے بغیر ہی یہاں آ گئے ہیں تو کیا لال سنگھ ہمارے لئے دوسری طرف کے راستے کھول دے گا''...... جولیا نے اپنی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ لال سنگھ کبھی بھی ماگو خان کے بتائے بغیر دہانہ نہیں کھولے گا''...... عمران نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

''تو پھر ہمیں یہاں ماگو خان کو بتا کر آنا چاہئے تھا۔ اس طرح تو ہم سرنگ کے ہی قیدی بن کر رہ جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر کی بیپ سنائی دی۔ بیپ سن کر عمران نے فوراً جیب

روکی اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

''کس کی کال ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''این ٹی کے علاوہ مجھے اور کون کال کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا تو ٹرانسمیٹر سے بیپ کی آواز نکلنا بند ہو گئی۔ ساتھ ہی دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

''ہیلو ہیلو۔ این ٹی کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی ہی کال دے رہا تھا۔

''یس پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کہاں ہیں پرنس۔ اوور''...... دوسری طرف سے این ٹی کی بے چینی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''کیوں کیا ہوا۔ اوور''...... عمران نے این ٹی کے لہجے میں بے چینی محسوس کر کے چونکتے ہوئے کہا۔

''سائیڈ ٹو کی طرف کچھ گڑبڑ معلوم ہو رہی ہے۔ میں نے اس طرف بڑی تعداد میں سرخ سانپوں کو رینگتے دیکھا ہے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے این ٹی نے کوڈ میں کہا۔

''سرخ سانپ۔ کیا مطلب۔ سرخ سانپ اس طرف کہاں سے آ گئے ہیں۔ اوور''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سرخ سانپوں کا سن کر اس کے چہرے پر انتہائی تردد کے تاثرات نمایاں

ہو گئے تھے وہ جانتا تھا کہ این ٹی کی سرخ سانپوں سے مراد ریڈ سنیکس تھے اور ریڈ سنیک کافرستان کی ایک طاقتور اور انتہائی فعال ایجنسی کا نام تھا۔

"میں نہیں جانتا۔ لیکن وہ سب زہریلے سانپ ہیں۔ انتہائی زہریلے سانپ جن کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔ اوور"...... دوسری طرف سے این ٹی نے جواب دیا۔

"میں جانتا ہوں ان زہریلے سانپوں کے بارے میں۔ لیکن یہاں سرخ سانپوں کے آنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اوور"۔ عمران نے اسی طرح سے حیران انداز میں کہا۔

"میں نے آپ کو جس جگہ اپنے آنے کے بارے میں بتایا تھا۔ میں اسی طرف آ رہا تھا۔ سائیڈ ٹو کی طرف میں نے حالات جاننے کے لئے پہلے سے ہی ایک آدمی کو بھیج رکھا تھا اس نے مجھے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ تھوڑی دیر قبل سائیڈ ٹو کے قریبی علاقے میں اسے سرخ سانپوں کی بہت بڑی تعداد دکھائی دی ہے جو رینگ کر اور اڑ کر آئے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے این ٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ وہ سرخ سانپ ہمیں کاٹنے کے لئے ہی آئے ہیں۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس پرنس۔ اس کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے این ٹی نے کہا۔

"رکو۔ میں تمہیں ڈبل ون پر کال کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس نے فوراً ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر واقعی فکر مندی کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"سرخ سانپوں سے این ٹی کی کیا مراد تھی اور سائیڈ ٹو کے متعلق وہ کیا کہہ رہا تھا"...... جولیا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا اس نے عمران اور این ٹی کی تمام باتیں سنی تھیں لیکن عمران اور این ٹی نے جس کوڈ ورڈز میں باتیں کی تھیں اسے ان باتوں کی کچھ سمجھ نہیں آئی تھی۔

"آر آر ون بگ کی وجہ سے دشمنوں کو ہمارے بارے میں تمام انفارمیشن مل چکی ہیں کہ ہم کہاں ہیں اور کس راستے سے کافرستان داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دشمن کون ہے اس کے بارے میں تو ابھی کوئی بات واضح نہیں ہوئی ہے کہ صفدر کو بگ کس نے لگایا تھا لیکن ہمیں روکنے کے لئے کافرستان کی ایک بڑی اور انتہائی طاقتور ایجنسی ریڈ سنیک حرکت میں آ گئی ہے اور ریڈ سنیک کی بڑی فورس سائیڈ ٹو، مطلب یہ کہ ہنوتی کی طرف آئی ہے اور انہوں نے ہنوتی کو مکمل طور پر اپنے گھیرے میں لے لیا ہے اور ریڈ فورس کے اس طرف آنے کا واضح مطلب ہے کہ انہیں یہاں ہمارے لئے ہی بھیجا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن ہم بارڈر لائن کے قریب ہیں کیا اس کے باوجود ریڈ سنیک فورس یہاں ہمارے خلاف کارروائی کر سکتی ہے۔ کیا

بارڈر پر موجود رینجرز انہیں ہنومتی میں کارروائی کرنے کی اجازت دے دیں گے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میری اطلاعات کے مطابق ریڈ سنیک ایجنسی حال ہی میں بنائی گئی ہے اور اس ایجنسی کو فعال اور طاقتور بنانے کے لئے ہر ممکن اقدام اٹھائے گئے تھے تاکہ وہ نہ صرف کھل کر اپنی کارروائیاں کر سکیں بلکہ وہ دوسری تمام ایجنسیوں اور حکومتی اداروں پر بھی اپنی طاقت کا سکہ جما سکیں تاکہ وہاں سے کالی بھیڑوں اور کرپشن کا خاتمہ کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس ایجنسی کو غیر ملکی ایجنٹوں سے نپٹنے کے لئے بھی خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ ریڈ سنیکس کی تربیت اس انداز میں کی گئی ہے کہ وہ سرحدی علاقوں میں بھی جا کر رینجرز اور کمانڈوز کے شانہ بشانہ لڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ریڈ سنیک کے اختیارات انتہائی وسیع ہیں ان اختیارات کے استعمال سے وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں یہاں تک کہ بارڈر پر موجود رینجرز کو ہٹا کر وہ ان کی جگہ بھی لے سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا کسی ریڈ سنیک نے ہی صفدر کے لباس میں آر آر ون بگ لگایا تھا''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ لیکن ریڈ سنیک کے یہاں آنے کا یہی مطلب ہے کہ اس بار ہم سے ٹکرانے کے لئے ایک انتہائی خطرناک فورس کو بھیجا گیا ہے جن کی طاقت اور وسائل بے پناہ

ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ریڈ سنیک کے بارے میں، میں نے بھی بہت کچھ سن رکھا ہے عمران صاحب۔ وہ نام کے ہی نہیں حقیقت میں بھی انتہائی زہریلے سانپ ہیں۔ ایک بار وہ کسی کے پیچھے لگ جائیں تو اس وقت تک وہ پیچھا نہیں چھوڑتے جب تک کہ وہ اپنے دشمنوں کا خاتمہ نہ کر لیں۔ اس کے لئے وہ بے دریغ اسلحہ استعمال کرتے ہیں''...... پیچھے موجود کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ایک منٹ میں پہلے این ٹی سے بات کر لوں۔ وہ میری کال کا منتظر ہو گا''...... عمران نے کہا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا پچھلا حصہ کھولا اور اس میں سے بیٹری نکال کر الگ کر لی۔ بیٹری کے نچلے حصے میں چند بٹن لگے ہوئے تھے۔ عمران نے ناخن سے ان بٹنوں کو ترتیب سے پریس کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے ٹرانسمیٹر کے نچلے حصے کو گھما کر اپنی طرف کیا۔ وہاں بھی چھوٹے چھوٹے چند بٹن لگے ہوئے تھے۔ عمران نے ان بٹنوں کو بھی انگلی کے ناخن سے ایک خاص ترتیب سے پریس کرنا شروع کر دیا۔ تمام بٹن پریس کر کے اس نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک اور بٹن دبایا اور پھر اس نے خانے میں بیٹری فکس کر دی۔ بیٹری فکس کرتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر دوبارہ آن کر دیا اور ٹرانسمیٹر کے دائیں طرف لگے ہوئے ایک بٹن کو انگوٹھے سے پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے سیل فون کی طرح رنگ جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس این ٹی سپیکنگ"...... دوسرے لمحے این ٹی کی آواز سنائی
دی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کی سپریم سیٹنگ کر کے اسے جدید ترین
سسٹم میں تبدیل کر دیا تھا۔ یہ ایسا سسٹم تھا کہ اب نہ اس کی کال
کہیں سنی جا سکتی تھی اور نہ ہی اس کی فریکوئنسی چیک کی جا سکتی
تھی۔ اس سسٹم میں بدلنے سے چونکہ بیٹری زیادہ استعمال ہوتی تھی
اس لئے عمران اسے مسلسل استعمال میں نہیں رکھ سکتا تھا۔ وہ انتہائی
ایمر جنسی کی صورت میں ہی ٹرانسمیٹر سپریم سسٹم پر سیٹ کرتا تھا۔
اس سسٹم کے تحت انہیں بار بار اوور کہنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی
تھی۔ سپریم سسٹم کے تحت ٹرانسمیٹر کا مائیک اور سپیکر ایک ساتھ ہی
کام کرنا شروع کر دیتے تھے۔

"عمران بول رہا ہوں۔ اب مجھے بتاؤ۔ ریڈ سنیک کہاں آئے
ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کی تعداد کافی زیادہ ہے عمران صاحب۔ بیس جیپوں کے
ساتھ ریڈ فورس گن شپ ہیلی کاپٹروں میں بھی آئی ہے اور ان کے
ساتھ ان کا کمانڈر ہری ناتھ بھی موجود ہے جو فورس کو ہنومتی کی
سائیڈ کی پہاڑیوں میں چھوڑ کر ہنومتی کی طرف گیا ہے۔ میرے مخبر
نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ہنومتی میں لال سنگھ کے خاص آدمی مان سنگھ
سے ملا تھا اور مان سنگھ اسے لے کر لال سنگھ کی حویلی کی طرف چلا
گیا ہے۔ ریڈ سنیک کے مسلح افراد کو یہاں ریڈ فورس کہا جاتا ہے
اور تمام ریڈ فورس پہاڑیوں کی طرف پھیل گئی ہے"...... دوسری

طرف سے این ٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت کہاں ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے چونکہ ریڈ فورس کو اس طرف جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا
اس لئے میں جمپاس جانے کی بجائے بیس کلومیٹر دور ایک دوسرے
علاقے میں رک گیا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کا نام اننت
نگر ہے۔ میں نے جمپاس میں بھی صبح سے ایک آدمی بھیج رکھا تھا
اس کی طرف سے بھی مجھے پیغام ملا ہے کہ ریڈ فورس کی چند جیپیں
جمپاس میں بھی داخل ہوئی ہیں"...... این ٹی نے کہا۔

"لگتا ہے ہمارے یہاں آنے اور تمہارے جمپاس پہنچنے کا
انہیں علم ہو گیا ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن انہیں کیسے پتہ چلا ہے کہ آپ راٹان کی سرنگوں
سے آ رہے ہیں اور آپ کی مدد کے لئے ہم بھی جمپاس پہنچ رہے
ہیں۔ کیا انہوں نے ٹرانسمیٹر کی کوئی کال کیچ کی تھی جن پر ہم نے
باتیں کی تھیں"...... دوسری طرف سے این ٹی نے انتہائی پریشان
آواز میں کہا۔

"نہیں۔ ہم ہمیشہ محفوظ ٹرانسمیٹر پر بات کرتے رہے ہیں۔
ہمارے یہاں آنے اور تمہارے بارے میں ہماری وجہ سے انہیں
انفارمیشن ملی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی وجہ سے۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... این ٹی نے حیران
ہو کر کہا تو عمران نے اسے آر آر ون مائیکرو بگ کے بارے میں

بتانا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شروع سے ہی آپ پر نظر رکھی جا رہی تھی اور انہیں معلوم تھا کہ آپ گرین وائرس کے سلسلے میں کبھی بھی کافرستان میں داخل ہو سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے این ٹی نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ سلسلہ اس وقت سے شروع ہوا ہے جب سے ہم نے ڈھوک سیال جا کر گرین وائرس پر کام کرنا شروع کیا تھا۔ اب جب ریڈ سنیک ہمارے مقابلے پر آ رہی ہے تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ ان کے ایجنٹ پہلے سے ہی پاکیشیا میں موجود تھے اور وہ سیکرٹ سروس پر نظر رکھے ہوئے تھے کہ گرین وائرس اٹیک کے بعد ہمارا کیا ردعمل ہوتا ہے اور ہم اس سلسلے میں کیا کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ریڈ سنیک کا آپ سب کے خلاف میدان میں اترنا انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ اس ایجنسی میں انتہائی تربیت یافتہ افراد موجود ہیں جو زبان کی بجائے گولی کی زبان میں بات کرنے کو ترجیح دیتے ہیں"...... این ٹی نے کہا۔

"میں جانتا ہوں اور اس بار زبان سے بات کرنے کا ہمارا بھی کوئی ارادہ نہیں ہے ہم اس بار ٹکر کا جواب ٹکر سے ہی دینے کے لئے آئے ہیں"...... عمران نے سرد انداز میں کہا۔

"تو پھر آپ کی یہ ٹکر اس بار ریڈ سنیک اور اس کی ریڈ فورس

سے ہی ہو گی"...... این ٹی نے کہا۔

"کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اگر ریڈ سنیک یا ریڈ فورس ہمارے ہاتھوں ہلاک ہونے کے لئے یہاں آ گئے ہیں تو پھر ہم ان کی یہ خواہش ضرور پوری کریں گے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"ایسی بات ہے تو میں آپ کے ساتھ ہوں عمران صاحب۔ میں اور میرے ساتھی آپ سب کو ریڈ فورس سے ہر ممکن طریقے سے بچا کر لے جائیں گے"...... دوسری طرف سے این ٹی نے پر عزم لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ میں تمہارے منہ سے یہی سننا چاہتا تھا۔ یہ بتاؤ تمہارے ساتھ کتنے ساتھی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں دس ساتھیوں کو لایا ہوں"...... این ٹی نے جواب دیا۔

"سامان بھی ساتھ لائے ہو"...... عمران نے پوچھا۔ سامان سے اس کی مراد ظاہر ہے اسلحہ ہی تھا۔

"جی ہاں۔ بغیر سامان کے بھلا میں یہاں کیسے آ سکتا تھا یہاں کچھ بھی حالات ہو سکتے تھے"...... این ٹی نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر ریڈ فورس کے عقب میں پہنچ جاؤ۔ جیسے ہی میں تمہیں کاشن دوں تم ان پر موت بن کر ٹوٹ پڑنا۔ باقی میں سنبھال لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں ایک گھنٹے تک وہاں پہنچوں گا"...... این ٹی نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں۔ اتنا وقت تو ہمیں اس سرنگ سے نکلنے میں بھی لگ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ رہا ہوں"...... این ٹی نے کہا۔

"ان کے ساتھ ہیلی کاپٹر کتنے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"چار ہیلی کاپٹر ہیں۔ باقی تمام ریڈ فورس جیپوں سے آئی ہے"...... این ٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم پہنچو تب تک میں سرنگ سے نکلنے کی کوشش کرتا ہوں۔ لیکن تم اس وقت تک ایکشن مت کرنا جب تک میں تمہیں کاشن نہ دے دوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے این ٹی کو مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم تو واقعی اس بار ڈی ایجنٹ بننے کے چکروں میں پڑ رہے ہو جو تیز رفتار اور نان اسٹاپ ایکشن کرتا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ وقت کی ضرورت ہے۔ ہمیں تیز رفتار ایکشن کی ضرورت ہے اور جب ہمارے مقابلے پر ریڈ سنیکس ہوں تو ان کا مقابلہ عام انداز سے ہٹ کر اور نہایت تیزی سے ہی کرنا پڑتا ہے۔ یہ سمجھ لو کہ اس بار ہمیں ہم نہیں یا وہ نہیں کے مصداق کام کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے ایک بار پھر جیپ آگے بڑھانی شروع کر دی۔ اگلے بیس منٹ بعد وہ سرنگ کے دوسرے دہانے پر تھے جہاں انہیں

ایک سپاٹ دیوار دکھائی دے رہی تھی۔

دیوار کے قریب جا کر عمران نے جیپ روکی اور اتر کر دیوار کی طرف بڑھ گیا اور غور سے دیوار کو چیک کرنے لگا وہ شاید دیوار ہٹانے کا کوئی میکنزم ڈھونڈ رہا تھا۔ اس کے باقی ساتھی بھی جیپوں سے نکل کر دیوار کے پاس آ گئے۔

"ماگو خان نے بتایا تھا کہ اس طرف دیوار ہٹانے کا کوئی میکنزم نہیں ہے۔ اس دیوار کو کسی مشین کے ذریعے لال سنگھ ہی ہٹا سکتا ہے۔ اور لال سنگھ یہ راستہ تب کھولے گا جب ماگو خان اسے ہمارے یہاں آنے کی اطلاع دے گا"...... صفدر نے کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اس نے لباس کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور بلیو کراس ویژن والا مخصوص چشمہ نکال کر آنکھوں پر لگا لیا۔ اس نے چشمے کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو چشمے کے شیشے نیلے رنگ کے ہو گئے۔ عمران نے ایک اور بٹن پریس کیا تو اسے دیوار پار واضح دکھائی دینے لگا جیسے اس کے سامنے شیشے کی ایک دیوار ہو اور وہ اس کی دوسری طرف آسانی سے دیکھ سکتا ہو۔ دوسری طرف ایک اور طویل سرنگ تھی جو ویران تھی۔

دوسری سرنگ میں بھی ہلکی ہلکی روشنی تھی اور چھت کے پاس ایک کلوز سرکٹ کیمرہ بھی لگا ہوا تھا۔ عمران چند لمحے سرنگ کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ دیوار کے کناروں کو چیک کرنے لگا۔ بلیو کراس

گلاسز سے وہ دیوار میں چھپے ہوئے اس میکنزم کو بھی دیکھ سکتا تھا جس کے ذریعے دیوار کو وہاں سے ہٹایا جا سکتا تھا۔ دائیں دیوار کی طرف اسے چند تاریں دکھائی دیں جو دیوار کے اندر لگے ہوئے ایک موونگ سسٹم میں لگی ہوئی تھیں۔ عمران چند لمحے اس سسٹم کو دیکھتا رہا پھر وہ ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس دیوار سے ہٹ آیا اور پھر وہ دائیں بائیں دوسری دیواروں کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔

”کیا ہوا۔ کیا تم کسی طرح اس دیوار کو یہاں سے ہٹا نہیں سکتے“...... جولیا نے اسے دوسری دیواروں کی طرف جاتے دیکھ کر حیرانی سے کہا۔

”ہم اس راستے سے دوسری طرف نہیں جا سکتے“...... عمران نے کہا۔

”کیوں۔ کیا ہے اس طرف“...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

”خالی سرنگ“...... عمران نے اپنے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا۔

”خالی سرنگ ہے تو یہ ہمارے لئے اچھی بات ہے۔ ہم اس سرنگ کے ذریعے لال سنگھ کی حویلی میں پہنچ جاتے ہیں اور وہاں کوئی آیا تو پھر ہم اسے سنبھال لیں گے“...... تنویر نے کہا۔

”کہاں سنبھالو گے۔ تھیلے میں یا اپنی کسی جیب میں“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”میں بھی سیریس ہوں“...... عمران نے کہا۔

”عمران فضول باتیں چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ ہمیں اس سرنگ سے کیسے نکلنا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”میں تو سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کر کے نکل جاؤں گا تم سب اپنے بارے میں سوچ لو“...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں آ گئیں۔

دوسری طرف چھت پر کلوز سرکٹ کیمرے لگے ہوئے ہیں اور کیمرے آن ہیں۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے دوسری طرف پتہ لگ گیا ہے کہ ہم اس سرنگ میں ہیں اور وہ ہمارا دوسری سرنگ میں آنے کا انتظار کر رہے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ اس کی آنکھوں پر بھی عمران جیسا بلیو کراس ویژنل چشمہ لگا ہوا تھا اور وہ اس چشمے سے دوسری سرنگ کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

”این ٹی نے بتایا تھا کہ ریڈ فورس کا کمانڈر ہری ناتھ، لال سنگھ کی حویلی میں آیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے لال سنگھ سے ہمارے بارے میں پوچھ لیا ہو۔ ہری ناتھ کے سامنے لال سنگھ بھلا کیسے خاموش رہ سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ کنٹرول روم میں اب ہری ناتھ ہی موجود ہو اور وہ کیمرے آن کر کے سرنگ پر نظر رکھے ہوئے ہو کہ

جیسے ہی ہم اس طرف آئیں وہ ہمارے خلاف کارروائی کر سکے۔ سرنگ کافی طویل ہے وہ سرنگ میں فورس کو بھی بلا سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ لال سنگھ نے سرنگ کی حفاظت کا کوئی ایسا انتظام بھی کر رکھا ہو کہ جیسے ہی کوئی غیر مطلق آدمی اس سرنگ میں آئے وہ اس کے خلاف کنٹرول روم میں ہی بیٹھ کر کارروائی کر سکے“۔ عمران نے کہا اور این ٹی والی بات سن کر وہ سب چونک پڑے۔ عمران نے انہیں ساری باتیں بتا دیں۔

”پھر تو ہمارا اس طرف جانا خودکشی کرنے کے ہی مترادف ہو گا۔ ہمیں اس سرنگ سے نکلنے کے لئے کوئی دوسرا راستہ ہی ڈھونڈنا ہو گا“...... صفدر نے کہا۔

”ہم چاروں طرف بغور دیکھتے آئے ہیں۔ اس سرنگ سے نکلنے کا بظاہر تو دوسرا کوئی راستہ نظر نہیں آیا تھا“...... تنویر نے کہا۔

”یہ پرانے دور کی بنی ہوئی سرنگ ہے جسے انہوں نے صاف کر کے اپنے طور پر ریپئر کیا ہے۔ ایسی سرنگیں پرانے زمانے میں عموماً بری فوج کو چھپانے اور اچانک دشمنوں پر شب خون مارنے کے لئے استعمال کی جاتی تھیں۔ فوج کا ایک دستہ دور رہتا تھا اور دوسرا دستہ ایسی سرنگوں یا غاروں میں آ جاتا تھا اور دوسری طرف سے آنے والا دشمن نزدیک آ جاتا تو غاروں میں چھپے ہوئے فوجی اچانک خفیہ راستوں سے نکل کر ان پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ اچانک ٹوٹ پڑنے والی افتاد سے دشمن ابھی سنبھل بھی نہیں پاتے تھے کہ

ان پر باقی ماندہ فوج بھی ٹوٹ پڑتی تھی“...... عمران نے کہا۔

”تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ یہ اسی دور کی بنی ہوئی سرنگ ہے اور اس سرنگ میں بھی ایسے خفیہ راستے ہوں گے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ یہاں خفیہ راستے ضرور ہوں گے جنہیں ان دیواروں کے پیچھے چھپا دیا گیا ہے بس ان راستوں کو ہم نے تلاش کرنا ہے اس کے بعد ہمیں یہاں سے نکلنے سے کوئی نہیں روک سکے گا“۔ عمران نے کہا۔

”اور وہ راستے تم اور کیپٹن ان کراس ویژنل گلاسز سے ڈھونڈ سکتے ہو“...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

”اس طرح مسکرا کر بات کیا کرو تو سرنگ سے نکلنے کے راستے تو کیا میں تمہارے لئے جنت میں جانے کے بھی راستے ڈھونڈ لوں گا“...... عمران نے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”جنت میں جانے کے راستے تو نیکیاں کرنے سے ملتے ہیں“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اور نکاح کرنے سے بڑی نیکی اور بھلا کیا ہو سکتی ہے کیوں تنویر“...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا اور تنویر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

کیپٹن شکیل دائیں دیوار کی طرف آ گیا اور کراس ویژنل گلاسز سے دیواروں کے پار دیکھنا شروع ہو گیا۔ یہ دیکھ کر عمران بھی آگے بڑھا اور اس نے بائیں دیوار کے پار دیکھنا شروع کر دیا۔ سرنگ

چونکہ پہاڑیوں کے اندر تھی اور دوسری طرف بڑی بڑی چٹانیں تھیں اس لئے وہ ان چشموں سے محدود حد تک ہی دیکھ سکتے تھے۔ بڑی اور ڈبل چٹانوں کے پار دیکھنا ان کے لئے ممکن نہیں تھا۔ وہ دیواروں کو چیک کرتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک انہیں ہلکی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے تیزی سے ان کی طرف آتے ہوئے پوچھا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا اچانک انہوں نے سرنگ کی درمیانی دیوار کو شٹر کی طرح اوپر اٹھتے ہوئے دیکھا۔

"پیچھے ہٹو۔ جلدی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ خود عمران سرنگ کے قدرے تاریک حصے میں آ کر ایک دیوار سے لگ گیا تھا۔ چند ہی لمحوں میں دوسری طرف کا دہانہ کھل گیا اور انہیں دوسری طرف موجود سرنگ صاف دکھائی دینے لگی۔

"اسی طرح دیوار سے لگے لگے پیچھے ہٹتے جاؤ۔ یہ راستہ ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے جان بوجھ کر کھولا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے خود بھی دیوار کے ساتھ لگ کر پیچھے کی طرف سرکنا شروع کر دیا۔ عمران نے جیب سے فوراً مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا تھا اسے مشین پسٹل نکالتے دیکھ کر ان سب نے بھی جیبوں سے مشین پسٹل نکال لئے۔ عمران کی نظریں مسلسل دوسری سرنگ پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہاں خاموشی چھائی ہوئی تھی اور دور دور

تک کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"تمہارے خیال میں اس طرف ہمارے لئے کیا ٹریپ ہو سکتا ہے"...... جولیا نے دیوار کے ساتھ لگے لگے پیچھے ہٹتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

"حویلی میں ہری ناتھ موجود ہے وہ کسی اژدھے سے کم نہیں ہے وہ ہمیں ٹریپ کر کے ہلاک کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا اسی لمحے عمران نے دور سرنگ میں کچھ سائے سے حرکت کرتے دیکھے۔

"عمران صاحب"...... اچانک کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ کیپٹن شکیل بائیں دیوار کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ پیچھے ہٹتے ہوئے وہ بار بار بلیو کراس گلاسز سے دوسری طرف دیکھتا بھی جا رہا ہے۔ اب وہ ایک جگہ رک گیا تھا اور اس کی نظریں دیوار کی دوسری طرف ہی تھیں۔

"کچھ نظر آیا"...... عمران نے تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اس طرف ایک دراڑ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اس کے نزدیک آ کر اس طرف دیکھنے لگا جس طرف کیپٹن شکیل دیکھ رہا تھا۔ عمران نے اپنے بلیو گلاسز سے دیکھا تو اسے دیوار کے پیچھے ایک چوڑا شگاف دکھائی دیا جہاں خاصا اندھیرا تھا۔

چشمے کی مدد سے وہ چونکہ ایک مخصوص حد تک ہی دیکھ سکتے تھے اس لئے یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ شگاف کتنا چوڑا ہے اور کہاں تک پھیلا ہوا ہے۔

"لیزر کٹر سے اسے اوپن کرو۔ ہری اپ"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے جیب سے فوراً ایک قلم جیسا لیزر کٹر نکال لیا۔ اس نے قلم کا کیپ اتارا۔ قلم کے سرے پر ٹپ کی جگہ سفید رنگ کا ایک کرسٹل لگا ہوا تھا جس کا سرا آگے سے کسی ٹپ کی طرح نوکیلا تھا۔

کیپٹن شکیل قدرے پیچھے ہٹا اور اس نے قلم کے پچھلے حصے کو مخصوص انداز میں پریس کیا تو اچانک ٹپ سے سرخ روشنی کی باریک سی لکیر نکلی اور دیوار پر پڑنے لگی۔

"تم دونوں دوسری طرف نظر رکھو۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ یہاں کوئی میزائل فائر کر دیں یا پھر بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دیں"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کیپٹن شکیل دیوار کے جس حصے پر لیزر ڈال رہا تھا وہاں سے ہلکا ہلکا دھواں نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ جیسے ہی دیوار سے دھواں نکلنا شروع ہوا کیپٹن شکیل کا ہاتھ آہستہ آہستہ نیچے آنے لگا اور دیوار پر سیاہ رنگ کی ایک لکیر سی بننا شروع ہو گئی جس سے مسلسل دھواں نکل رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس طرف کچھ لوگ آ رہے ہیں"۔ اچانک

صفدر نے تیز آواز میں کہا تو عمران اس کی طرف دیکھنے لگا۔ صفدر کی نظریں سامنے سرنگ کی طرف جمی ہوئی تھیں۔ عمران نے سرنگ کی طرف دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا۔ دوسری سرنگ میں اسے دور چند سائے سے حرکت کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو دیواروں کے ساتھ لگے اسی طرف دوڑے چلے آ رہے تھے۔

عمران نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا جو لیزر کٹر سے مسلسل دیوار کاٹ رہا تھا لیکن وہ جس سست روی سے دیوار کاٹ رہا تھا ریڈ فورس آسانی سے ان تک پہنچ سکتی تھی۔

"تیار ہو جاؤ۔ اب ہمارے پاس ان سے مقابلہ کرنے کے سوا دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلائے اور مشین پسٹلز کے لاک کھول کر تیار ہو گئے۔ وہ سب ریڈ فورس کو اس طرف آتے دیکھ کر اور زیادہ دیواروں سے لگ گئے تھے تاکہ ریڈ فورس انہیں آسانی سے نہ دیکھ سکیں۔ اسی لمحے عمران نے ایک شعلہ سا اس طرف آتے ہوئے دیکھا۔ شعلہ بجلی کی سی تیزی سے آیا تھا اور پھر زائیں کی تیز آواز نکالتا ہوا ان کے سامنے سے گزرتا چلا گیا۔ سرنگ چونکہ سیدھی تھی اور میزائل بھی سیدھے رخ پر آیا تھا اس لئے وہ دور نکل گیا تھا۔ پھر کافی دور ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دھماکے سے یکبارگی سرنگ بری طرح سے ہل کر رہ گئی۔

ابھی دھماکے کی شدت کم بھی نہیں ہوئی تھی کہ انہیں پھر یکے بعد

دیگرے کئی شعلے اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ دوسرے لمحے زائیں
زائیں کی آوازوں کے ساتھ ان کے سامنے سے کئی میزائل گزرتے
چلے گئے۔ وہ سب دیواروں کے ساتھ چپکے ہوئے تھے انہیں یوں
محسوس ہوا تھا جیسے میزائل ان کے بالکل چہروں کے پاس سے
گزرے ہوں۔ پھر سرنگ میں جیسے خوفناک دھماکوں کا نہ رکنے والا
سلسلہ شروع ہو گیا۔ زور دار دھماکوں سے سرنگ میں جیسے زلزلہ سا
آ گیا تھا۔

سیل فون کی گھنٹی کی آواز سن کر ہری ناتھ نے فوراً جیب سے
سیل فون نکالا جس پر ہیڈ کوارٹر کا مخصوص نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔
ہری ناتھ نے سکرین کی طرف دیکھا جس پر دس سرخ لباس
والے نقاب پوش مشین گنیں اور میزائل گنیں لئے کمانڈوز کے انداز
میں سرنگ میں دوڑے چلے جا رہے تھے۔ ہری ناتھ نے ان کے
وہاں آتے ہی انہیں سرنگ میں بھیج دیا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ وہ
دوسری سرنگ میں جاتے ہی وہاں موجود پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ
کر دیں۔ اس نے ریڈ فورس کے سرنگ میں جاتے ہی دوسری
طرف کا راستہ کھول دیا تھا تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ اس طرف آئیں
تو ریڈ فورس آسانی سے ان کا خاتمہ کر دیں۔ لیکن دہانہ کھلے ہوئے
کافی وقت ہو گیا تھا اس کے باوجود اسے دوسری سرنگ سے اس
طرف کوئی آتا دکھائی نہیں دیا تھا البتہ دہانے سے کچھ فاصلے پر

اسے دو جیپیں ضرور کھڑی دکھائی دے رہی تھیں۔

"یس ہری ناتھ سپیکنگ"...... ہری ناتھ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناگ راج کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"اوہ یس چیف"...... ناگ راج کی آواز پہچان کر ہری ناتھ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کہاں ہو"...... دوسری طرف سے ناگ راج نے پوچھا۔

"میں لال سنگھ کی حویلی میں ہوں جناب"...... ہری ناتھ نے جواب دیا۔

"کیا تم اس سرنگ تک رسائی حاصل کر چکے ہو جہاں سے پاکیشیائی ایجنٹ آنے والے تھے"...... دوسری طرف سے ناگ راج نے پوچھا۔

"یس چیف۔ میری نظر اسی سرنگ پر ہے۔ لال سنگھ نے تہہ خانے میں ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ یہاں سے سرنگ کے ایک ایک حصے پر آسانی سے نظر رکھی جا سکتی ہے"...... ہری ناتھ نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اب وہ اس سرنگ کے راستے نہیں آئیں گے"...... دوسری طرف سے ناگ راج نے کہا اور ہری ناتھ بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں آئیں گے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ وہ سرنگ سے نہیں آئیں گے تو کہاں سے آئیں گے"...... ہری ناتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ایک ساتھی نے ان کے ایک ساتھی کے لباس میں آر آر ون بگ لگا رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ سب ہماری نگاہ میں تھے۔ لیکن ابھی کچھ دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس بگ کا پتہ چل گیا تھا اور انہوں نے وہ بگ تباہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے ہمارا ان سے رابطہ ختم ہو گیا ہے۔ بگ کی وجہ سے انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ ان پر نہ صرف نظر رکھی جا رہی تھی بلکہ ان کی باتیں بھی سنی جا رہی تھیں۔ اس لئے اب شاید وہ اپنے اس پلان پر عمل نہ کریں اور کسی اور راستے سے کافرستان میں داخل ہوں"...... دوسری طرف سے ناگ راج نے کہا اور ہری ناتھ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ تو بہت برا ہوا ہے چیف۔ ہم نے تو انہیں گھیر کر ہلاک کرنے کے تمام انتظامات کر رکھے تھے۔ اب اگر وہ اس راستے سے نہیں آئیں گے تو پھر وہ کدھر سے آئیں گے"...... ہری ناتھ نے کہا۔

"تم ان اطراف کی نگرانی جاری رکھو۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہنومتی کی لوز سیکورٹی دیکھ کر دوبارہ اس طرف سے ہی آنے کی کوشش کریں۔ میں دوسرے تمام داخلی راستوں کی سیکورٹی سخت کر

دیتا ہوں تا کہ وہ کسی بھی طرف سے کافرستان میں داخل ہونے کی کوشش کریں تو مجھے ان کا پتہ چل جائے“...... دوسری طرف سے ناگ راج نے کہا۔

”تو کیا میں ابھی یہیں رکوں“...... ہری ناتھ نے پوچھا۔

”ہاں۔ عمران اور اس کے ساتھی بے حد چالاک ہیں۔ آر آر ون مائیکرو بگ توڑ کر ہوسکتا ہے وہ یہی سمجھیں کہ ہم ان کے سرنگ والے پلان سے اپنی توجہ ہٹا دیں گے اور وہ وقت سے پہلے یا پھر مقررہ وقت کے بعد پھر اسی سرنگ کے راستے یہاں آنے کی کوشش کریں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں اس بات کا بھی علم ہو گیا ہو کہ تم ریڈ فورس کے ساتھ وہاں موجود ہو۔ اس لئے وہ بہت احتیاط برتیں گے۔ تم انہیں ڈاج دینے کی کوشش کرو اور وقتی طور پر فورس کو پیچھے ہٹا دو تا کہ عمران اور اس کے ساتھی مطمئن ہو جائیں اور پھر وہ جیسے ہی سرنگ میں داخل ہوں تم اچانک ان کے سامنے آ کر ان پر حملہ کر دینا۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم لال سنگھ کو اپنی تحویل میں رکھو اور دوسری طرف سے ماگو خان کی کال آنے کا انتظار کرو یا پھر اسی طرح سرنگ پر نظریں جمائے رہو۔ میرے خیال کے مطابق ان کے لئے دوسرے تمام راستوں سے زیادہ محفوظ راستہ یہی سرنگ ہی ہوسکتی ہے“...... ناگ راج نے کہا۔

”یس چیف۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ مجھے اس سرنگ سے اپنی توجہ نہیں ہٹانی چاہئے۔ ویسے میں نے سرنگ میں مسلح افراد

بھیج دیئے ہیں جن کے پاس میزائل گنیں بھی ہیں اور وہ ان میزائلوں سے اسی سرنگ کو بھی تباہ و برباد کر سکتے ہیں“...... ہری ناتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

”ہاں یہ ٹھیک ہے۔ اس طرح سرنگ پر تمہارا مکمل ہولڈ ہو جائے گا۔ میں بھی ان کے بارے میں معلوم کرتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ جیسے ہی مجھے ان کے بارے میں کچھ پتہ چلے گا میں فوراً تمہیں انفارم کر دوں گا تب تک تم اپنا مورچہ مت چھوڑنا“...... دوسری طرف سے ناگ راج نے کہا۔

”یس چیف۔ میں آپ کے حکم پر عمل کروں گا“...... ہری ناتھ نے اسی طرح سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”بس یہ خیال رکھنا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک منٹ کا بھی وقت دینے کی غلطی نہ کرنا ورنہ وہ تم پر بھاری پڑ جائیں گے اور میں نہیں چاہتا کہ تمہیں یا ریڈ فورس کے کسی ایک آدمی کو بھی ان سے کوئی نقصان ہو“...... دوسری طرف سے ناگ راج نے کہا۔

”یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ صرف پانچ ہیں اور وہ پانچ ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ وہ ایک بار ہماری نظروں میں آ جائیں تو انہیں دوسرا سانس لینے کا موقع نہیں ملے گا۔ ریڈ فورس انہیں کیچوؤں کی طرح اپنے پیروں تلے کچل دے گی“...... ہری ناتھ نے کہا اور دوسری طرف سے ناگ راج نے رابطہ ختم کر دیا۔

ہری ناتھ نے سیل فون کا بٹن آف کیا اور پھر سیل فون جیب میں

رکھ دیا اور ایک بار پھر سکرین کی طرف دیکھنے لگا جہاں ریڈ فورس تیزی سے سرنگ میں بڑھی جا رہی تھی۔

ہری ناتھ نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر دو حصے بن گئے۔ ایک حصے میں اسے ریڈ فورس بھاگتی ہوئی نظر آ رہی تھی اور دوسرے حصے پر سرنگ کا دہانہ دکھائی دے رہا تھا جو کھلا ہوا تھا۔ اس نے دانستاً چیف کو انسانی جسموں کی شناخت کرنے والی اس بیپ کے بارے میں نہیں بتایا تھا جو لال سنگھ کے اس کمرے میں اسے سنائی دی تھی اور اس نے ان دو جیپوں کے بارے میں بھی چیف سے کچھ نہیں بتایا تھا۔

”حیرت ہے اگر وہ غار کی دوسری طرف موجود ہیں تو سامنے کیوں نہیں آ رہے۔ ان جیپوں کو دیکھ کر تو یہی لگتا ہے کہ وہ سب یہاں پہنچ چکے ہیں“...... ہری ناتھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لال سنگھ کو اس کی اجازت سے مان سنگھ وہاں سے لے گیا تھا تاکہ اس کی مرہم پٹی کرا سکے۔ ہری ناتھ نے ان کے ساتھ اپنا ایک ساتھی بھی بھیج دیا تھا تاکہ وہ ان پر گہری نظر رکھ سکے اس نے لال سنگھ اور مان سنگھ کی موجودگی میں اپنے ساتھی کو حکم دیا تھا کہ اگر وہ دونوں کوئی غلط حرکت کریں تو وہ انہیں وہیں گولیاں مار دے۔ لیکن لال سنگھ اور مان سنگھ ریڈ سنیک سے اس قدر ڈرے ہوئے تھے کہ انہوں نے ہری ناتھ کو یقین دلایا تھا کہ وہ کوئی غلط حرکت نہیں کریں گے۔ اس لئے ہری ناتھ ان دونوں کی طرف سے مطمئن تھا

اور اب وہ یہاں اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا۔

ہری ناتھ نے ریڈ فورس کو دوسری سرنگ کے دہانے سے کچھ فاصلے پر رکتے دیکھا وہ سرنگ کی دیواروں کے ساتھ لگ گئے تھے۔ پھر اس نے چار جوانوں کو میزائل گنیں اٹھا کر گھٹنوں کے بل بیٹھتے دیکھا۔ دوسرے لمحے ان میں سے ایک شخص نے سرنگ میں ایک میزائل فائر کر دیا۔ میزائل گن سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر دور آگ کے شعلے سے بھڑکتے دکھائی دیئے۔ اسی لمحے باقی تین افراد نے بھی میزائل داغ دیئے اور دور سرنگ میں آگ کا طوفان اٹھتا ہوا دکھائی دیا۔

”گڈ۔ یہ اچھا کیا ہے انہوں نے۔ پاکیشائی ایجنٹ اگر اس طرف ہوئے تو میزائلوں سے ان کے پرخچے اڑ گئے ہوں گے“...... ہری ناتھ نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس نے باقی افراد کو مشین گنیں لئے تیزی سے آگے کی طرف بھاگتے دیکھا۔ ان کی مشین گنوں سے شعلے نکل رہے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں دوسری طرف موجود پاکیشائی ایجنٹوں کی موجودگی کا علم ہو گیا ہو یا پھر وہ احتیاطاً فائرنگ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ فائرنگ کرتے ہوئے وہ سرنگ میں کافی آگے نکل گئے تھے اور چونکہ آگے سرنگ میں کیمرے نہیں تھے اس لئے اب وہ ہری ناتھ کو دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

”یہ آگے کہاں چلے گئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا بھی تھا کہ

وہ سرنگ میں آگے نہ جائیں اور اسی طرف رہ کر سرنگ میں فائرنگ کریں اور میزائل داغیں“...... ہری ناتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
اس نے مشین کا بٹن پریس کر کے سکرین کو کلوز کر لیا تھا تاکہ وہ سرنگ کے دوسرے دہانے کو آسانی سے دیکھ سکے۔ لیکن اس کے ساتھی شاید کافی آگے چلے گئے تھے اور دوسری طرف کم روشنی ہونے کی وجہ سے ہری ناتھ کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ پھر تقریباً بیس منٹوں کے بعد اسے سرنگ میں چند سائے سے حرکت کرتے ہوئے دکھائی دیئے تو ہری ناتھ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ غور سے سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد سائے جب کیمرے کی رینج میں آئے تو ہری ناتھ کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس کے سرخ پوش ساتھی واپس آ رہے تھے اور وہ اپنے ساتھ پانچ افراد کی لاشیں گھسیٹتے ہوئے لا رہے تھے اور ان لاشوں کو گھسیٹ کر لانے والے بھی پانچ ہی افراد تھے جبکہ ہری ناتھ نے سرنگ میں دس مسلح افراد کو بھیجا تھا۔ لاشوں کے لباس خون سے سرخ تھے۔ ان کی حالت دیکھ کر صاف لگ رہا تھا جیسے یا تو وہ میزائلوں سے ہلاک ہوئے ہوں یا پھر ریڈ فورس نے انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا ہو۔

”گڈ شو۔ گڈ شو۔ لگتا ہے دُرجن اور اس کے ساتھیوں نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا شکار کر لیا ہے۔ مجھے دُرجن سے یہی امید تھی وہ ایسے دشمنوں سے نپٹنے کے فن سے بخوبی آگاہ ہے اس کے ہاتھوں

واقعی کوئی دشمن بچ کر نہیں جا سکتا۔ لیکن یہ پانچ ہیں۔ ریڈ فورس کے باقی پانچ افراد کہاں ہیں“...... ہری ناتھ نے پہلے مسرت بھرے انداز میں اور پھر قدرے تشویش زدہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
اس نے فوراً سیل فون آن کیا اور اس پر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ اسی لمحے اس نے اپنے ایک سرخ لباس والے ساتھی کو چونکتے دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ سب وہیں رک گئے پھر چونکنے والے شخص نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے کان سے لگا لیا۔

”یس“...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”ہری ناتھ بول رہا ہوں“...... ہری ناتھ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس باس۔ میں دُرجن بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”میں تمہیں سکرین پر دیکھ رہا ہوں دُرجن۔ تم نے اتنی دیر کیوں کر دی ہے اور تم یہ کن کی لاشیں گھسیٹ کر لا رہے ہو“...... ہری ناتھ نے پوچھا۔ اس نے دُرجن کی آواز پہچان لی تھی۔

”یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں باس۔ یہ سب سرنگ کی ایک دراڑ میں چھپے ہوئے تھے۔ ہم نے پہلے سرنگ میں ان پر میزائل فائر کئے تھے لیکن چونکہ سرنگ متوازی تھی اس لئے میزائل سیدھے چلے گئے تھے اور ان سے کافی دور جا کر پھٹے تھے پھر میں نے دور چند سائے

حرکت کرتے دیکھے تو میں نے اس طرف مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی تو انہوں نے پسپائی اختیار کرتے ہوئے واپس بھاگنا شروع کر دیا اور سرنگ میں بہت دور چلے گئے تھے۔ ہم نے ان کا تعاقب جاری رکھا اور جب ہم ان کے قریب پہنچے تو انہوں نے بھی ہم پر فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ لیکن ہمارا پلڑا بھاری تھا ہم نے ان پر جلد ہی قابو پا لیا تھا اور یہ سب ہماری گولیوں کا نشانہ بن گئے تھے۔ البتہ ان کی طرف سے ہونے والی شدید فائرنگ سے ہمارے بھی پانچ ساتھی ہلاک ہو گئے اور ہمیں واپس آنے میں بھی اسی لئے دیر ہوئی ہے“...... دوسری طرف سے دُرجن نے کہا۔

”اوہ۔ ایسا تو ہونا ہی تھا جب دونوں طرف سے فائرنگ کا تبادلہ ہو رہا ہو تو دونوں طرف ہی لاشیں گرتی ہیں۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ ان پانچ خطرناک ایجنٹوں کے مقابلے میں ہمیں صرف اپنے پانچ ساتھیوں کی ہی قربانی دینی پڑی ہے۔ بہرحال ویل ڈن۔ میں تمہاری کارکردگی سے خوش ہوں بے حد خوش ویل ڈن“...... ہری ناتھ نے کہا۔

”تھینک یو چیف“...... دوسری طرف سے دُرجن کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

”لیکن تم ان کی لاشیں یہاں کیوں لا رہے ہو“...... ہری ناتھ نے پوچھا۔

”میں نے سوچا تھا کہ شاید آپ ان لاشوں کو دیکھنا چاہیں اسی

لئے میں انہیں ساتھ لے آیا تھا“...... دوسری طرف سے دُرجن نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ ان کی لاشیں یہاں لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے پاس فائر بم ہیں تو ان لاشوں کو ایک جگہ اکٹھا کرو اور وہیں آگ لگا دو“...... ہری ناتھ نے کہا۔

”یس باس۔ جیسا آپ کا حکم“...... دوسری طرف سے دُرجن نے کہا۔

”ان کی لاشوں کو جلا کر تم واپس آ جاؤ“...... ہری ناتھ نے کہا۔

”یس باس“...... دُرجن نے کہا اور ہری ناتھ نے رابطہ ختم کر دیا اور پھر سکرین کی جانب دیکھنا شروع ہو گیا۔ اس نے دیکھا اس کے ساتھی لاشوں کو ایک جگہ اکٹھا کر رہے تھے۔ سب لاشوں کو ایک دوسرے پر ڈال کر ایک ڈھیر سا بنایا اور پھر ان میں سے ایک سرخ لباس والے نے اپنی جیب سے ایک بم نکالا اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے بم ان لاشوں پر ڈال دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے سرنگ میں دوڑتے نظر آئے۔ وہ لاشوں پر بم ڈال کر وہاں سے بھاگ کر واپس آ رہے تھے۔ جیسے ہی ریڈ فورس وہاں سے بھاگ کر کچھ دور آئی اچانک لاشوں پر موجود بم جیسے دھماکے سے پھٹ گیا۔ آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ سا نمودار ہوا تھا اور پھر ہری ناتھ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی لاشوں کو آگ میں جلتے دیکھا۔

”ویل ڈن ڈرجن۔ ویل ڈن۔ اب چیف کو جب پتہ چلے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں اور میرے حکم پر تم نے ان سب کی لاشوں کو جلا دیا ہے تو چیف بہت خوش ہو گا اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہلاک کرنے پر چیف ہمیں یقیناً خصوصی انعام دے گا“...... ہری ناتھ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ سرنگ میں پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں دھڑا دھڑ جل رہی تھیں اور سرخ لباسوں اور نقابوں والے افراد تیزی سے بھاگ کر واپس آ رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے ساتھی اس دیوار تک پہنچ گئے جہاں لال سنگھ کی حویلی سے سرنگ کا راستہ کھلتا تھا۔ انہیں دیوار کے قریب آتے دیکھ کر ہری ناتھ نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا اور راستہ اوپن کر دیا۔

حصہ اول ختم شد

38 B

عمران سیریز نمبر

گرین وائرس

حصہ دوم

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

مصنف ـــــ ظہیر احمد
ناشران ـــــ محمد ارسلان قریشی
ـــــ محمد علی قریشی
ایڈوائزر ـــــ محمد اشرف قریشی
طابع ـــــ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

خوفناک دھماکوں کی آوازوں سے سرنگ نہ صرف گونج رہی تھی بلکہ اس بری طرح سے لرز رہی تھی جیسے واقعی وہاں زبردست زلزلہ آ رہا ہو۔ وہ مسلسل دیواروں سے لگے ہوئے تھے اور خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ دور سرنگ میں جیسے آگ کا طوفان سا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

کیپٹن شکیل اس وقت تک دیوار میں لیزر کٹر سے خاصی لمبی لکیر کھینچ چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس دیوار کو توڑتے دھماکوں سے ہونی والی لرزش سے دیوار کا وہ حصہ خود ہی ٹوٹ کر گرتا چلا گیا۔ دوسری طرف خاصی بڑی دراڑ تھی جسے اس دیوار کے پیچھے چھپا دیا گیا تھا۔

''چلو چلو۔ دراڑ میں گھس جاؤ جلدی''...... عمران نے چوڑی دراڑ دیکھ کر چیختے ہوئے کہا تو وہ تیزی سے دراڑ کی طرف لپکے۔

عمران بھی ان کے پیچھے اندر آ گیا۔ وہ دراڑ کی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا تھا تاکہ دوسری طرف سے اگر مسلح افراد اس طرف آئیں تو وہ انہیں دیکھ سکے۔

مسلح افراد نے اس طرف چار میزائل فائر کئے تھے جو کافی دور جا کر پھٹے تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہاں لرزش ختم ہو گئی اور عمران نے دور ایک بار پھر سایوں کو حرکت کرتے دیکھا۔ مسلح افراد میزائل فائر کر کے اب اسی طرف آ رہے تھے۔ وہ جیسے ہی پہاڑی سرنگ کے دہانے کے قریب موجود جیپ کے قریب آئے انہوں نے آگے بڑھتے ہوئے سامنے کی طرف مسلسل مشین گنوں سے فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ انہیں فائرنگ کرتے دیکھ کر عمران نے فوراً اپنا سر پیچھے کر لیا۔ سرخ سرخ گولیاں بارش کی طرح بالکل ان کے سامنے سے گزر رہی تھیں۔ مسلح افراد جس طرح اس طرف دوڑتے ہوئے اور مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے آ رہے تھے اگر عمران اور اس کے ساتھی فوری طور پر دراڑ میں نہ آ گئے ہوتے تو ان میں سے کوئی نہ کوئی ضرور ان گولیوں کا نشانہ بن جاتا۔

"میں انہیں دیکھتا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"رکو ایک منٹ۔ انہیں آگے آنے دو۔ میں انہیں زندہ پکڑنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"زندہ۔ وہ کیوں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ریڈ سینیکس سرخ لباسوں اور نقاب میں چھپے ہوئے ہوتے

ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم انہیں زندہ پکڑیں اور ان کا بھیس بدل کر جائیں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اس طرح ہمیں آسانی سے آگے جانے کا موقع مل جائے گا"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"ہم پانچ ہیں۔ ان کی تعداد زیادہ ہوئی تو"...... صفدر نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ یہاں سے صرف پانچ ہی جائیں گے۔ باقی سب جھڑپ میں مارے بھی تو جا سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔ اسی لمحے عمران نے منہ پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو وہ خاموش ہو گئے۔ بھاگتے قدموں کی آوازیں اب کافی نزدیک آ گئی تھیں۔ وہ اس طرف آتے ہوئے ایک لمحے کے لئے بھی فائرنگ نہیں روک رہے تھے۔ قدموں کی نزدیک آتی ہوئی آوازیں سن کر عمران کا ہاتھ بے اختیار جیب میں رینگ گیا۔ جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کا گیند نما بم تھا۔

"سانس روک لو۔ جلدی"...... عمران نے کہا تو ان سب نے فوراً سانس روک لئے۔ عمران نے اپنا سانس روکا اور پھر اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور سرخ گیند جیسا بم اس کے ہاتھ سے نکل کر کچھ دور جا گرا۔ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اچانک انہیں وہاں سرخ رنگ کا دھواں سا پھیلتا نظر آیا۔ جیسے ہی وہاں سرخ دھواں پھیلا اسی وقت فائرنگ کا سلسلہ رک گیا اور سرنگ میں یکلخت گہری خاموشی چھا گئی۔ عمران نے دیوار کے پیچھے سے سر نکال

کر دیکھا تو اسے کچھ فاصلے پر سرخ پوش زمین پر گرے ہوئے
دکھائی دیئے۔ یہ دیکھ کر وہ فوراً دراڑ سے نکلا اور تیزی سے ان سرخ
پوشوں کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ وہ دس افراد تھے اور ان سب نے
واقعی جسموں سمیت چہروں پر بھی سرخ نقاب چڑھا رکھے تھے۔ وہ
مڑے تڑے پڑے تھے اور ان کی مشین گنیں اور میزائل لانچر بھی
وہیں گر گئے تھے۔

عمران کو جاتے دیکھ کر جولیا اور باقی سب بھی اس کے قریب
آ گئے۔ ان سب نے بدستور سانس روک رکھے تھے۔ سرخ پوشوں
کے قریب آتے ہی انہوں نے وہاں پڑی ہوئیں مشین گنیں اور
میزائل گنیں اٹھا کر ایک طرف ہٹا دیں۔ عمران نے ریسٹ واچ
دیکھی اور پھر اس نے چند سیکنڈ مزید انتظار کیا اور پھر سانس لینا
شروع کر دیا۔

"بس دو منٹ کافی ہیں۔ اب تم سانس لے سکتے ہو"...... عمران
نے کہا اور انہوں نے سانس لینا شروع کر دیا۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"دس افراد ہیں۔ اپنی جسامت کے مطابق ان کے سرخ لباس
اور نقاب اتار کر خود پہن لو۔ جولیا پہلے تم جاؤ"...... عمران نے کہا تو
صفدر جھکا اور اس نے ایک شخص کا سرخ لباس اور نقاب اتار کر
جولیا کو دے دیا۔ اس شخص نے نیچے دوسرا لباس پہن رکھا تھا۔ جولیا
نے لباس لیا اور تیزی سے اسی دراڑ کی طرف چلی گئی جہاں چند

لمحے قبل وہ چھپے ہوئے تھے۔

صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل نے اپنی جسامت کے مطابق تین
افراد کو منتخب کیا اور ان کے لباس اتارنے لگے۔ وہ سب مقامی ہی
تھے اور انہوں نے سروں سے گردنوں تک نقاب چڑھا رکھے تھے
اس لئے عمران اور اس کے ساتھی واقعی اب ان افراد کے روپ میں
آسانی سے آگے بڑھ سکتے تھے۔ عمران نے بھی ایک آدمی کا سرخ
لباس اتارا اور اپنے لباس کے اوپر پہننا شروع کر دیا۔ پھر اس نے
اس شخص کا نقاب کھینچا اور اپنے منہ پر چڑھا لیا۔

"کیا ان سب کو یہیں ہلاک کر دیا جائے"...... صفدر نے عمران
سے پوچھا۔

"ہاں۔ ہم یہاں سے پانچ افراد کی لاشیں گھسیٹ کر لے
جائیں گے تاکہ اگر ہری ناتھ دیکھ رہا ہو تو اسے یہی لگے کہ اس
کے ساتھیوں نے ہمیں ہلاک کیا ہے البتہ اس ایک شخص کو زندہ
رہنے دو۔ مجھے اس سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے
ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کے کندھے پر بیج
لگا ہوا تھا۔ شاید وہ ان کا لیڈر تھا اور اسی لئے عمران نے اس سے
پوچھ گچھ کا فیصلہ کیا تھا تو صفدر اور تنویر نے اثبات میں سر ہلائے
اور پھر ان دونوں نے مشین پسٹلز سے نو افراد کو چھلنی کرنا شروع کر
دیا۔ عمران نے جس شخص کا لباس پہنا تھا وہ اس کے قریب بیٹھ
گیا۔

"تم سرنگ میں کچھ آگے چلے جاؤ۔ اس طرف کوئی اور آئے تو اسے ختم کر دینا تب تک میں اس سے پوچھ گچھ کر لیتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو وہ تینوں اثبات میں سر ہلا کر آگے بڑھ گئے۔ اسی لمحے جولیا بھی سرخ لباس پہن کر اور منہ پر نقاب چڑھا کر آ گئی۔ عمران نے اسے بھی آگے جانے کا کہا تو وہ بھی سر ہلا کر اپنے ساتھیوں کے پیچھے چلی گئی۔

عمران نے جس آدمی کا لباس پہنا تھا وہ تقریباً اسی کے قد کاٹھ کا تھا اور نوجوان تھا۔ عمران نے وہاں جو سرخ گیند نما بم پھینکا تھا اس میں ریڈ ہائیک گیس موجود تھی جس کے اثر سے مسلح افراد فوراً بے ہوش ہو کر گر گئے تھے۔ عمران نے اپنے کاندھے سے بیگ اتارا اور پھر اس نے بیگ کھول کر اس میں سے رسی کا ایک بنڈل نکال لیا۔ اس نے نوجوان کو مضبوطی سے رسی سے باندھ دیا اور پھر اس نے نوجوان کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ کر جب اس کا سانس روکا تو چند ہی لمحوں میں نوجوان ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی نوجوان نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہوا ہونے کی وجہ سے وہ بھلا کیسے اٹھ سکتا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کک۔ کک۔ کون ہو تم اور تم نے مجھے کیوں باندھا ہے"...... اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے سر گھما کر دیکھا اور پھر اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر اس کا رنگ زرد ہو گیا۔ اس کے پانچ ساتھیوں کے جسموں پر سرخ لباس

اور نقاب نہیں تھے لیکن وہ سب گولیوں سے چھلنی دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے بڑے اطمینان سے بیگ سے ایک پتلی دھار والا خنجر نکالا اور خنجر اس کے چہرے کے سامنے لہرانے لگا۔ خنجر دیکھ کر نوجوان کے چہرے پر اور زیادہ خوف ابھر آیا۔

"جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جاتے ہیں اور میں چونکہ تمہیں بھی ذبح کرنے کا سوچ رہا تھا اس لئے میں نے تمہیں باندھ دیا تاکہ تم زیادہ ہاتھ پاؤں نہ مار سکو"...... عمران نے خنجر اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے بڑے سفاک لہجے میں کہا اور اس کا سفاکانہ لہجہ سن کر نوجوان کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا۔

"ذذ۔ ذذ۔ ذبح۔ تت۔ تت۔ تم مجھے ذبح کرو گے"...... اس نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ چاہو تو ابھی چیخ چلا سکتے ہو کیونکہ میں نے اگر تمہاری گردن پر خنجر چلا دیا تو تمہارے منہ سے صرف خرخراہٹ کی آواز ہی نکل سکے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور خنجر اس کی گردن پر رکھ دیا۔

"رر۔ رر۔ رکو۔ تت۔ تت۔ تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے تمہارے لہجے سے خوف آ رہا ہے۔ تم جو کہہ رہے ہو واقعی اس پر عمل بھی کرو گے"...... نوجوان نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... عمران نے اس کا خوف دیکھ کر انتہائی سرد

لہجے میں کہا۔

"ڈر۔ ڈر۔ ڈرجن۔ مم۔ مم۔ میرا نام ڈرجن سنگھ ہے"...... اس نوجوان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہری ناتھ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ وہ۔ حویلی میں ہے"...... ڈرجن نے اسی طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ دوسری طرف سرنگ کو مانیٹر کر رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... ڈرجن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تم اپنے ساتھ سرنگ میں کتنے افراد لائے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھ سمیت دس تھے۔ مجھے چھوڑ کر تم نے سب کو مار دیا ہے"...... ڈرجن نے کہا۔

"شکر کرو کہ تم بچ گئے ہو ورنہ ان کے ساتھ تمہاری بھی لاش پڑی ہوتی"...... عمران نے کہا۔

"یہاں ہر طرف ریڈ فورس پھیلی ہوئی ہے۔ تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکو گے"...... ڈرجن نے کہا۔

"کتنی فورس ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سو سے زائد مسلح افراد ہیں جنہوں نے پہاڑیوں کے چاروں طرف گھیرا ڈال رکھا ہے۔ تمہیں یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں

ملے گا"...... ڈرجن نے جواب دیا۔

"میں راستہ بنا لوں گا۔ تم اپنے بارے میں بتاؤ"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کیا"...... ڈرجن نے پوچھا۔

"تمہارا ریڈ فورس میں عہدہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں ریڈ فورس کا نمبر ٹو ہوں۔ ہری ناتھ کے بعد ریڈ فورس میرے انڈر کام کرتی ہے"...... ڈرجن نے کہا۔

"گڈ۔ ہری ناتھ ریڈ فورس کا کمانڈر ہے تم اسے کمانڈر کہتے ہو یا باس"...... عمران نے پوچھا۔

"کبھی کمانڈر اور کبھی باس۔ لیکن تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"...... ڈرجن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ سنیک کا چیف ناگ راج ہی ہے نا"...... عمران نے جیسے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ناگ راج ہمارا چیف ہے"...... ڈرجن نے کہا۔

"وہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا"...... ڈرجن نے کہا۔

"جانتے نہیں یا بتانا نہیں چاہتے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہمارا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت میں ہے لیکن چیف وہاں بہت کم آتا ہے۔ وہ کہاں ہوتا ہے اور کیا کرتا ہے اس کے بارے میں،

میں کچھ بھی نہیں جانتا"...... ڈرجن نے کہا۔ عمران نے اس کے لہجے سے اندازہ لگایا کہ وہ سچ بول رہا ہے اور وہ واقعی ناگ راج کے بارے میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔

"پاکیشیائی علاقے ڈھوک سیال میں جو گرین وائرس کا اٹیک کیا گیا ہے اس کے بارے میں تم کیا جانتے ہو"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ڈھوک سیال۔ گرین وائرس۔ میں سمجھا نہیں"...... ڈرجن نے حیران ہو کر کہا اور عمران نے اس کے بولنے کے انداز سے اندازہ لگایا کہ وہ واقعی اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

"پروفیسر جگن داس کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ کون ہے یہ"...... ڈرجن نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ڈرجن ان تمام باتوں سے واقعی انجان تھا۔

"تمہیں یہاں کس نے بھیجا ہے"...... عمران نے چند لمحے توقف کے بعد اس سے پوچھا۔

"ہم یہاں کمانڈر ہری ناتھ کے کہنے پر آئے ہیں البتہ کمانڈر ہری ناتھ کو چیف نے حکم دیا تھا کہ ہم اس طرف آ کر علاقے کا گھیراؤ کر لیں۔ اس طرف ایک سرنگ کے راستے سے چند پاکیشیائی ایجنٹ آنے والے ہیں ہمیں ہر حال میں ان ایجنٹوں کا خاتمہ کرنا ہے"...... ڈرجن نے کہا۔

"تمہارے چیف کو کیسے معلوم ہوا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس طرف سے آ رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ بات کمانڈر ہری ناتھ کو معلوم ہو گی۔ ہم تو بس چیف اور کمانڈر کے حکم پر عمل کرنے والوں میں سے ہیں"...... ڈرجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب آخری بات بتاؤ کیا کمانڈر ہری ناتھ کے ساتھ تم بھی ناگ راج سے بات کر سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا رابطہ صرف کمانڈر ہری ناتھ سے ہے البتہ چیف چاہے تو مجھ سے بات کر سکتا ہے کیونکہ اس کے پاس میرا رابطہ نمبر موجود ہے"...... ڈرجن نے کہا۔ عمران چونکہ اس سے عام انداز میں سوال کر رہا تھا اس لئے وہ آرام سے جواب دے رہا تھا یا پھر اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر اور عمران کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر وہ دہشت زدہ ہو گیا تھا اس لئے اس نے عمران کے کسی بھی سوال کا جواب دینے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔ عمران نے اس کا جواب سن کر سر ہلایا اور پھر اچانک اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آ گیا۔ خنجر ڈرجن کے سینے میں اس کے عین دل میں اتر گیا تھا۔ ڈرجن کے منہ سے چیخ بھی نہ نکل سکی تھی البتہ اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے ضرور پھیل گئی تھیں جیسے اسے توقع ہی نہ ہو کہ عمران اسے اس طرح اچانک ہلاک بھی کر سکتا ہے۔ عمران چونکہ ڈرجن کا روپ بدلنے کا سوچ رہا تھا اس لئے اس نے ڈرجن کو

ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اگر وہ ڈرجن کو بے ہوش کرتا تو اسے کبھی بھی ہوش آ سکتا تھا تب ڈرجن اس کے لئے دردِ سر بن جاتا۔ ڈرجن کو ہلاک کر کے عمران نے اس کے لباس کے ساتھ خنجر صاف کیا اور پھر اس نے خنجر دوبارہ بیگ میں ڈال لیا۔ پھر اس نے بیگ سے ایک ماسک نکالا اور چہرے پر لگا کر چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کا چہرہ ڈرجن جیسا بن گیا۔ ڈرجن کا روپ دھار کر عمران نے اپنے ساتھیوں کو آواز دے کر بلایا تو وہ بھاگتے ہوئے اس کے قریب آ گئے۔ عمران نے انہیں نقاب اتار کر ان افراد کا میک اپ کرنے کا کہا جنہیں ہلاک کر کے انہوں نے ان کے لباس پہنے تھے۔ ان کے پاس بھی ماسک میک اپ تھے۔ ماسک میک اپ سے انہوں نے اپنے چہرے ان افراد کے چہروں جیسے بنائے اور چہروں پر دوبارہ ریڈ سنیک کے نقاب چڑھا لئے۔ اس کے بعد عمران نے ان پانچوں افراد کے چہروں پر بھی ماسک میک اپ لگا کر ان کی شکلیں اپنی اور اپنے ساتھیوں جیسی بنا دیں تاکہ ہری ناتھ اگر کیمرے میں انہیں دیکھ بھی لیتا تو وہ انہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہی لاشیں سمجھتا۔ کیمروں سے میک اپ کا پتہ تو نہیں چلتا تھا لیکن عمران ہری ناتھ کے بارے میں جانتا تھا وہ شکی مزاج انسان تھا سامنے جانے پر وہ اپنے ساتھیوں کے نقاب اتارنے کا حکم بھی دے سکتا تھا۔ اسی لئے عمران نے ڈرجن کا میک اپ کیا تھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی ان

افراد کا میک اپ کرنے کا کہا تھا۔

"ان میں سے ہمیں پانچ افراد کی لاشیں گھسیٹ کر آگے لے جانی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ کس لئے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آگے کیمرے لگے ہوئے ہیں جن کی مدد سے ہری ناتھ ہمیں دیکھ سکتا ہے۔ اس نے سرنگ میں دس افراد بھیجے تھے جن میں سے اب صرف پانچ ہی واپس جائیں گے۔ اگر ہم اپنے ساتھ پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں نہیں لے جائیں گے تو وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں دیکھنے کے لئے سرنگ میں خود بھی آ سکتا ہے اور مزید فورس بھی بھیج سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اور ان کے باقی ساتھیوں کی لاشیں۔ کیا وہ ان کے بارے میں نہیں پوچھے گا"...... صفدر نے کہا۔

"دونوں طرف سے ہونے والی فائرنگ کے نتیجے میں ان کے ساتھی بھی تو مارے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے ڈرجن کے لباس پر لگا ہوا بیج اتار کر اپنے لباس پر لگایا اور پھر اس نے ایک شخص کی ٹانگ پکڑی اور اسے آگے کی طرف گھسیٹتا لے گیا۔ ریڈ سنیک چونکہ سفاک اور انتہائی بربریت پسند تھے اس لئے ان کے لئے لاشوں کی بے حرمتی کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا تھا اور اگر عمران ان لاشوں کو اس طرح گھسیٹ کر نہ لے جاتا تو ہری ناتھ کو اس پر شک ہو سکتا تھا۔ اس

کے ساتھیوں نے بھی ایک ایک لاش کی ٹانگ پکڑی اور پھر وہ ان
لاشوں کو گھسیٹتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

جیسے ہی وہ لاشیں لے کر کچھ آگے آئے اسی لمحے عمران کی
جیب میں موجود ڈرجن کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران جان
بوجھ کر یوں چونک پڑا جیسے سیل فون کی گھنٹی بجنا اس کے لئے غیر
متوقع ہو۔ اس نے لاش کی ٹانگ چھوڑی اور جیب میں ہاتھ ڈال
کر تیزی سے سیل فون نکال لیا۔ سیل فون پر کمانڈر ڈسپلے ہو رہا تھا
جس کا مطلب تھا کہ کال ہری ناتھ کی ہے۔

”یس“...... عمران نے ڈرجن کی مخصوص آواز میں کہا۔

”ہری ناتھ بول رہا ہوں“...... ہری ناتھ کی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ یس باس۔ میں ڈرجن بول رہا ہوں“...... عمران نے
ڈرجن کی آواز میں نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”میں تمہیں سکرین پر دیکھ رہا ہوں ڈرجن۔ تم نے اتنی دیر کیوں
کر دی ہے اور تم یہ کن کی لاشیں گھسیٹ کر لا رہے ہو“...... دوسری
طرف سے ہری ناتھ نے پوچھا۔

”یہ پاکیشائی ایجنٹ ہیں باس۔ یہ سب سرنگ کی ایک دراڑ میں
چھپے ہوئے تھے۔ ہم نے پہلے سرنگ میں ان پر میزائل فائر کئے تھے
لیکن چونکہ سرنگ متوازی تھی اس لئے میزائل سیدھے چلے گئے تھے
اور ان سے کافی دور جا کر پھٹے تھے پھر میں نے دور چند سائے
حرکت کرتے دیکھے تو میں نے اس طرف مسلسل فائرنگ کرنی

شروع کر دی تو انہوں نے پسپائی اختیار کرتے ہوئے واپس بھاگنا
شروع کر دیا تھا اور سرنگ میں بہت دور چلے گئے تھے۔ ہم نے ان
کا تعاقب جاری رکھا اور جب ہم ان کے قریب پہنچے تو انہوں نے
بھی ہم پر فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ لیکن ہمارا پلڑا بھاری تھا
ہم نے ان پر جلد ہی قابو پا لیا تھا اور یہ سب ہماری گولیوں کا نشانہ
بن گئے تھے۔ البتہ ان کی طرف سے ہونے والی شدید فائرنگ سے
ہمارے بھی پانچ ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں اور ہمیں واپس آنے میں
بھی اسی لئے دیر ہوئی ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ ایسا تو ہونا ہی تھا جب دونوں طرف سے فائرنگ کا
تبادلہ ہو رہا ہو تو دونوں طرف ہی لاشیں گرتی ہیں۔ بہرحال مجھے
خوشی ہے کہ ان پانچ خطرناک ایجنٹوں کے مقابلے میں ہمیں صرف
اپنے پانچ ساتھیوں کی ہی قربانی دینی پڑی ہے۔ بہرحال ویل
ڈن۔ میں تمہاری کارکردگی سے خوش ہوں بے حد خوش۔ ویل
ڈن“...... ہری ناتھ نے کہا۔

”تھینک یو چیف“...... عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے
میں کہا جیسے اسے ہری ناتھ کے تعریفی الفاظ سن کر خوشی ہو رہی ہو۔

”لیکن تم ان کی لاشیں یہاں کیوں لا رہے ہو“...... دوسری
طرف سے ہری ناتھ نے پوچھا۔

”میں نے سوچا تھا کہ شاید آپ ان لاشوں کو دیکھنا چاہیں اسی
لئے میں انہیں ساتھ لے آیا تھا“...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ ان کی لاشیں یہاں لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے پاس فائر بم ہیں تو ان لاشوں کو ایک جگہ اکٹھا کرو اور وہیں آگ لگا دو''...... ہری ناتھ نے کہا۔

''یس باس۔ جیسا آپ کا حکم''...... عمران نے کہا۔

''ان کی لاشوں کو جلا کر تم واپس آ جاؤ''...... ہری ناتھ نے کہا۔

''یس باس''...... عمران نے کہا اور ہری ناتھ نے رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیل فون آف کیا اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

''کیا کہا ہے اس نے''...... جولیا نے دبی آواز میں پوچھا۔

''اس نے ہمیں ان لاشوں کو یہیں جلانے کا حکم دیا ہے''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تو جلا دو۔ یہ کون سا زندہ ہیں۔ ہمیں اب وہی کرنا ہے جو وہ کہہ رہا ہے''...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے انہیں لاشیں ایک دوسرے کے قریب رکھنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے لاشیں وہاں ڈال دیں اور پھر عمران نے جیب سے ایک فائر بم نکالا اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے بم ان لاشوں پر ڈال دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے سرنگ میں دوڑتے چلے گئے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ان کے عقب میں ایک زور دار دھماکہ ہوا اور فائر بم پھٹ پڑا۔ فائر بم کے پھٹتے ہی وہاں جیسے آگ کا طوفان

سا پیدا ہو گیا تھا۔ دوسرے لمحے انہوں نے لاشوں کو آگ میں جلتے دیکھا تو وہ اور زیادہ تیزی سے دوڑنے لگے۔

تھوڑی ہی دیر میں اس کے ساتھی اس دیوار تک پہنچ گئے جہاں لال سنگھ کی حویلی سے سرنگ کا راستہ کھلتا تھا۔ جیسے ہی وہ سرنگ کے آخری حصے میں پہنچے اچانک ان کے سامنے دیوار خود بخود کسی شٹر کی طرح سے کھلتی چلی گئی۔ سامنے ایک تہہ خانہ تھا جہاں صوفہ سیٹ اور کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ دائیں طرف ایک ادھیڑ عمر شخص ایک مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کے اوپر ایک سکرین لگی ہوئی تھی جس پر سرنگ میں اس حصے کا منظر دکھائی دے رہا تھا جہاں لاشیں جل رہی تھیں۔

''ویل ڈن ڈرجن۔ تم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر کے واقعی بہت بڑا کام کیا ہے۔ ویل ڈن''...... مشین کے پاس بیٹھے ہوئے شخص نے انہیں اندر آتے دیکھ کر کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر عمران سمجھ گیا کہ وہی ریڈ فورس کا کمانڈر ہری ناتھ ہے۔

''تھینک یو باس۔ انہیں ہلاک ہونا ہی تھا۔ مجھ سے اور میری فورس سے بھلا وہ کیسے بچ سکتے تھے البتہ مجھے اپنے پانچ ساتھیوں کی ہلاکت کا افسوس ہے۔ وہ سب بھاگتے ہوئے ایک دراڑ میں جا چھپے تھے اور انہوں نے ہمیں قریب آتے دیکھ کر فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی۔ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ وہ دراڑ کے پیچھے ہیں

"تو میں تیزی سے آگے نہ جاتا"...... عمران نے دُرجن کی آواز میں کہا۔

"دراڑ۔ لیکن لال سنگھ نے تو بتایا تھا کہ سرنگ کی تمام دراڑوں کو بند کر دیا گیا ہے اور سرنگ میں ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں وہ چھپ سکیں"...... ہری ناتھ نے چونک کر کہا۔

"وہ دراڑ میزائلوں کے دھماکوں کی وجہ سے بنی تھی باس۔ زور دار دھماکوں سے سرنگ بری طرح سے ہلنا اور جگہ جگہ سے ٹوٹنا شروع ہو گئی تھی"...... عمران نے کہا تو ہری ناتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ پانچوں پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں اب ہمارا یہاں رکنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہ جاتا ہے۔ چلو واپس چلو"...... ہری ناتھ نے کہا۔

"یس باس"...... دُرجن نے کہا اور ہری ناتھ نے مشین آف کرنی شروع کر دی۔ عمران چاروں طرف کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ سامنے ایک دروازہ تھا جو بند تھا اور عمران جانتا تھا کہ یہ دروازہ لال سنگھ کی حویلی میں ہی کھلتا تھا۔

ہری ناتھ اور ریڈ فورس کو ریڈ سنیک کے چیف ناگ راج نے وہاں بھیجا تھا اور اگر ناگ راج، کو پہلے سے ہی اس بات کا علم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان آ سکتے ہیں تو پھر اسے یہ بھی معلوم ہوگا کہ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان کس مقصد کے لئے

آنے والے ہیں۔ ناگ راج انہیں ہر حال میں کافرستان میں داخل ہونے سے روکنا چاہتا تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ پروفیسر جگن داس اور گرین وائرس کے بارے میں ناگ راج کو بخوبی علم ہو گا اور ہری ناتھ ریڈ سنیک کی بڑی اور طاقتور فورس کا باس تھا اس لئے ناگ راج اور ہری سنگھ کا آپس میں گہرا تعلق تھا اور ناگ راج تک پہنچنے کے لئے ہری ناتھ سے بڑھ کر بہتر ذریعہ اور بھلا کیا ہو سکتا تھا۔ اس لئے عمران نے اب ہری ناتھ کو قابو کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

ہری ناتھ نے جیسے ہی سرنگ کا راستہ بند کیا اور مشین آف کی عمران نے جیب سے فوراً مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ ہری ناتھ کی جانب کر دیا۔ ہری ناتھ مشین آف کر کے اس کی طرف مڑا ہی تھا کہ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھ کر وہ وہیں ٹھٹھک گیا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کر رہے ہو دُرجن سنگھ"...... ہری ناتھ نے مشین پسٹل کا رخ اپنی طرف دیکھ کر حیرت اور غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

"دُرجن سنگھ کو تو میں نے تمہارے کہنے پر جلا دیا ہے ہری ناتھ"...... عمران نے اصلی آواز میں کہا اور اس کی بدلی ہوئی آواز سن کر ہری ناتھ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف بڑھا لیکن اسی لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ زور دار دھماکہ ہوا اور مشین پسٹل سے ایک گولی نکل کر ہری ناتھ کے عین

کان کے قریب سے گزرتی چلی گئی اور ہری ناتھ کا جیب کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ وہیں رک گیا۔

"اب اگر تم نے جیب کی طرف ہاتھ لے جانے کی کوشش کی تو اس بار گولی تمہارے کان کے قریب سے نہیں گزرے گی بلکہ سیدھی تمہاری کھوپڑی میں گھس جائے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ہری ناتھ اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"کون ہو تم"...... ہری ناتھ نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"وہی۔ جسے ہلاک کرنے کے لئے تمہیں اور تمہاری ریڈ فورس کو ناگ راج اور پروفیسر جگن داس نے یہاں بھیجا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشائی ایجنٹ"...... ہری ناتھ نے جبڑے بھینچ کر کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اس نے تنویر کی طرف دیکھ کر آئی کوڈ میں ایک اشارہ کیا تو تنویر اثبات میں سر ہلا کر محتاط اور غیر محسوس انداز میں ہری ناتھ کی جانب بڑھنے لگا۔

"ریڈ سنیک کا چیف ناگ راج ہے۔ پروفیسر جگن داس نہیں اور یہ پروفیسر جگن داس کون ہے جس کا تم نام لے رہے ہو"...... ہری ناتھ نے کہا۔ اس کے لہجے سے ہی عمران کو صاف محسوس ہو گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"وہی جس نے پاکیشائی علاقے میں گرین وائرس کا ہولناک

تجربہ کیا تھا"...... عمران نے اس کی آنکھوں میں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"گرین وائرس۔ کیا مطلب۔ کون سا گرین وائرس اور کون سا تجربہ"...... ہری ناتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ناگ راج نے تمہیں کچھ بھی نہیں بتایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا نہیں بتایا ہے"...... ہری ناتھ نے اسی طرح سے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ یہ بتاؤ کہ ناگ راج کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔ ہری ناتھ چند لمحے عمران کو تیز نظروں سے گھورتا رہا پھر اس کے ہونٹوں پر انتہائی زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"تم کیا سمجھتے ہو۔ میں تمہارے ہر سوال کا جواب دے دوں گا"...... اس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ اگر میں تمہارے دس ساتھیوں کو ہلاک کر سکتا ہوں تو پھر تمہیں ہلاک کرنے میں مجھے کیا عار ہو سکتا ہے"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم نے درجن سمیت میرے دس ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے۔ اس کا تمہیں حساب دینا ہو گا۔ میں تمہیں اور تمہارے ان ساتھیوں کو یہاں سے زندہ نہیں جانے دوں گا"...... ہری ناتھ نے غضبناک

لہجے میں کہا۔

''میں حساب کتاب میں بے حد کمزور ہوں۔ میری جگہ تم حساب کتاب کر لو''...... عمران نے کہا۔ عمران نے جان بوجھ کر ہری ناتھ کو باتوں میں الجھا رکھا تھا تاکہ تنویر اس کے عقب میں پہنچ جائے۔ ہری ناتھ اس سے غافل تھا تنویر نہایت خاموشی سے ہری ناتھ کے عین عقب میں پہنچ گیا تھا۔ تنویر کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اس نے مشین پسٹل والا ہاتھ اٹھایا جیسے وہ مشین پسٹل کے دستے سے ہری ناتھ کے سر پر وار کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی اس کا ہاتھ اٹھا ہی تھا کہ اچانک ہری ناتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پھر اچانک تنویر اس کے ہاتھوں میں اٹھا اور اڑتا ہوا عمران کی جانب آیا۔ عمران نے اس سے بچنے کی کوشش کی لیکن بچتے بچتے بھی تنویر اس سے ٹکرا گیا اور وہ دونوں الٹ کر گرتے چلے گئے۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے اور اچانک ہوا تھا کہ انہیں واقعی کچھ سمجھنے اور سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ ہری ناتھ کے جسم میں جیسے بجلی سی بھری ہوئی تھی۔ اس نے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے مڑ کر تنویر کو پکڑا تھا اور اسے اٹھا کر عمران کی جانب پھینک دیا تھا جیسے اسے تنویر کے عقب میں موجود ہونے کا علم ہو گیا ہو۔

جیسے ہی عمران اور تنویر گرے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بجلی کی سی تیزی سے ہری ناتھ کی طرف جھپٹے لیکن ہری ناتھ میں تو جیسے پارہ سا بھر گیا تھا۔ تنویر کو پھینکتے ہی وہ اچھلا اور اس کی دونوں ٹانگیں

قریب آتے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل کے سینوں پر پڑیں۔ دونوں اچھل کر پیچھے جا گرے۔ یہ دیکھ کر جولیا اچھلی اور اس نے ہوا میں قلابازی کھاتے ہوئے دونوں ٹانگیں گھما کر نیچے آتے ہوئے ہری ناتھ کے پہلو میں مار دیں۔ ہری ناتھ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کا جسم ہوا میں کسی لٹو کی طرح سے گھوم گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ گرتا اس نے کمال پھرتی سے اپنا جسم سکیڑا اور الٹی قلابازی کھا کر پیروں کے بل زمین پر آ گیا۔ جولیا نے اس پر ایک بار پھر چھلانگ لگائی لیکن ہری ناتھ ایک ٹانگ پر گھوما اور اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ جولیا کے سر سے ٹکرائی اور جولیا چیختی ہوئی دائیں طرف گری۔ یہ دیکھ کر تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ صفدر نے بھی ہری ناتھ کی جانب چھلانگ لگائی لیکن ہری ناتھ نے سر کی ٹکر مار کر ایک بار پھر اسے گرا دیا۔ کیپٹن شکیل نے جھپٹ کر ہری ناتھ کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن ہری ناتھ اچھلا اور کیپٹن شکیل کے اوپر سے ہوتا ہوا اس کے پیچھے موجود تنویر سے آ ٹکرایا تنویر نے اسے دونوں ہاتھوں سے روکنے کی کوشش کی تھی لیکن ہری ناتھ تو جیسے چھلاوہ بنا ہوا تھا۔ ہری ناتھ کے دونوں گھٹنے تنویر کے سینے پر پڑے اور تنویر چیختا ہوا نیچے گرا۔ ہری ناتھ نے برق رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہوا میں قلابازی کھائی اور گھومتا ہوا عمران کے نزدیک آ گیا جو اتنی دیر میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ نزدیک آتے ہی ہری ناتھ نے اپنا جسم لٹو کی طرح گھمایا اور عمران

کے منہ پر زور دار مکا مارنے کی کوشش کی لیکن عمران فوراً کمان کی
طرح پیچھے کی طرف مڑ گیا اور ہری ناتھ کا مکا ہوا میں ہی گھوم گیا۔
اس سے پہلے کہ ہری ناتھ سیدھا ہوتا اسی لمحے عمران نے الٹی
قلابازی کھائی اور اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر ہری ناتھ کی
ٹھوڑی کے نیچے پڑے۔ ہری ناتھ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ
اچھلا اور قلابازی کھانے والے انداز میں مڑا ہی تھا کہ عمران کا جسم
ایک بار پھر گھوما اور اس کی گھومتی ہوئی ٹانگ ہری ناتھ کی پشت پر
پڑی اور ہری ناتھ اڑتا ہوا پیچھے جا گرا۔ اس طرف جولیا موجود تھی۔
ہری ناتھ جولیا کے قریب گرا ہی تھا کہ جولیا کی ٹانگ چلی اور
کمرے میں ہری ناتھ کی زور دار چیخ گونج اٹھی۔ جولیا نے اس
کے جبڑے پر وار کیا تھا۔ ہری ناتھ ابھی سنبھل ہی رہا تھا کہ اسی
لمحے جولیا کی ٹانگ اس کے پہلو پر پڑی اور ہری ناتھ کا جسم اٹھ کر
ہوا میں گھوم گیا اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتا صفدر اور کیپٹن شکیل
تیزی سے اس پر جھپٹے اور انہوں نے دونوں ہاتھوں سے اسے پکڑ کر
اوپر اچھال دیا۔ جیسے ہی ہری ناتھ کا جسم ہوا میں بلند ہوا اسی لمحے
تنویر اور کیپٹن شکیل ایک ساتھ اچھلے اور ان کی ایک ایک ٹانگ ہری
ناتھ کی پشت پر پڑی اور ہری ناتھ کسی لٹو کی طرح سے گھومتا ہوا
جنوبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ دیوار سے ٹکراتے ہی وہ جیسے ہی نیچے گرا
اسی لمحے جولیا اس کے سر پر پہنچ گئی اور اس کے پاؤں کی زور دار
ٹھوکر ہری ناتھ کے سر پر پڑی تو کمرہ ہری ناتھ کی زور دار چیخ سے

گونج اٹھا۔ جولیا کی ٹانگ ایک بار پھر چلی اور ہری ناتھ کو اپنے
دماغ میں اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا
جولیا کی تیسری ضرب نے اسے وہیں سر ڈالنے پر مجبور کر دیا۔ جولیا
نے احتیاطاً ایک اور ٹھوکر اس کے سر پر مار دی لیکن اس بار ہری
ناتھ کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"بڑا تیز اور سخت جان ہے"...... صفدر نے ایک طویل سانس
لے کر ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اس نے ایک ساتھ ہم سب پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی
ورنہ میں اس کے لئے اکیلا ہی کافی تھا"...... تنویر نے کہا۔

"تم نے خود کو اس پر ظاہر کیوں کر دیا تھا۔ ہم اس کے ساتھیوں
کے بھیس میں تھے۔ اسی حالت میں ہم اس کے ساتھ بھی تو جا سکتے
تھے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ ریڈ سنیک کا اہم آدمی ہے۔ اس سے ہمیں کام کی بہت سی
باتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔ یہ جگہ سیف ہے اور میں اس سے یہاں
آسانی سے اہم معلومات حاصل کر سکتا ہوں اگر ہم باہر چلے جاتے
اور یہ ہمیں کسی اور جگہ لے جاتا تو ہو سکتا ہے کہ ہم اس پر قابو نہ پا
سکتے اور دوسری پریشانیوں کا شکار ہو جاتے اس لئے اسے یہیں گھیرنا
زیادہ بہتر تھا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا اب تم اس سے پوچھ گچھ کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا اچار ڈالوں گا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"میں اسے باندھ دوں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے سر ہلانے پر کیپٹن شکیل آگے بڑھا اور اس نے جیب سے رسی کا ایک گچھا نکالا اور ہری ناتھ کے قریب بیٹھ گیا اور پھر وہ رسی کا گچھا کھول کر ہری ناتھ کو باندھنا شروع ہو گیا جبکہ عمران مشین کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحے وہ مشین دیکھتا رہا پھر وہ سر ہلا کر مشین کے پاس پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے مشین آن کی اور مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔

سکرین آن ہوتے ہی سرنگ کے مناظر دکھائی دینے لگے۔ عمران مختلف بٹن پریس کرنے لگا جس سے سکرین کے منظر بدلنا شروع ہو گئے اور سکرین پر ایک پرانی حویلی کے مختلف منظر دکھائی دینے لگے۔ عمران سکرین پر لال سنگھ کی حویلی کے ایک ایک حصے کا جائزہ لے رہا تھا۔ حویلی کے احاطے حصے میں اسے ریڈ فورس کی چند سرخ رنگ کی جیپیں کھڑی دکھائی دیں جن پر آر ایف لکھا ہوا تھا جس کا مطلب ریڈ فورس ہی ہو سکتا تھا۔

عمران چند لمحے سکرین پر حویلی کا جائزہ لیتا رہا پھر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس مشین کے ذریعے وہ سرنگ یا پھر حویلی کو ہی دیکھ سکتا تھا۔ حویلی سے باہر مشین کا کوئی لنک نہیں تھا اس لئے وہ باہر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس اثناء میں کیپٹن شکیل ہری ناتھ کو باندھ چکا تھا اور اب اس کے قریب ہی کھڑا تھا۔

"ہوش میں لاؤ اسے اور اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو اور

صفدر اور تنویر تم دونوں جاؤ سب کے سامان والے بیگ تلاش کر کے لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر سر ہلا کر وہاں سے باہر چلے گئے جبکہ کیپٹن شکیل ہری ناتھ پر جھکا اور اسے اٹھا کر سامنے پڑے ایک سنگل صوفے پر ڈال دیا اور پھر اس نے ہری ناتھ کے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ دیئے۔ عمران نے اپنا بیگ کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکال لیا۔ اس نے باکس کھولا۔ باکس میں ایک چھوٹا سرنج اور دو انجکشن موجود تھے۔ جن میں ایک انجکشن کا رنگ نیلا اور دوسرے کا رنگ سفید تھا۔ عمران نے نیلے رنگ والا انجکشن اور سرنج نکالا اور باکس دوبارہ بیگ میں ڈال لیا اور پھر وہ کرسی گھسیٹ کر ہری ناتھ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا جس کا جسم سانس بند ہونے کی وجہ سے حرکت کر رہا تھا پھر اچانک ہری ناتھ کو زور دار جھٹکا لگا اور اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں اور وہ لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں کیپٹن شکیل نے اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے اور اپنی جیب سے رومال نکال کر اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔ اس کے منہ میں چونکہ رومال ٹھنسا ہوا تھا اس لئے اس کے منہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ عمران کے اشارے پر کیپٹن شکیل پیچھے ہٹ گیا تھا۔ عمران غور سے ہری ناتھ کی طرف دیکھ رہا تھا جس کا لاشعور فوراً شعور میں آ گیا تھا۔ وہ اپنا جسم زور زور سے جھٹک رہا تھا جیسے خود کو رسیوں سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہا ہو۔ لیکن اسے کیپٹن شکیل نے باندھا تھا

اس لئے وہ لاکھ کوشش بھی کر لیتا تو آزاد نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ نہایت غضبناک نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں صفدر اور تنویر اپنے ساتھیوں کے سامان کے بیگ اٹھائے واپس آ گئے۔

عمران نے انجکشن اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔

"یہ انجکشن دیکھ رہے ہو ہری ناتھ"...... عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا اور ہری ناتھ غور سے انجکشن دیکھنے لگا پھر اس کی آنکھوں میں یکلخت زمانے بھر کا خوف امنڈ آیا جیسے اس نے انجکشن کا نام پڑھ کر جان لیا ہو کہ وہ کس قسم کا انجکشن تھا۔ وہ زور زور سے مچلنے لگا۔ لیکن عمران کو اس کی بھلا کیا پرواہ ہو سکتی تھی اس نے ہری ناتھ کی آنکھوں میں خوف کے تاثرات دیکھ لئے تھے۔ جس سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ہری ناتھ اس انجکشن کے بارے میں جانتا ہے اس لئے عمران نے کوئی بات کرنے کی بجائے سرنج کا کیپ ہٹایا اور پھر اس نے سرنج میں انجکشن بھرنا شروع کر دیا۔ عمران جیسے جیسے سرنج میں انجکشن بھرتا جا رہا تھا ہری ناتھ نے حلق سے تیز آوازیں نکالنا شروع کر دی تھیں اور وہ رسیوں سے آزاد ہونے کے لئے اپنا پورا زور لگا رہا تھا جیسے وہ خود کو یہ انجکشن لگانے سے ہر صورت میں بچانا چاہتا ہو۔

عمران نے سرنج میں انجکشن بھر کے خالی شیشی ایک طرف اچھال دی اور پھر وہ کرسی لے کر ہری ناتھ کے اور نزدیک آ گیا۔

ہری ناتھ کی نظریں عمران کے ہاتھ میں موجود سرنج پر جمی ہوئی

تھیں۔

"اس انجکشن کو دیکھ کر تمہاری حالت تو ویسے ہی غیر ہو گئی ہے ہری ناتھ۔ میں جب تمہیں یہ انجکشن لگاؤں گا تب تمہارا کیا حال ہو گا"...... عمران نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا اور ہری ناتھ زور زور سے انکار میں سر ہلانے لگا جیسے وہ عمران کو انجکشن لگانے سے منع کر رہا ہو۔

"یہ ڈی سکسٹی کا انجکشن ہے ہری ناتھ۔ تم ڈی سکسٹی کے بارے میں جانتے ہی ہو گے۔ اس انجکشن کا اثر انسانی ہڈیوں پر پڑتا ہے اور انسانی ہڈیاں اندر ہی اندر موم کی طرح پگھلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ بے ہوش انسان کو تو شاید ہڈیوں کے پگھلنے کا احساس نہ ہوتا ہو لیکن ہوش مند انسان کی ہڈیاں جب موم کی طرح پگھلنا شروع ہو جائیں تو اسے کس قدر اذیت برداشت کرنی پڑتی ہے اس کا تمہیں بخوبی اندازہ ہو گا اور اگر نہیں تو پھر اس انجکشن کے لگتے ہی تمہیں اندازہ ہو جائے گا۔ میں جانتا ہوں کہ میں لاکھ کوششیں کر لوں۔ تمہارے جسم کا ریشہ ریشہ ہی کیوں نہ الگ کر دوں لیکن تم جیسا ہارڈ ایجنٹ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا اور ہارڈ ایجنٹ کی زبان کیسے کھل سکتی ہے اس کے لئے ڈی سکسٹی انجکشن سے بڑھ کر اور کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا۔ اس انجکشن کے لگتے ہی جب تم موت سے بڑھ کر تکلیف اور اذیت سے گزرو گے تو تم مجھے وہ سب بھی بتا دو گے جس کے بارے میں شاید مجھے تم سے پوچھنے کا خیال بھی

نہ آئے گا“...... عمران نے کہا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ہری ناتھ کے منہ میں ٹھنسا ہوا رومال نکال لیا۔ جیسے ہی ہری ناتھ کے منہ سے رومال نکلا وہ حلق کے بل چیخنا شروع ہو گیا۔

”رک جاؤ۔ اس انجکشن کا اثر بہت بھیانک ہوتا ہے۔ رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ“...... ہری ناتھ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”ارے۔ میں نے انجکشن نہیں لگایا اور تم ابھی سے چیخنا شروع ہو گئے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے سرنج والا ہاتھ اٹھا کر اس کی گردن کے پاس کر دیا۔

”نن۔ نن۔ نہیں۔ نہیں۔ میں کہہ رہا ہوں مجھے انجکشن مت لگانا ورنہ“...... ہری ناتھ نے اپنی گردن پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر انتہائی خوف ابھر آیا تھا جیسے وہ انجکشن کی اذیت سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنا چاہتا ہو۔

”اگر تم انجکشن کی ہولناک اذیت سے خود کو بچانا چاہتے ہو تو میرے چند سوالوں کے جواب دے دو“...... عمران نے کہا۔

”کک۔ کک۔ کیسے سوال“...... ہری ناتھ نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”پروفیسر جگن داس کہاں ہے“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”پروفیسر جگن داس۔ کون پروفیسر جگن داس۔ میں کسی پروفیسر جگن داس کو نہیں جانتا“...... ہری ناتھ نے تیز لہجے میں کہا اور اس

کے بولنے کے انداز سے عمران کو صاف محسوس ہوا ہو گیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

”سوچ لو۔ تمہارا یہ جھوٹ تم پر بھاری پڑ سکتا ہے“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔ میں واقعی کسی پروفیسر جگن داس کو نہیں جانتا“...... ہری ناتھ نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

”گرین وائرس کہاں تیار کیا جا رہا ہے“...... عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”کون سا گرین وائرس۔ میں اس کے بارے میں بھی نہیں جانتا“...... ہری ناتھ نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو گے۔ تمہیں انجکشن لگانا ہی پڑے گا“...... عمران نے غرا کر کہا اور پھر وہ اچانک اٹھا اور اس نے ایک ہاتھ سے ہری ناتھ کی گردن پکڑی اور پھر اس نے سرنج کی سوئی ہری ناتھ کی گردن کی ایک رگ میں چبھو دی۔ ہری ناتھ کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔ لیکن اس کی گردن چونکہ عمران کی گرفت میں تھی اس لئے وہ خود کو انجکشن لگنے سے نہیں بچا سکا تھا۔ عمران نے نیلے رنگ کا محلول اس کی گردن میں انجیکٹ کرنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی سارا محلول ہری ناتھ کی گردن کی مخصوص رگ میں انجیکٹ ہوا عمران نے سرنج کی سوئی

باہر کھینچی اور سرنج ایک طرف اچھال کر ہری ناتھ کی گردن چھوڑ دی اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہری ناتھ بری طرح سے سر مارتا ہوا چیخ رہا تھا اور اس کا رنگ یکلخت سرخ ہونا شروع ہو گیا تھا۔

"صرف پانچ منٹ بعد ڈی سکسٹی تمہاری ہڈیوں پر اثر کرنا شروع کر دے گا اس کے بعد تمہاری یہ نارمل چیخیں حقیقی چیخوں میں بدل جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"تم۔ تم۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ میں مر جاؤں گا لیکن میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا"...... ہری ناتھ نے زور زور سے سر مارتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اس وقت تک مرنے نہیں دوں گا جب تک کہ تم مجھے پروفیسر جگن داس اور گرین وائرس کے بارے میں نہیں بتا دیتے"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کی نظریں ہری ناتھ کی آنکھوں میں بدلتے ہوئے رنگ پر پڑیں تو وہ یکلخت بوکھلا کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"زمین پر لیٹ جاؤ۔ جلدی"...... عمران نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اس نے خود بھی فوراً زمین پر چھلانگ لگا دی۔ ابھی اس نے چھلانگ لگائی ہی تھی کہ کمرے میں ایک زوردار دھماکا ہوا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم جیسے خون اور گوشت کے لوتھڑوں سے لتھڑتے چلے گئے۔

ناگ راج اپنے دفتر میں بیٹھا سیل فون پر نمبر پریس کر رہا تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ناگ راج بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے سیل فون بند کیا اور اسے میز پر رکھ کر نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ چیف سپیکنگ"...... ناگ راج نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"نرنجن بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی اور ناگ راج بے اختیار چونک پڑا۔ وہ جانتا تھا کہ نرنجن کا تعلق مانیٹرنگ سیل سے تھا جہاں ایک خصوصی مشین اور سیٹلائٹ کے ذریعے ریڈ سنیک کے تمام خصوصی سیکشنوں اور خاص طور پر ریڈ فورس کی کارکردگی پر نظر رکھی جاتی تھی۔

"کیا بات ہے نرنجن۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو"۔ ناگ راج نے تیز لہجے میں کہا۔

"غضب ہو گیا چیف۔ غضب ہو گیا"...... دوسری طرف سے نرنجن نے اسی طرح سے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہوا کیا ہے۔ نانسنس۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ میں تمہیں وہیں آ کر شوٹ کر دوں گا"...... ناگ راج نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ سس۔ سوری چیف"...... دوسری طرف سے نرنجن نے ناگ راج کی غصیلی آواز سن کر اور زیادہ بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ یہ تم کر کیا رہے ہو نانسنس۔ بولو۔ کیا بات ہے ورنہ میں فون رکھ رہا ہوں اور تمہیں شوٹ کرنے کے لئے آ رہا ہوں"...... ناگ راج نے گرج کر کہا۔

"یس چیف۔ آپ۔ آپ یہاں آ جائیں۔ مم مم۔ میں"۔ نرنجن نے اسی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا اور ناگ راج غرا کر رہ گیا۔

"میں تمہارے پاس آ جاؤں۔ نانسنس۔ تم ہوش میں تو ہو۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ چیف تم ہو یا میں۔ تم مجھے اپنے پاس بلانے کا آرڈر کیسے دے سکتے ہو۔ نانسنس"...... ناگ راج نے اس بار بری طرح سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نن۔ نو چیف۔ میں آپ کو آرڈر نہیں دے رہا۔ مم۔ مم۔ میں مانیٹر سکرین پر آپ کو کچھ دکھانا چاہتا ہوں"...... دوسری طرف

سے نرنجن نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"دکھانا چاہتے ہو کیا دکھانا چاہتے ہو۔ کچھ منہ سے بھی بولو۔ نانسنس"...... ناگ راج نے کہا۔

"یس چیف۔ وہ۔ وہ۔ ہری ناتھ"...... دوسری طرف سے نرنجن نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہری ناتھ۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہری ناتھ کو۔ کہاں ہے وہ"...... ناگ راج نے بری طرح سے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"آ۔ آ۔ آپ۔ مانیٹر روم میں آ جائیں پلیز"...... دوسری طرف سے نرنجن نے اسی طرح ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا اور ناگ راج غصے سے کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ اس نے فوراً سر جھٹک کر جبڑے بھینچ لئے۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... ناگ راج نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"نانسنس۔ بات بات پر خواہ مخواہ سسپنس پیدا کرنا ان سب کی فطرت بن چکا ہے۔ دل تو چاہتا ہے کہ ان سب کو لائن میں کھڑا کر کے ایک ساتھ گولیوں سے بھون کر رکھ دوں جو بات کم کرتے ہیں اور ہکلاتے زیادہ ہیں"...... ناگ راج نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ میز کے پیچھے سے نکل کر وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر کمرے سے نکل آیا۔ ایک راہداری جیسے راستے سے گزر کر وہ تیز تیز چلتا ہوا

دائیں طرف بنے ہوئے ایک کمرے کے دروازے کے قریب آ کر رک گیا۔ کمرے کا دروازہ فولادی اور بند تھا۔ سائیڈ کی دیوار پر ایک مشینی آپریٹنگ سسٹم لگا ہوا تھا۔ جس پر نمبرنگ پیڈ بھی دکھائی دے رہا تھا۔ ناگ راج نے آگے بڑھ کر ایک بٹن پریس کیا تو نمبر روشن ہو گئے اور پھر ناگ راج مختلف نمبروں کا کوڈ بٹن پریس کرنے لگا۔ سسٹم کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹی سی سکرین تھی جو سرخ رنگ کی تھی۔ جیسے ہی ناگ راج نے مخصوص کوڈ بٹن پریس کئے اسی لمحے تیز بیپ کی آواز ابھری اور سکرین سبز رنگ کی ہو گئی اور ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ لفٹ کے دروازے کی طرح دو حصوں میں تقسیم ہو کر کھلتا چلا گیا۔

جیسے ہی دروازہ کھلا ناگ راج کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا اور وہاں چاروں طرف مشینیں ہی مشینیں دکھائی دے رہی تھیں۔ جن پر مختلف سائزوں کی سکرینیں لگی ہوئی تھیں۔ ان مشینوں پر سفید ایپرن پہنے افراد بیٹھے مستعدی سے کام کر رہے تھے۔ دائیں طرف ایک چھوٹی سی مشین تھی جس پر ایک تیس انچ کی سکرین لگی ہوئی تھی۔ اس مشین کے پاس ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو اس مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا۔ سکرین پر ایک کمرے کا منظر دکھائی دے رہا تھا جس میں پانچ سرخ پوش افراد موجود تھے اور ایک شخص صوفے پر رسیوں سے جکڑا ہوا پڑا تھا۔ اس شخص کے سامنے ایک سرخ پوش کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں ایک

سرنج تھی اور سرنج میں نیلے رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ سرخ پوش رسیوں میں جکڑے ہوئے شخص کے سامنے کھڑا تھا جس کی وجہ سے جکڑے ہوئے شخص کا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ سرخ پوش اس شخص کی گردن پر انجکشن لگا رہا تھا اور بندھا ہوا شخص بری طرح سے سر مار رہا تھا جیسے وہ اس انجکشن سے بچنا چاہتا ہو۔

ناگ راج جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا وہاں موجود تمام مشین آپریٹر اسے دیکھ کر فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"آئیں چیف۔ یہ دیکھیں"...... چھوٹی مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان نے ناگ راج کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس نوجوان کے کانوں پر ہیڈ فونز تھے جو اس نے ناگ راج کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر کانوں سے ہٹا لئے تھے۔

"کیا ہے یہ اور یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... ناگ راج نے اس کے قریب آ کر سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے درشت لہجے میں کہا۔

"یہ ہری ناتھ ہے چیف اور یہ پانچ افراد جنہوں نے ریڈ فورس کے لباس پہنے ہوئے ہیں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں"...... اس نوجوان نے کہا جس کا نام نرنجن تھا اور ناگ راج یہ سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی نظریں سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ سرخ پوش نے بندھے ہوئے آدمی کی گردن میں انجکشن لگا دیا تھا اور پھر وہ پیچھے

ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا تھا اس لئے ناگ راج بندھے ہوئے شخص کو
دیکھ کر پہچان گیا تھا وہ واقعی ریڈ فورس کا کمانڈر ہری ناتھ تھا جس کا
چہرہ تکلیف کی وجہ سے بگڑا ہوا تھا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ ہری ناتھ
نے تو کہا تھا کہ اس کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو
ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں بھی جلا دی ہیں۔ پھر یہ سب۔ یہ
سب کیسے ہو گیا''...... ناگ راج نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہری ناتھ نے ریڈ فورس کے دس مسلح افراد کو سرنگ میں بھیجا
تھا چیف۔ ان دس افراد نے سرنگ میں فائرنگ کرنے کے ساتھ
ساتھ میزائل بھی فائر کئے تھے جس سے سرنگ کا خاصہ حصہ تباہ ہو
گیا تھا جبکہ سرنگ میں ایک دراڑ بھی موجود تھی۔ پاکیشیائی ایجنٹ
اس دراڑ میں چھپ گئے تھے اس لئے ان میں سے نہ کوئی میزائلوں
سے زخمی ہوا تھا اور نہ ہی ان میں سے کسی کو گولی لگی تھی۔ مسلح افراد
فائرنگ کرتے ہوئے آگے گئے تو دراڑ میں چھپے ہوئے افراد نے
ان پر گیس بم پھینک دیا تھا جس سے دس کے دس افراد بے ہوش
ہو گئے تھے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان کے لباس
اتار کر انہیں ہلاک کر دیا تھا اور پھر وہ سب ریڈ فورس کے لباس
پہن کر آگے بڑھ آئے تھے جہاں ہری ناتھ موجود تھا۔ عمران اور
اس کے ساتھیوں نے ہری ناتھ پر گنیں تان لی تھیں۔ ہری ناتھ
نے ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اکیلا ان سب کا
مقابلہ نہیں کر سکا تھا اور بے ہوش ہو گیا تھا۔ جیسے ہی ہری ناتھ بے
ہوش ہوا انہوں نے اسے باندھ لیا تھا اور اب عمران نے اسے ڈی
سکسٹی کا انجکشن لگا دیا ہے تاکہ وہ اس سے پوچھ گچھ کر سکے اور
چیف ڈی سکسٹی انجکشن ایک ایسا انجکشن ہے جس کے لگنے کے کچھ
ہی دیر میں اندر سے انسانی ہڈیاں گلنے سڑنے لگتی ہیں اور ہوش مند
انسان اس قدر شدید اور خوفناک اذیت میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس
کا شعور اور لاشعور دونوں آپس میں گڈ مڈ ہو جاتے ہیں اور ایسی
حالت میں ایسے انسان سے کچھ بھی پوچھا جائے تو وہ بالکل ٹھیک
جواب دیتا ہے چاہے سوال اس انسان کے بچپن سے متعلق ہی
کیوں نہ ہو''...... نرنجن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ڈی سکسٹی انجکشن ہری ناتھ کو لگایا جا چکا ہے۔ اس
کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس سے جو پوچھیں گے ہری
ناتھ انہیں سب کچھ بتا دے گا''...... ناگ راج نے کہا۔

''یس چیف۔ چند ہی لمحوں میں ہری ناتھ کی حالت بگڑ جائے
گی اور پھر اس کے ذہن میں جو کچھ ہو گا وہ انہیں سب بتا دے
گا''...... نرنجن نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایسا ہوا تو بہت غلط ہو گا۔ ہری ناتھ سب جانتا
ہے۔ اگر اس کی زبان کھل گئی تو عمران کو سب کچھ معلوم ہو جائے
گا۔ اسے روکو۔ روکو اسے''...... ناگ راج نے بری طرح سے چیختے
ہوئے کہا۔

"لل۔لل۔لیکن چیف"...... نرنجن نے بوکھلا کر کہا۔

"شٹ اَپ یو نانسنس۔ روکو اسے۔ جیسے بھی ہو روکو اسے۔ ہری ناتھ کی زبان نہیں کھلنی چاہئے۔ سمجھے تم"...... ناگ راج نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اس کا غصہ دیکھ کر نرنجن سمیت وہاں موجود تمام افراد بری طرح سے سہم گئے۔

"ہری ناتھ کو روکنے کا ایک ہی طریقہ ہے چیف"...... نرنجن نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا طریقہ ہے۔ جلدی بولو"...... ناگ راج نے اسی انداز میں کہا۔

"مجھے ہری ناتھ کو ہلاک کرنا پڑے گا چیف"...... نرنجن نے نہایت آہستہ زبان میں اور رک رک کر کہا۔

"ہلاک کرنا پڑے گا کیسے۔ جلدی بولو۔ نانسنس۔ وہ کچھ بول رہا ہے"...... ناگ راج نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر تھیں جہاں ہری ناتھ کچھ بولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"ریڈ فورس پر نظر رکھنے کے لئے ہم نے ان کے جسموں میں ٹانسٹاک چپس لگا رکھی ہیں۔ ان چپس کی وجہ سے نہ صرف ہم انہیں لائیو دیکھ سکتے ہیں بلکہ ان کی باتیں بھی سن سکتے ہیں تاکہ ان کی ایک ایک حرکت پر آسانی سے نظر رکھی جا سکتے۔ ٹانسٹاک چپس میں مائیکرو بلاسٹر بھی موجود ہے جسے اگر ڈی چارج کر دیا جائے تو چپ زور دار دھماکے سے پھٹ جاتی ہے اور اس انسان کے ٹکڑے اڑ

جاتے ہیں"...... نرنجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ٹانسٹاک سے ہم ریڈ فورس کے کسی بھی غدار کو ختم کر سکتے ہیں۔ اوکے۔ تم ٹانسٹاک کو ڈی چارج کرو اور ہری ناتھ کو ختم کر دو۔ ہری اَپ"...... ناگ راج نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں ابھی ٹانسٹاک ڈی چارج کرتا ہوں"۔ نرنجن نے کہا اور اس نے مشین کی طرف مڑ کر جلدی جلدی ایک سوئچ اور چند بٹن آن کرنے شروع کر دیئے۔ جیسے ہی اس نے ایک سوئچ آن کیا اسی لمبے سکرین کے ایک حصے میں ایک چھوٹی سی سرخ رنگ کی ونڈو بنی اور اس میں تیزی سے نمبر چلنے لگے۔ نرنجن نے مزید بٹن پریس کیئے تو ونڈو میں ہری ناتھ کا چہرہ اور آر ایف ون کے الفاظ نمودار ہو گئے اور دوسرے ہی ونڈو کا سرخ رنگ سپارک کرنا شروع ہو گیا۔

"جلدی کرو۔ نانسنس۔ جلدی کرو"...... ناگ راج نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا اور نرنجن سر ہلا کر مشین کی سائیڈ پر بنے ہوئے کی بورڈ سے کچھ ٹائپ کرنا شروع ہو گیا۔ پھر اس نے انٹر کا بٹن پریس کیا تو اچانک سکرین پر بنی ہوئی سرخ ونڈو یکلخت نیلی ہو گئی اور اسی سکرین پر کاؤنٹ ڈاؤن نمبر ابھر آئے جو دس سے نیچے جا رہے تھے۔

"بس چیف۔ کاؤنٹ ڈاؤن ختم ہوتے ہی ٹانسٹاک بلاسٹ ہو

جائے گا اور ہری ناتھ کا جسم کسی خوفناک بم کی طرح پھٹ جائے گا“...... نرنجن نے کہا۔ ناگ راج نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بدستور سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اچانک مشین سے بیپ کی تیز آواز ابھری اور اچانک سکرین تاریک ہو گئی۔

”ہری ناتھ ہلاک ہو گیا ہے چیف۔ ٹانسٹاک بلاسٹر نے اس کے ٹکڑے اُڑا دیئے ہیں“...... نرنجن نے کہا اور ناگ راج کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے اس کا رکا ہوا سانس بحال ہو گیا ہو۔

”کیا اس بلاسٹر میں اتنی پاور تھی کہ ہری ناتھ کے ساتھ اس کے پاس موجود پاکیشائی ایجنٹ بھی ہلاک ہو جائیں“...... ناگ راج نے پوچھا۔

”یس چیف۔ وہ سب ہری ناتھ کے نزدیک ہی موجود تھے ٹانسٹاک بلاسٹر کے دھماکے سے وہ سب بھی نہیں بچ سکے ہوں گے۔ ہری ناتھ کے ساتھ ان سب کے بھی حقیقتاً ٹکڑے اُڑ گئے ہوں گے“...... نرنجن نے کہا۔

”گڈ شو۔ گڈ شو۔ ان سب کا ہلاک ہونا بے حد ضروری تھا۔ بے حد ضروری ورنہ وہ سب یہاں آ جاتے اور ان کا اور ہمارا نہ ختم ہونے والا لڑائی کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ اس لڑائی میں جیت ہماری ہی ہوتی تھی لیکن ان کے ہاتھوں ہمارے بھی بے شمار ساتھی مارے جاتے۔ جس کی انہوں نے سرنگ میں ہمارے دس ساتھیوں کو ہلاک کر کے ابتدا کر دی تھی۔ ان دس افراد کے ساتھ ہمیں اپنے

ایک جانثار ساتھی ہری ناتھ سے بھی ہاتھ دھونے پڑے ہیں لیکن ہری ناتھ کے ساتھ وہ سب بھی ہلاک ہو گئے ہیں میرے لئے یہی سب سے بڑی خوشی ہے“...... ناگ راج نے کہا۔

”یس چیف“...... نرنجن نے کہا۔

”ریڈ فورس کا نمبر ٹو کون ہے“...... ناگ راج نے پوچھا۔

”نمبر ٹو دُرجن سنگھ تھا چیف۔ ناگ راج کے کہنے پر وہی نو مسلح افراد کے ساتھ سرنگ میں گیا تھا۔ پاکیشائی ایجنٹوں نے اسے بھی ہلاک کر دیا تھا۔ عمران نے دُرجن سنگھ سے بھی پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن چونکہ دُرجن سنگھ کچھ نہیں جانتا تھا اس لئے میں خاموش رہا۔ میں نے ہری ناتھ کو سرنگ میں ہونے والے واقعے کے بارے میں انفارم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ہری ناتھ کا سیل فون آف تھا۔ میں اسے بروقت اطلاع نہیں دے سکا تھا اسی لئے وہ سب ہری ناتھ تک پہنچ گئے تھے۔ میں نے آپ سے بھی بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آپ پروفیسر صاحب کے پاس تھے اور آپ نے حکم دے رکھا تھا کہ جب آپ پروفیسر صاحب کے ساتھ ہوں تو آپ کو ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ میں آپ کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ پھر جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ اپنے آفس میں آ گئے ہیں تو میں نے آپ کو کال کر دی تھی لیکن اس وقت تک پاکیشائی ایجنٹ ہری ناتھ تک پہنچ چکے تھے“...... نرنجن نے کہا۔

”اوہ۔ جو ہوا سو ہوا۔ اب ان کے بعد ریڈ فورس کی کمان کس

کے پاس ہے''...... ناگ راج نے سر جھٹک کر کہا۔

''ریڈ فورس کا تھرڈ آفیسر میجر کاشام ہے چیف۔ اگر آپ کہیں تو میں اس سے رابطہ کروں اور ریڈ فورس کی کمان اس کے حوالے کر دوں''...... نرنجن نے کہا۔

''ٹھیک ہے کرو بات اس سے اور اس سے کہنا کہ وہ میزائل اور بم برسا کر لال سنگھ کی حویلی تباہ کر دے تاکہ ان سب کی لاشیں ہمیشہ کے لئے وہیں دفن ہو جائیں''...... ناگ راج نے کہا۔

''یس چیف''...... نرنجن نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔ اس نے نرنجن کو مزید چند ہدایات دیں اور پھر وہ مانیٹرنگ روم سے نکلتا چلا گیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ اس نے اپنے سامنے ٹانسٹاک بلاسٹر بلاسٹ کرایا تھا جس سے ہری ناتھ کا جسم کسی بم کی طرح پھٹ گیا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی چونکہ ہری ناتھ کے بہت نزدیک تھے اس لئے ان سب کا بھی دھماکے کی زد میں آنا قطعی یقینی تھا۔ جس طرح ہری ناتھ کے جسم کے ٹکڑے ہوئے ہوں گے اسی طرح سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بھی ٹکڑے اُڑ گئے ہوں گے اسی بات سے ناگ راج بے حد خوش اور انتہائی مطمئن نظر آ رہا تھا۔

ہری ناتھ کا جسم زور دار دھماکے سے پھٹا تھا اور اس کا جسم لوتھڑوں میں تبدیل ہو کر چاروں طرف پھیل گیا جس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسم اس کے خون اور گوشت کے لوتھڑوں سے بھر گئے تھے۔ عمران نے عین وقت پر ہری ناتھ کی آنکھوں کی رنگت تبدیل ہوتے دیکھ لی تھی۔ وہ رنگت ایسی تھی جیسے ہری ناتھ کے جسم کے اندر شدید ہلچل ہو رہی ہو اسی لئے عمران نے اپنے ساتھیوں کو فوراً زمین پر گرنے کا کہا تھا اور خود بھی چھلانگ لگا کر زمین پر آ گیا تھا۔ ان سب کے بروقت زمین پر گرنے کی وجہ سے ہری ناتھ کے جسم میں پھٹنے والے بم سے انہیں کوئی نقصان نہیں ہوا تھا ورنہ وہ جس قدر ہری ناتھ کے نزدیک تھے وہ بھی اس دھماکے کی زد میں آ سکتے تھے اور ان کا حشر بھی ہری ناتھ جیسا ہی ہو سکتا تھا۔

"یہ کیا ہوا تھا۔ ہری ناتھ کا جسم کیسے پھٹ گیا۔ کیا اس کے جسم
میں بم لگا ہوا تھا"...... جولیا نے اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے کہا اور
وہ سب بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کی نظریں صوفے پر جمی
ہوئی تھیں جہاں چند لمحے قبل ہری ناتھ بندھا ہوا تھا لیکن اب وہاں
ہری ناتھ کے گوشت کے لوتھڑوں اور خون کے سوا کچھ نہیں تھا۔
"ہری ناتھ کے جسم کے اندر کوئی بلاسٹر ڈیوائس لگی ہوئی تھی جسے
آن کر دیا گیا تھا۔ اس ڈیوائس کے آن ہوتے ہی بلاسٹر ڈیوائس
پھٹ گئی تھی جس سے ہری ناتھ کے ٹکڑے اُڑ گئے ہیں"...... عمران
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"لیکن یہ ہوا کیسے اور تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا کہ اس کا جسم
پھٹنے والا ہے"...... جولیا نے کہا۔
"میں نے اسے ڈی سکسٹی انجکشن لگایا تھا جس کا اثر اس پر
تقریباً پانچ منٹوں بعد ہونا تھا لیکن اچانک ہری ناتھ کی آنکھیں
انتہائی سرخ ہو کر پھیل گئیں تھیں جیسے اس کا دل پھٹ پڑا ہو اور
میری چھٹی حس نے مجھے ایک انجانے سے خطرے کا احساس دلایا
تھا اسی لئے میں نے تم سب کو زمین پر لیٹنے کا کہا تھا اور اسی چھٹی
حس نے ہمیں بچا لیا ہے ورنہ جس قدر زور دار دھماکہ ہوا ہے اس
سے ہمارا حشر بھی ہری ناتھ جیسا ہی ہونا تھا یا ہم زخمی ضرور ہو
جاتے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔
"زخمی تو ہم اب بھی لگ رہے ہیں۔ سب کے جسم ہری ناتھ

کے خون اور اس کے گوشت کے لوتھڑوں سے بھر گئے ہیں۔ اگر کوئی
ہمیں اس حالت میں دیکھ لے تو یہی سمجھے گا کہ ہم زخمی ہی
ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہمارے پاس بدلنے کے لئے اور لباس نہیں ہیں اس لئے اب
ہمیں انہی لباسوں سے ہی کام چلانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔
"افسوس کہ ہری ناتھ تو ہلاک ہو چکا ہے اور اس سے ہمیں کوئی
معلومات بھی نہیں ملی ہیں۔ اب کرنا کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے
پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"کیا اس نے جسم میں چھپی ہوئی بم ڈیوائس کو خود آن کیا تھا
لیکن کیسے اس کے دونوں ہاتھ تو بندھے ہوئے تھے"...... جولیا نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"ہری ناتھ خود ہلاک نہیں ہوا۔ اسے ہلاک کیا گیا ہے"۔ عمران
نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا اور وہ سب چونک کر اس کی طرف
دیکھنے لگے۔
"ہلاک کیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کس نے ہلاک کیا ہے اسے
اور کیوں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہری ناتھ کا جسم جس دھماکے سے پھٹا ہے اس دھماکے کی
نوعیت سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ اس کے جسم میں ٹانسٹاک
بلاسٹر لگا ہوا تھا۔ ٹانسٹاک ایک ایسی ڈیوائس ہے جس سے نہ صرف
کسی بھی انسان کو لائیو چیک کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے اِردگرد پر

بھی نظر رکھی جا سکتی ہے اور جس انسان کے جسم میں ٹانسٹاک ڈیوائس لگی ہو اس کی تمام باتیں بھی سنی جا سکتی ہیں اس کے علاوہ وقت پڑنے پر اس ڈیوائس کو چارج کر کے بلاسٹ کیا جا سکتا ہے تاکہ کوئی شخص کسی دوسرے کو خفیہ راز نہ بتا سکے۔ ہری ناتھ کو جس طرح سے ہلاک کیا گیا ہے اس سے مجھے یہ اندازہ بھی ہو گیا ہے کہ ہری ناتھ بہت کچھ جانتا تھا اور وہ ہمیں کچھ بتا نہ دے اس لئے اسے فوری طور پر ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسے ہلاک کرنے والا یقیناً ریڈ سنیک کا چیف ناگ راج ہی ہو سکتا ہے اور ہری ناتھ کو ٹانسٹاک بلاسٹر سے ہلاک کیا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمیں بھی لائیو چیک کر رہا تھا اور اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کی ریڈ فورس کی جگہ لے رکھی ہے۔ وہ ہمیں بھی ہری ناتھ کے ساتھ ہلاک کرنا چاہتا تھا لیکن یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ مجھے بروقت خطرے کا احساس ہو گیا تھا ورنہ ہم سب بھی مارے جاتے۔ لیکن خطرہ ابھی ہمارے سروں سے ٹلا نہیں ہے۔ ہم حویلی میں موجود ہیں۔ ہری ناتھ تو ہلاک ہو گیا ہے لیکن ریڈ فورس ابھی باہر موجود ہے۔ ناگ راج نے اگر ریڈ فورس کو حکم دے دیا تو وہ کسی بھی وقت اس حویلی پر حملہ کر دیں گے اور اگر اس حویلی پر حملہ ہوا تو ہمارا یہاں سے بچ نکلنا مشکل ہو جائے گا اس لئے وقت ضائع نہ کرو اور یہاں سے نکلنے کی تیاری کرو“...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”تو چلو ہم تیار ہیں۔ تم حویلی کی طرف جانے والا راستہ تو کھولو“...... جولیا نے کہا تو عمران سر ہلا کر مشین کی طرف بڑھ گیا اور اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو دوسری طرف سے چھت پر سرر کی آواز کے ساتھ ایک خلاء سا بن گیا۔ یہ خلاء اتنا چوڑا تھا کہ وہ ایک ایک کر کے باہر جا سکتے تھے۔ اس خلاء کی طرف نیچے سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔

”تنویر۔ تم پہلے جاؤ“...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور مشین پسٹل لے کر سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ خلاء کے قریب گیا اور اس نے احتیاط سے سر باہر نکالا۔ اوپر ایک اور کمرہ تھا اس نے چاروں طرف دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

”کوئی نہیں ہے آ جاؤ“...... تنویر نے کہا اور سیڑھیاں چڑھ کر تیزی سے خلاء سے باہر نکل گیا۔

”چلو“...... عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں وہ اوپر والے کمرے میں موجود تھے۔ اس کمرے کا بھی ایک ہی دروازہ تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کا ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھل گیا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اپنے ساتھیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کر کے وہ باہر نکل گیا۔ عمران مشین پر لگی سکرین سے اس حویلی کے تمام راستے دیکھ چکا تھا۔ لال سنگھ کی حویلی کے تہہ خانے میں جس طرح ہری ناتھ

اور اس کے ساتھی موجود تھے اس سے عمران کو یقین تھا کہ ہری
ناتھ نے لال سنگھ پر اپنی فورس کی دھاک بٹھائی ہو گی اور لال سنگھ
کے کنٹرول روم تک پہنچا ہو گا اور لال سنگھ کی ہی ایماء پر ہری ناتھ
کو وہاں ان کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت ملی ہو گی کیونکہ
اس نے سکرین پر ایک کمرے میں لال سنگھ کو بھی دیکھا تھا اور حویلی
کے باہر جس طرح ریڈ فورس کی جیپیں کھڑی تھیں جو اس بات کا
واضح ثبوت تھیں کہ ہری ناتھ اور اس کی ریڈ فورس حویلی اور سرنگ
میں خاموشی سے داخل نہیں ہوئی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھی مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے
حویلی سے باہر آ گئے۔ حویلی میں ان کے سامنے بے شمار افراد آئے
تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی چونکہ ریڈ فورس کے لباسوں میں
تھے اس لئے وہ لوگ انہیں دیکھ کر خوفزدہ ہو کر دائیں بائیں ہو کر
دیواروں سے لگ جاتے تھے جیسے وہ ان کا سامنا کرنے سے گھبرا
رہے ہوں۔

حویلی سے باہر نکلتے ہی عمران نے ریڈ فورس کی ایک جیپ
سنبھال لی۔ جیپ سرخ رنگ کی تھی جس پر آر ایف لکھا ہوا
تھا۔ عمران اس جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔ اس کے اشارے
پر جولیا اس کی سائیڈ والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی جبکہ باقی جیپ کے
پچھلے حصے میں سوار ہو گئے۔

جیپ کے اگنیشن میں چابی لگی ہوئی تھی۔ عمران نے جیپ

سٹارٹ کی اور اسے موڑ کر حویلی کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا
گیا جہاں دو گارڈز موجود تھے۔ جیسے ہی جیپ گیٹ کی طرف آئی
گارڈز نے فوراً گیٹ کھول دیا اور عمران جیپ تیزی سے باہر نکال
لے گیا۔ گیٹ کے باہر ایک کھلی سڑک تھی۔ سڑک سے تقریباً پانچ
کلو میٹر دور انہیں اونچی پہاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں اور سڑک
سیدھی انہی پہاڑیوں کی طرف جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ گیٹ سے
نکلتے ہی عمران نے جیپ پوری رفتار سے سڑک پر دوڑانی شروع کر
دی تھی۔ ابھی عمران جیپ لے کر چند فرلانگ ہی دور گیا ہو گا کہ
اچانک ماحول انتہائی زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا اور انہوں نے
لال سنگھ کی حویلی تنکوں کی طرح بکھرتے دیکھی۔ حویلی کے عقب
سے میزائل اُڑ اُڑ کر آ رہے تھے اور لال سنگھ کی حویلی اور اس کے
اردگرد کے علاقے میں آگ کا خوفناک طوفان اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔
دھماکے اس قدر شدید تھے کہ جیپ اور سڑک پر موجود چند ایک
گاڑیوں کی ونڈ سکرینیں اور اردگرد کی عمارتوں کی کھڑکیوں کے شیشے
چھناکوں سے ٹوٹ گئے تھے اور سڑک پر چلتی ہوئی گاڑیاں بری
طرح سے لہرا کر اور اچھل اچھل کر سڑک کے دائیں بائیں کناروں
کی طرف چلی گئی تھیں۔ دھماکوں کی شدت سے عمران کے ہاتھ بھی
سٹیئرنگ پر بہک گئے تھے لیکن اس نے بروقت جیپ کنٹرول کر لی
ورنہ جس بری طرح سے اس کی جیپ لہرائی تھی الٹ بھی سکتی تھی۔
عمران نے فوراً بریک لگا دی تھی اور پلٹ کر لال سنگھ کی حویلی کو تباہ

ہوتے دیکھ رہا تھا۔ باقی سب کی نظریں بھی اسی حویلی کی طرف جمی ہوئی تھیں جہاں اب آگ اور گرد کا طوفان سا اٹھتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ حویلی کے ارد گرد موجود لوگ بری طرح سے چیختے چلاتے ہوئے ادھر ادھر بھاگنا شروع ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے تھے وہ لوگ واقعی ہم پر نظر رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ہری ناتھ کو پہلے ٹانسٹاک بلاسٹر چارج کر کے ہلاک کیا تھا اور اب انہوں نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے لال سنگھ کی حویلی کو میزائلوں سے نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ اگر ہمیں حویلی سے نکلنے میں تھوڑی دیر اور لگ جاتی تو اس حویلی کے ساتھ ہمارے بھی ٹکڑے اُڑ گئے ہوتے"...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم ان کی نظروں میں تھے تو انہوں نے حویلی کو فوراً نشانہ کیوں نہیں بنایا۔ حویلی سے نکلتے ہوئے ہمیں دس منٹ تو لگ ہی گئے تھے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ فورس کا انچارج ہری ناتھ تھا اور اس کا نمبر ٹو دُرجن سنگھ تھا جسے میں نے سرنگ میں ہلاک کیا تھا۔ شاید ناگ راج کا رابطہ بھی ان دونوں سے ہی تھا ان کے بعد فورس کی کمان کسی تھرڈ پرسن کے ہاتھ میں دینے کے لئے اسے ریڈ فورس کے کسی جوان کا رابطہ نمبر تلاش کرتے میں تھوڑا وقت لگ گیا ہوگا۔ اسی لئے ہمیں وہاں سے نکلنے کا وقت مل گیا تھا ورنہ ہری ناتھ کے ہلاک ہوتے ہی وہ

حویلی تباہ کر سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔ وہ چند لمحے تباہ ہونے والی حویلی کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے سر جھٹکا اور جیپ آگے بڑھا دی۔ وہ بیک ویو مرر سے حویلی کی جگہ بھڑکتے ہوئے شعلوں کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اچانک حویلی کی طرف اٹھتے ہوئے خوفناک شعلوں کے پیچھے سے اسے سرخ رنگ کا ایک گن شپ ہیلی کاپٹر اوپر اٹھتا ہوا دکھائی دیا۔ دوسرے لمحے ایک اور سرخ رنگ کا ہیلی کاپٹر بلند ہوا دونوں گن شپ ہیلی کاپٹر تھے شاید انہی ہیلی کاپٹروں سے لال سنگھ کی حویلی کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ ان ہیلی کاپٹروں کو دیکھ کر عمران کی پیشانی پر لکیروں کا جال سا پھیل گیا اور پھر اس نے دونوں سرخ ہیلی کاپٹروں کو سڑک کے متوازی آتے دیکھا۔

"شاید انہوں نے ہمیں چیک کر لیا ہے۔ دو گن شپ ہیلی کاپٹر آ رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے تیز لہجے میں کہا۔

"منی میزائل گنیں نکالو۔ جلدی"...... عمران نے جیپ کی رفتار تیز کرتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے کاندھوں سے اسلحے کے تھیلے اتارنے لگے۔ انہوں نے تھیلے کھولے اور ان میں سے منی میزائل گنیں نکال کر ہاتھوں میں لے لیں۔ ہیلی کاپٹر نہایت تیز رفتاری سے ان کی طرف آ رہے تھے جو زیادہ بلندی پر بھی نہیں تھے۔

"جب تک میں نہ کہوں تم میں سے کوئی ان ہیلی کاپٹروں کو ہٹ نہیں کرے گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ان سب

نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ہیلی کاپٹر سڑک کے دائیں بائیں ہو گئے تھے اور سڑک کے کنارے کنارے اُڑتے ہوئے ان کی جانب بڑھے چلے آ رہے تھے۔ دونوں ہیلی کاپٹر چند ہی لمحوں میں ان کے قریب پہنچ گئے۔ عمران بار بار ہیلی کاپٹروں کی طرف دیکھ رہا تھا جن کے نیچے لگی ہوئی ہیوی مشین گنوں کے رخ اس کی جیپ کی طرف تھے۔ اسی لمحے ایک ہیلی کاپٹر عمران کی جیپ کے دائیں طرف آ گیا اور دوسرا بائیں جانب اور پھر جیسے جیپ اور ہیلی کاپٹر ایک ساتھ اور ایک رفتار سے سڑک پر دوڑتے نظر آنے لگے۔

یہ چونکہ سرحدی علاقہ تھا اس لئے آگے سڑک دور دور تک خالی نظر آ رہی تھی۔ پہاڑی سلسلہ ابھی ان سے کافی دور تھا۔ عمران جیپ طوفانی رفتار سے دوڑا رہا تھا لیکن ہیلی کاپٹروں کی رفتار کے مقابلے میں ایک جیپ کی رفتار بھلا کیا معنی رکھتی تھی۔ دائیں بائیں ہیلی کاپٹروں کے دروازے کھلے ہوئے تھے جس سے ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہوئے سرخ لباسوں والے مسلح افراد صاف دکھائی دے رہے تھے جن کی نظریں ان پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"یہ شاید ہمیں زندہ پکڑنا چاہتے ہیں"...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی لگتا ہے۔ ورنہ گن شپ ہیلی کاپٹروں سے ہمیں نشانہ بنانے میں انہیں بھلا کیا مسئلہ ہو سکتا ہے"...... صفدر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ ہمیں اپنے ہی ساتھی سمجھ رہے ہو اور ہم پر حملہ کرنے سے دانستہ گریز کر رہے ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ جس طرح ہری ناتھ کو ہلاک کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اسی طرح ریڈ فورس کے باقی افراد کے جسموں میں بھی ٹانسٹاک ڈیوائسز لگی ہوئی ہوں گی اور وہ ڈیوائسز ہمارے جسموں میں نہیں ہے اس لئے ان میں اور ہم میں فرق واضح ہے کہ ہم ان کے ساتھی نہیں ہیں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو پھر کس بات کا انتظار کر رہے ہو۔ دو ہیلی کاپٹر ہیں۔ ہم آسانی سے انہیں تباہ کر سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"سامنے دیکھو"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو وہ سب سامنے دیکھنے لگے اور پھر ان سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دور پہاڑیوں کی طرف سے انہیں سرخ رنگ کی بے شمار گاڑیاں آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جو بلاشبہ ریڈ فورس کی ہی گاڑیاں تھیں۔ گو کہ گاڑیاں ابھی کافی دور تھیں لیکن سرخ رنگ ہونے کی وجہ سے وہ انہیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

سڑک کے دونوں اطراف کھیتوں کے طویل سلسلے پھیلے ہوئے تھے جہاں ایسا کوئی راستہ نہیں تھا کہ عمران سڑک سے جیپ اتار کر دوسری طرف لے جا سکے۔ وہاں اگر کوئی راستہ ہوتا بھی تو عمران جیپ اس طرف نہ لے جا سکتا تھا کیونکہ اس کے دائیں بائیں ریڈ فورس کے دو ہیلی کاپٹر تھے جو اس کی جیپ کی رفتار سے پرواز

کرتے ہوئے آ رہے تھے اگر عمران جیپ کسی طرف موڑتا تو ہیلی
کاپٹر بھی فوراً اس طرف مڑ جاتے اور وہ انہیں آسانی سے ہٹ
کرنے کی پوزیشن میں آ جاتے۔

عمران کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اس کے دائیں بائیں
دو گن شپ ہیلی کاپٹر تھے اور سامنے سے بھی ریڈ فورس تیزی سے
ان کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔ وہ چند لمحے جیپ تیزی سے
دوڑاتا رہا پھر اس نے اچانک جیپ کے بریک پیڈل پر پاؤں رکھ
کر پیڈل دبا دیا۔ دوسرے لمحے ماحول جیپ کے ٹائروں کی زور دار
اور انتہائی تیز چرچراہٹوں کی آوازوں سے گونج اٹھا اور سڑک پر سیاہ
رنگ کی لکیریں سی بنتی چلی گئیں اور پھر جیپ تھوڑی دور جاتے ہی
ایک جھٹکے سے رک گئی۔ جیپ کے اس طرح اچانک رکنے سے
دائیں بائیں موجود ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے نکل گئے تھے۔

"دونوں ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بناؤ۔ جلدی"...... عمران نے چیختے
ہوئے کہا تو تنویر اور صفدر اٹھ کھڑے ہوئے۔ منی میزائل گنیں ان
کے ہاتھوں میں تھیں۔ ہیلی کاپٹر ابھی تھوڑا سا ہی آگے گئے تھے اور
آگے جا کر مڑنے ہی لگے تھے کہ صفدر نے دائیں طرف اور تنویر
نے بائیں طرف موجود ہیلی کاپٹر کا نشانہ لے کر میزائل گنوں کے
بٹن دبا دیئے۔ بٹن دبتے ہی ان کی گنوں سے سگار جیسے منی میزائل
نکلے اور بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹروں کی جانب بڑھتے چلے
گئے۔ دونوں میزائل ایک ساتھ دونوں ہیلی کاپٹروں سے ٹکرائے اور

دوسرے لمحے ماحول خوفناک اور انتہائی زور دار دھماکوں سے گونج
اٹھا۔ منی میزائلوں نے دونوں ہیلی کاپٹروں کے پرخچے اڑا دیئے
تھے اور دونوں ہیلی کاپٹروں کے آگ میں جلتے ہوئے ٹکڑے سڑک
کے دائیں بائیں گرتے چلے گئے۔ عمران نے چونکہ جیپ اچانک
سڑک پر روک لی تھی اور جیپ کے رکنے کی وجہ سے دونوں ہیلی
کاپٹر تیزی سے آگے نکل گئے تھے اور وہ مڑ ہی رہے تھے اس لئے
کوشش کے باوجود ہیلی کاپٹرز کے پائلٹ منی میزائلوں سے اپنے
ہیلی کاپٹر نہیں بچا سکے تھے۔ ہیلی کاپٹروں کے بہت سے جلتے ہوئے
ٹکڑے بیچ سڑک پر بھی گرے تھے۔

عمران نے سیٹ کے پاس پڑا ہوا اپنا تھیلا کھولا اور اس میں
سے ایک دوربین نکال کر آنکھوں سے لگا لی اور پہاڑیوں کی طرف
سے آنے والی ریڈ فورس کی طرف دیکھنے لگا۔ ریڈ فورس نے شاید
اپنے دونوں کاپٹر تباہ ہوتے دیکھ لئے تھے اس لئے انہوں نے
گاڑیاں وہیں روک لی تھیں اور وہ گاڑیاں سڑک کے درمیان میں لا
کر راستہ بلاک کر رہے تھے اور بے شمار سرخ لباس والے مشین
گنیں اور میزائل لانچر لئے ان گاڑیوں کے دائیں بائیں پوزیشن
سنبھال رہے تھے۔ ان میں سے بہت سے مسلح افراد دائیں بائیں
کھیتوں کی طرف بھی دوڑ رہے تھے جیسے وہ کھیتوں میں دوڑتے
ہوئے ان کی طرف آنے کی کوشش میں مصروف ہوں۔ اسی لمحے
انہیں عقب سے گڑگڑاہٹوں کی آواز سنائی دی۔ عمران نے چونک کر

سر گھمایا تو اسے حویلی کے عقب سے دو مزید سرخ رنگ کے ہیلی کاپٹر نکل کر اس طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

"جیپ سے نکلو۔ جلدی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور خود بھی فوراً بیگ اٹھا کر جیپ سے باہر کود گیا اور دائیں طرف کھیتوں کی طرف بھاگنے لگا۔ اس کے دیکھا دیکھی جولیا اور باقی سب بھی اپنے بیگ اٹھا کر جیپ سے اچھل اچھل کر باہر آئے اور تیزی سے عمران کے پیچھے بھاگے۔ کھیت خالی تھے۔ وہاں شاید حال ہی میں گندم کاٹی گئی تھی کیونکہ اب کھیتوں میں کٹی ہوئی گندم کی چھوٹی چھوٹی خشک جھاڑیوں کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جگہ جگہ بھوسے اور گندم کے ڈھیر لگے ہوئے تھے جو کم از کم ان کے چھپنے کی جگہ نہیں ہو سکتے تھے۔ وہ ابھی کھیتوں میں آئے ہی تھے کہ پیچھے سے آتے ہوئے ہیلی کاپٹروں سے ایک ساتھ دو دو میزائل فائر ہوئے اور دو میزائل سڑک پر موجود جیپ سے ٹکرائے اور دو ان کھیتوں کی طرف بڑھے جہاں عمران اور اس کے ساتھی بھاگ رہے تھے۔ دوسرے لمحے ماحول تیز اور زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا۔

دو میزائل اپنی طرف آتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں نے فوراً دائیں بائیں چھلانگیں لگا دی تھیں۔ میزائل کھیت میں ان سے کچھ دور گر کر پھٹے تھے۔ ان دھماکوں کی رزلٹنس اتنی زیادہ تھی کہ جیسے ہی انہوں نے دھماکوں سے بچنے کے لئے چھلانگیں لگائیں

ان کے جسموں کو زور دار جھٹکے لگے اور وہ ہوا میں مزید بلند ہو کر دور دور جا گرے۔ جبکہ جیپ کو لگنے والے میزائلوں نے جیپ کے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے۔

اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی اٹھتے ہیلی کاپٹروں کے نچلے حصے سے مزید دو دو میزائل نکلے اور چار میزائل ایک ساتھ انہیں اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

"ان میزائلوں کو نشانہ بناؤ۔ ہری اَپ"...... عمران نے اپنا جسم پلٹا کر اپنا رخ میزائلوں کی طرف کرتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس نے جیب سے اپنی میزائل گن نکالی اور اس طرف آتے ہوئے ایک میزائل کا نشانہ لے کر میزائل گن کا بٹن پریس کر دیا۔ گن سے سگار جیسا ایک میزائل نکل کر بجلی کی سی تیزی سے بلند ہوا اور اس طرف آتے ہوئے ایک میزائل سے جا ٹکرایا۔ دوسرے لمحے ماحول ایک بار پھر خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھا۔ عمران کا منی میزائل ہیلی کاپٹر کے ٹھیک میزائل سے ہی ٹکرایا تھا جو راستے میں ہی پھٹ گیا تھا اور فضا جیسے آگ کے طوفان سے بھر گئی۔ ادھر کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر نے بھی لیٹے لیٹے ہیلی کاپٹروں کے باقی تین میزائلوں کو نشانہ بنایا تھا جو ہوا میں ہی پھٹ گئے تھے۔ ان سب کے نشانے واقعی بے داغ اور بے مثال تھے۔ اسی لئے انہوں نے ایک ساتھ ہی ہیلی کاپٹروں کے چاروں میزائلوں کو ہوا میں ہی نشانہ بنا کر تباہ کر دیا تھا۔

اپنے میزائلوں کو تباہ ہوتے دیکھ کر ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں
نے فوراً اپنے ہیلی کاپٹر دائیں بائیں موڑ لئے تھے ورنہ ان کے ہیلی
کاپٹر فضا میں میزائلوں کے اُڑتے ہوئے ٹکڑوں کی زد میں آ سکتے
تھے۔ بروقت ہیلی کاپٹر موڑنے کی وجہ سے وہ میزائلوں کے ٹکڑوں
سے بچ گئے تھے۔ ان ہیلی کاپٹروں کو مڑ کر دائیں بائیں جاتے دیکھ
کر عمران اور اس کے ساتھی اٹھے اور تیزی سے آگے کی طرف
بھاگنا شروع ہو گئے۔

"ایک ساتھ بھاگنے کی بجائے الگ الگ رہ کر بھاگو تاکہ ہیلی
کاپٹر جس کے نشانہ پر آئے وہ اسے تباہ کر دے"...... عمران نے
چیختے ہوئے کہا تو وہ تیزی سے بکھر گئے اور ہیلی کاپٹروں کو دیکھتے
ہوئے مسلسل بھاگنا شروع ہو گئے۔ دور سے انہیں ریڈ فورس بھی
بھاگ کر اس طرف آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی لیکن فورس ابھی
ان سے کافی دور تھی اور فورس کے قریب آنے سے پہلے ان کے
لئے ان دو ہیلی کاپٹروں کو تباہ کرنا ضروری تھا ورنہ وہ ان ہیلی
کاپٹروں سے آسانی سے نشانہ بن سکتے تھے۔

دائیں بائیں گھومتے ہی ہیلی کاپٹر دوبارہ ان کی طرف مڑے
اور نہایت تیزی سے غوطہ لگاتے ہوئے ان کی طرف آئے۔ اس بار
ان ہیلی کاپٹروں سے ان پر میزائل نہیں مارے گئے تھے بلکہ ہیلی
کاپٹروں نے مڑتے ہی ان پر ہیوی مشین گنوں سے مسلسل فائرنگ
کرنی شروع کر دی تھی۔ لیکن وہ چونکہ بکھر چکے تھے اس لئے ہیلی

کاپٹروں کی مشین گنوں کی سرخ دھاروں جیسی گولیاں کھیت کی زمین
ہی ادھیڑ رہی تھیں۔

ایک ہیلی کاپٹر مسلسل فائرنگ کرتا ہوا عمران کی طرف بڑھ رہا تھا
اور اس ہیلی کاپٹر کی مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں ریلوے لائن
کی پٹریوں کی طرح ایک سیدھ میں عمران کی جانب بڑھی چلی آ
رہی تھیں اس لئے عمران زگ زیگ انداز میں بھاگنے کی بجائے
ایک سیدھ میں ہی بھاگا چلا جا رہا تھا۔ جس طرح سے ہیلی کاپٹر اس
کے پیچھے لگا ہوا تھا وہ پلٹ کر اسے منی میزائل کا نشانہ نہیں بنا سکتا
تھا۔ اس لئے وہ مسلسل بھاگا چلا جا رہا تھا۔ پھر ہیلی کاپٹر گڑگڑاتا ہوا
جیسے ہی اس کے اوپر سے گزرا عمران نے فوراً چھلانگ لگائی اور
کھیت میں گر کر لڑھکتا چلا گیا۔ لڑھکتے ہوئے وہ تیزی سے سیدھا
ہوا اور اس نے پلٹ کر اپنا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کیا اور پھر اس
نے میزائل گن کا رخ اس ہیلی کاپٹر کی طرف کیا جو اس کے اوپر
سے گزر کر ابھی کچھ ہی دور گیا تھا۔ عمران نے بٹن دبایا تو میزائل
گن سے منی میزائل نکلا اور آگے جاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی ٹیل
سے ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر کے پرخچے اڑتے
چلے گئے۔ دوسرا ہیلی کاپٹر تنویر اور جولیا کے پیچھے لگا ہوا تھا جو لہراتا
ہوا ان دونوں پر گولیاں برسا رہا تھا۔ تنویر اور جولیا ہیلی کاپٹر کی
فائرنگ سے بچنے کے لئے دائیں بائیں چھلانگیں لگا رہے تھے ا
پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر ان کی منی میزائل گنوں کی رینج میں آیا ا

دونوں نے ایک ساتھ اس ہیلی کاپٹر پر میزائل فائر کر دیئے۔ دونوں
میزائل ایک ساتھ ہیلی کاپٹر سے ٹکرائے اور ہیلی کاپٹر آگ کے شعلے
برساتا ہوا بکھرتا چلا گیا۔

ریڈ فورس کے چار ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکے تھے اور عمران کو این ٹی
نے بھی یہی بتایا تھا کہ ریڈ فورس اپنے ساتھ چار گن شپ ہیلی کاپٹر
ہی لائی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے تیز رفتاری اور ذہانت
کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان چاروں ہیلی کاپٹروں کو تباہ کر دیا تھا اس
لئے اب وہ کم از کم فضائی حملے سے محفوظ ہو چکے تھے لیکن دوسری
طرف ریڈ فورس ان پر حملہ کرنے کے لئے تیار تھی جو سڑک کی گھیرا
بندی بھی کر چکی تھی اور بے شمار مسلح افراد کھیتوں میں بھاگتے ہوئے
اس طرف آ رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چونکہ اسی
طرف جانا تھا اس لئے ان کا اور ریڈ فورس کا ٹکراؤ ناگزیر تھا۔ خالی
کھیت ہونے کی وجہ سے نہ عمران اور اس کے ساتھی ریڈ فورس سے
چھپ سکتے تھے اور نہ ریڈ فورس خود کو ان کی نظروں سے چھپا سکتی
تھی۔ اس لئے وہ سب ریڈ فورس سے ٹکرانے کے لئے تیار تھے۔

وہ ابھی ریڈ فورس کی رینج سے دور تھے لیکن ریڈ فورس نے ان کی
طرف بھاگتے ہوئے دور سے ہی فائرنگ کا نہ رکنے والا سلسلہ
شروع کر دیا تھا۔

ان سب کے ہاتھوں میں منی میزائل گنیں تھیں۔ ریڈ فورس کا
مقابلہ کرنے کے لئے انہوں نے اپنے بیگوں سے مشین گنیں بھی

نکال کر ہاتھوں میں لے لی تھیں۔ اچانک عمران کو دائیں طرف
ایک پانی کی چمکدار دھار دکھائی دی جو دور کھیتوں میں گھومتی ہوئی
اس طرف آ رہی تھی اور کھیتوں سے ہی گزرتی ہوئی سامنے موجود
پہاڑیوں کی طرف جا رہی تھی۔ عمران کی نظریں اس نہر پر جمی ہوئی
تھیں جو ان سے سو میٹر دور تھی۔ نہر کی دوسری طرف بھی کھیت
تھے۔ دوسری طرف کراٹا کی فصل تھی جو انسانی قد سے کافی اونچی
تھی۔ عمران سوچ رہا تھا کہ اگر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نہر کی
دوسری طرف چلا جائے تو وہ سب ریڈ فورس سے بچ بھی سکتے ہیں
اور ان کا مقابلہ بھی کر سکتے ہیں۔

"اس طرف نہر ہے۔ چلو۔ اس نہر کی طرف چلو۔ جلدی"۔
عمران نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے نہر کی طرف بھاگنے لگا۔
جولیا اور اس کے ساتھی بھی اٹھے اور ان سب نے تیزی سے نہر کی
طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ دور سے ریڈ فورس نے انہیں نہر کی
طرف بھاگتے دیکھا تو وہ وہیں رک گئے اور پھر انہوں نے ان پر
مشین گنوں سے فائرنگ کرنے کی بجائے میزائل گنیں سنبھال لیں
اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس طرف ایک ساتھ بے
شمار میزائل آتے دیکھے۔ میزائلوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ اگر وہ
ان کے ارد گرد بھی آ کر گرتے تو وہ ان سے نہیں بچ سکتے تھے اور
نہر بھی ان سے ابھی پچاس میٹر دور تھی۔

"بھاگو۔ اور تیز بھاگو"...... عمران نے حلق کے بل چیختے ہوئے

کہا اور خود اس نے بھی بجلی کی سی تیزی سے بھاگنا شروع کر دیا وہ
لمبی لمبی چھلانگیں مارتا ہوا بے تحاشہ بھاگ رہا تھا اور اس کے
ساتھیوں نے بھی اپنی رفتار بڑھا دی تھی لیکن وہ بھلا تیز رفتار
میزائلوں کا مقابلہ کہاں کر سکتے تھے ابھی وہ چند میٹر ہی دور گئے
ہوں گے کہ ایک میزائل ان سے بیس میٹر پہلے گر کر زور دار دھماکے
سے پھٹا۔ آگ کے طوفان کے ساتھ مٹی کا طوفان سا بلند ہوا
میزائل کے پھٹتے ہی انہوں نے نہر کی جانب چھلانگیں لگا دی تھیں
جو اب بھی ان سے کافی فاصلے پر تھی اور پھر جیسے ہی ان کے جسم
چھلانگیں لگاتے ہوئے ہوا میں اچھلے۔ دھماکے کی رزشنس اور
وائبریشن کی وجہ سے ان کے جسم اور زیادہ ہوا میں بلند ہو گئے اور
پھر جیسے وہاں قیامت سی ٹوٹ پڑی وہاں دھماکوں کا نہ ختم ہونے
والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک کے بعد ایک میزائل وہاں گر کر پھٹ
رہے تھے جس سے کھیتوں میں جیسے بے شمار آتش فشاں پھٹ
پڑے تھے ہر طرف آگ اور گرد کا طوفان سا بلند ہوتا ہوا دکھائی
دے رہا تھا۔ اس قدر خوفناک دھماکوں اور بے شمار میزائلوں کے
پھٹنے سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا حشر ہونا تھا یہ کوئی ڈھکی
چھپی بات نہیں تھی۔ ریڈ فورس نے ان پر ایک ساتھ بیسیوں میزائل
فائر کر دیئے تھے جن کے پھٹنے سے کھیتوں میں خوفناک تباہی پھیل
رہی تھی اور اس تباہی کی زد میں آ کر عمران اور اس کے ساتھی ظاہر
ہے بھلا کیسے بچ سکتے تھے۔

ریڈ فورس کا تھرڈ کمانڈنگ آفیسر میجر کاشام تھا جو ایک نوجوان
اور انتہائی جوشیلا آدمی تھا۔ وہ ہر کام انتہائی تیز رفتاری اور فل
ایکشن سے کرنے کا قائل تھا۔

ہری ناتھ ریڈ فورس کو لے کر کامائی کی پہاڑیوں کی طرف آیا تھا
اور ان سب کو وہاں چھوڑ کر ہنومتی نامی قصبے میں کسی لال سنگھ کی
حویلی کی طرف چلا گیا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے کال کر کے ریڈ
فورس کے نمبر ٹو ڈرجن سنگھ کو بھی بلا لیا تھا جو اپنے ساتھ نو ساتھیوں
کو دو جیپوں میں لے گیا تھا۔ ڈرجن سنگھ نے جاتے ہوئے فورس
کی کمان میجر کاشام کے حوالے کر دی تھی اور ڈرجن سنگھ نے اس
سے کہا تھا کہ وہ یا فرسٹ کمانڈر ہری ناتھ جیسے ہی اس سے رابطہ
کریں وہ فوراً فورس کے ساتھ ایکشن میں آ جائے۔

ہری ناتھ نے فورس کو پہلے سے ہی بتا دیا تھا کہ وہ چند پاکیشیائی

ایجنٹوں کے خلاف ایکشن کرنے کے لئے جا رہے ہیں جو ہنومتی
میں موجود کسی لال سنگھ کی حویلی کے نیچے سرنگ کے راستے سے
بارڈر کراس کر کے آنے والے تھے۔ جانے سے پہلے دُرجن سنگھ
نے میجر کاشام کو ہدایات دی تھیں کہ انہیں کامائی کی پہاڑیوں کا
محاصرہ کرنا ہے تاکہ پاکیشائی ایجنٹ پہاڑی سرنگ کے کسی دوسرے
خفیہ راستے سے نکل کر اس طرف آئیں تو وہ ان کی نظروں سے نہ
بچ سکیں۔

دُرجن سنگھ نے پہاڑیوں کا مکمل محاصرہ کر رکھا تھا۔ اس کے
جانے کے بعد میجر کاشام نے اپنے طریقے سے فورس پھیلا دی
تھی۔ اب ریڈ فورس چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ان پہاڑیوں
سے کوئی بھی شخص نکلتا تو وہ انہیں آسانی سے دکھائی دے سکتا تھا۔
کافی وقت گزر چکا تھا لیکن ابھی تک پہاڑیوں سے نکل کر نہ وہاں
کوئی آیا تھا اور نہ ہی اسے ہری ناتھ یا دُرجن سنگھ نے کال کر کے
کچھ بتایا تھا۔ کافی دیر کے بعد اچانک اسے دور پہاڑیوں میں چند
دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور ساتھ ہی سرحدی حصے کی طرف
ایک پہاڑی کی چند چٹانیں ٹوٹ پھوٹ کر گرتی دکھائی دیں جیسے
پہاڑی کے نیچے بم پھٹ رہے ہوں۔

میجر کاشام ایک پہاڑی کی چٹان پر بیٹھا ہوا تھا اسے دور
پہاڑی سے دھواں اور دھول اٹھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ریڈ
فورس کے باقی افراد بھی اسی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ دائیں طرف

ایک چھوٹا سا میدانی علاقہ تھا جہاں چار گن شپ ہیلی کاپٹر موجود
تھے۔ گن شپ ہیلی کاپٹر کے پاس بھی مسلح افراد موجود تھے اور
پائلٹ بھی اپنی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے تاکہ ضرورت کے وقت وہ
فوراً ہیلی کاپٹروں کو فضا میں لے جا سکیں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے
خلاف فوری کارروائی کر سکیں۔

”یہ کیا ہو رہا ہے باس۔ یہ کیسے دھماکے ہیں“...... میجر کاشام
کے نزدیک کھڑے ایک سرخ پوش نے اس سے مخاطب ہو کر
پوچھا۔

”اس طرف خفیہ سرنگ موجود ہے جہاں سے پاکیشائی ایجنٹ
آنے والے تھے۔ شاید ہمارے ساتھیوں نے ان ایجنٹوں کو وہاں
چیک کر لیا ہے اس لئے انہوں نے ان کے خلاف کارروائی کی
ہے“...... میجر کاشام نے کہا۔

”کیا ہم اس طرف چلیں۔ دھماکوں سے وہاں سرنگ کا کوئی
راستہ کھل گیا تو پاکیشائی ایجنٹوں کو وہاں سے نکلنے کا موقع مل جائے
گا“...... اس نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ جاؤ۔ تم اپنے ساتھ دس مسلح افراد کو لے جاؤ اور اس
طرف تمہیں جو بھی دکھائی دے اسے فوراً گولی مار دینا“...... میجر
کاشام نے کہا تو اس نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے
ساتھیوں کو آوازیں دیتا ہوا اس طرف بھاگتا چلا گیا جس طرف
سے اب بھی دھول اور دھواں اٹھ رہا تھا۔ جلد ہی دس افراد نے اس

جگہ جا کر اپنی پوزیشنیں سنبھال لیں لیکن کافی دیر گزر گئی اور وہاں سے کوئی باہر نہ آیا تو میجر کاشام پریشان ہو گیا۔

"کیا مسئلہ ہو سکتا ہے اگر باس ہری ناتھ اور دُرجن سنگھ نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے تو وہ اب تک واپس کیوں نہیں آئے۔ اور کچھ نہیں تو انہیں مجھے کال کر کے صورتحال سے تو آگاہ کر دینا چاہئے تھا۔ آخر حویلی اور اس خفیہ سرنگ میں ہو کیا رہا ہے"...... میجر کاشام نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

پھر مزید ایک گھنٹہ گزر گیا مگر اس سے نہ ہری ناتھ نے رابطہ کیا اور نہ دُرجن سنگھ نے، جس سے اس کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ ہری ناتھ سے بات کرتے ہوئے اس کی جان جاتی تھی لیکن دُرجن سنگھ ریڈ فورس کا نمبر ٹو ہونے کے باوجود اس کے دوست جیسا تھا جس سے وہ کھل کر ہر بات کر لیتا تھا اس لئے میجر کاشام نے سوچا کہ وہ خود ہی دُرجن سنگھ سے بات کر لے کہ وہ کس پوزیشن میں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ چنانچہ اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور دُرجن سنگھ کو کال کرنے ہی لگا تھا کہ اسی لمحے سیل فون پر گھنٹی کی بجائے مخصوص بیپ کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

سیل فون کی ڈسپلے سکرین فلیش کر رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ عام سیل فون کی بجائے سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کی جا رہی ہے۔ اس کے پاس موجود سیل فون ڈبل سسٹم کے تحت کام کرتا تھا جو عام سیل فون جیسا بھی تھا اور لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی۔

میجر کاشام نے ایک بٹن پریس کیا تو سکرین کی فلیشنگ رک گئی اور بیپ کی آواز آنا بھی بند ہو گئی۔ میجر کاشام نے جلدی جلدی کی پیڈ کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کوڈ نمبر پریس کرتے ہی سیل فون سپیشل ٹرانسمیٹر میں تبدیل ہو گیا اور سکرین آف ہو گئی۔ میجر کاشام نے فوراً ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ نرنجن کالنگ فرام سپیشل مانیٹرنگ سیل۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور میجر کاشام بے اختیار چونک پڑا۔ ریڈ فورس کے چیف ناگ راج کے بعد نرنجن ہی ہری ناتھ اور دُرجن سنگھ کو ہدایات دیتا تھا۔ میجر کاشام کی پہلے کبھی نرنجن سے بات نہیں ہوئی تھی لیکن وہ نرنجن کی آواز بخوبی پہچانتا تھا جس کی حیثیت کسی بھی طرح ریڈ سنیک کے چیف ناگ راج سے کم نہ تھی۔

"یس۔ ریڈ فورس تھرڈ کمانڈر میجر کاشام اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ میجر کاشام نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے اپنی پوزیشن کے بارے میں بتاؤ میجر کاشام۔ اوور"...... دوسری طرف سے نرنجن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں ہنوتی کے پیچھے کامائی کی پہاڑیوں میں موجود ہوں سر۔ حکم۔ اوور"...... میجر کاشام نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا البتہ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی جیسے اسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ نرنجن نے ڈائریکٹ اسے کال کیوں کی تھی۔

”سنو میجر۔ پانچ پاکیشائی ایجنٹ راتان سے سرنگ کے راستے
ہوتے ہوئے ہنومتی آ چکے ہیں اور وہ اس وقت لال سنگھ کی حویلی
میں موجود ہیں۔ انہوں نے تمہارے سیکنڈ کمانڈر دُرجن سنگھ اور اس
کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ان سب نے ریڈ فورس کے
لباس پہن لئے تھے۔ ان میں سے ایک شخص جس کا نام علی عمران
ہے اس نے دُرجن سنگھ کا میک اَپ بھی کر لیا ہے۔ وہ سب بھیس
بدل کر لال سنگھ کی حویلی میں آ گئے تھے جہاں ریڈ فورس کا فرسٹ
کمانڈر انچارج ہری ناتھ ایک تہ خانے میں سرنگ کو مانیٹر کر رہا
تھا۔ لال سنگھ کی حویلی کی طرف آنے والی سرنگ میں چند کیمرے
لگے ہوئے تھے لیکن پہاڑی کی طرف سے آنے والی سرنگ میں
کیمرے نہیں تھے۔ اس لئے ہری ناتھ کو یہ نہیں معلوم ہو سکا تھا کہ
اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی جگہ پاکیشیائی ایجنٹوں
نے لے لی ہے۔ جب عمران اور اس کے ساتھی تہہ خانے میں
آئے تو انہوں نے ہری ناتھ کو گھیرنے کی کوشش کی تھی۔ ہری ناتھ
نے ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں
نے اسے بے ہوش کر دیا اور پھر اسے وہیں باندھ دیا تھا۔ عمران اور
اس کے ساتھی ہری ناتھ سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے تھے۔ میں چونکہ
انہیں ٹانسٹاک سسٹم سے چیک کر رہا تھا اس لئے میں نے فوراً
چیف کو اس بات کی اطلاع دے دی۔ چیف میرے پاس مانیٹرنگ
روم میں آ گئے۔ انہوں نے ہری ناتھ کو جب عمران کے قبضے میں

دیکھا تو انہوں نے مجھے فوراً ہری ناتھ کو ہلاک کرنے کا حکم دے
دیا۔ چنانچہ میں نے چیف کے حکم پر ٹانسٹاک کا بلاسٹر سسٹم چارج
کر دیا جس کے پھٹنے سے ہری ناتھ کے ٹکڑے اُڑ گئے تھے۔ عمران
اور اس کے ساتھی چونکہ ہری ناتھ کے قریب ہی موجود تھے اس لئے
مجھے اور چیف کو یقین ہے کہ وہ پانچوں بھی اس دھماکے سے نہیں بچ
سکے ہوں گے لیکن اس کے باوجود میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔
چیف کا حکم ہے کہ تم فوراً ریڈ فورس کی کمانڈ سنبھالو اور لال سنگھ کی
حویلی پر میزائلوں کی بارش کر دو تاکہ عمران اور اس کے ساتھی ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے وہیں دفن ہو کر رہ جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ہری
ناتھ کے ساتھ ہلاک نہ ہوئے ہوں ایسی صورت میں وہ فوری طور
پر حویلی سے نکلنے کی کوشش کریں گے اس لئے تم حویلی کی طرف دو
ہیلی کاپٹر بھیج دو اور حویلی سے جو بھی نکلے اسے اُڑا دو۔ یاد رکھنا کہ
عمران اور اس کے ساتھی ریڈ فورس کے لباسوں میں ہیں اور اگر وہ
زندہ ہوئے تو وہ ریڈ فورس کی جیپوں میں ہی وہاں سے نکلنے کی
کوشش کریں گے اس لئے تمہیں جیسے ہی وہاں سے کوئی جیپ نکلتی
دکھائی دے تم اسے فوراً تباہ کر دینا۔ اوور“...... دوسری طرف سے
زنجن نے مسلسل اور تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور ہری ناتھ اور دُرجن
سنگھ کی ہلاکت کا سن کر میجر کاشام کا رنگ بدل گیا تھا لیکن جب
زنجن نے اس سے کہا کہ اب وہ ریڈ فورس کی کمان سنبھالے گا تو
اس کے چہرے پر کئی رنگ بکھر گئے تھے اور اس کی آنکھوں میں

بے پناہ چمک سی آ گئی تھی جیسے ریڈ فورس کی کمان ملنے کی اسے حد سے زیادہ خوشی ہو رہی ہو۔ ہری ناتھ اور دُرجن سنگھ کے ہلاک ہونے کا مطلب تھا کہ اب وہ ریڈ فورس کا فرسٹ کمانڈنگ آفیسر بن چکا ہے۔

''ٹھیک ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ابھی گن شپ ہیلی کاپٹروں سے حویلی پر میزائل فائر کرا دیتا ہوں۔ میں حویلی اور اس کے ارد گرد کا علاقہ مکمل طور پر تباہ کر دوں گا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر زندہ بھی ہوئے تو انہیں وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ مل سکے۔ حویلی کے سامنے ایک طویل اور متوازی سڑک موجود ہے اگر عمران اور اس کے ساتھی حویلی کے تباہ ہونے سے پہلے حویلی سے نکل گئے تو ہمیں ہیلی کاپٹروں سے ان کے وہاں سے نکلنے کا فوراً پتہ چل جائے گا اور ہیلی کاپٹر انہیں جیپوں سمیت ہی ہٹ کر دیں گے۔ اوور''...... میجر کاشام نے اپنی مسرت دبا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ حویلی تباہ کر کے وہاں مکمل سرچنگ کرو اور مجھے اطلاع دو کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں اور پھر واپس اپنے ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ۔ اوور''...... دوسری طرف سے زنجن نے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ میں کارروائی مکمل کرتے ہی آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ اوور''...... میجر کاشام نے کہا۔

''اس کارروائی کو پورا کرنے کے بعد تمہیں چیف کی طرف سے ریڈ فورس کے مستقل فرسٹ کمانڈنگ آفیسر کے تحریری آرڈرز مل جائیں گے۔ اس کے بعد تم مستقل طور پر فرسٹ کمانڈنگ آفیسر بن جاؤ گے۔ لیکن فرسٹ کمانڈنگ آفیسر بننے سے پہلے تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے خود کو اس بڑی پوسٹ کا اہل ثابت کرنا ہو گا۔ اوور''...... زنجن نے کہا اور میجر کاشام کی آنکھوں میں موجود چمک پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی۔

''یس باس۔ ایسا ہی ہو گا۔ میں انہیں یہاں سے زندہ بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دوں گا۔ اوور''...... میجر کاشام نے اپنی مسرت پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ گڈ لک فار یو''...... دوسری طرف سے زنجن نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔

ہری ناتھ اور دُرجن سنگھ ہلاک ہو چکے تھے اور اب ریڈ فورس کا انچارج میجر کاشام تھا یہ سوچ کر ہی اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ وہیں رقص کرنا شروع کر دے۔ وہ ریڈ فورس کا نمبر ٹو بننے کا خواب دیکھتا رہتا تھا لیکن اس کا خواب اس لئے پورا نہیں ہو رہا تھا کہ دُرجن سنگھ ریڈ فورس کا نمبر ٹو تھا وہ اپنے عہدے سے ہٹتا تو تب اس کی جگہ میجر کاشام کو نمبر ٹو بنایا جا سکتا تھا لیکن اب نمبر ٹو بننے کی بجائے وہ ڈائریکٹ ریڈ فورس کا فرسٹ کمانڈنگ انچارج بن گیا تھا اس لئے وہ جتنی بھی خوشیاں

منا تا کم تھیں۔ لیکن اسے ابھی فرسٹ کمانڈنگ انچارج بننے کے لئے خود کو اس کا اہل ثابت کرنا تھا اور وہ اس کا اہل تب ہی ثابت ہو سکتا تھا جب وہ لال سنگھ کی حویلی تباہ کر کے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہمیشہ کے لئے وہیں دفن کر دیتا۔

نرنجن سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے سیل فون کا ایک بٹن پریس کیا اور پھر اس کے نمبر پریس کر کے اسے دوبارہ سیل فون میں تبدیل کرنے لگا۔

سیل فون سسٹم پر آتے ہی اس نے ہیلی کاپٹروں کی طرف دیکھتے ہوئے کی پیڈ سے چند نمبر ملائے اور کالنگ کی پریس کر دی اور سیل فون کان سے لگا لیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز جا رہی تھی۔

”یس۔ پائلٹ ون وریندر ہیئر“...... دوسری طرف رابطہ ملتے ہی وہاں موجود ہیلی کاپٹر کے ایک پائلٹ کی آواز سنائی دی۔

”میجر کاشام بول رہا ہوں“...... میجر کاشام نے کہا۔

”یس سر حکم“...... دوسری طرف سے پائلٹ نے کہا اور میجر کاشام اسے ہدایات دینے لگا۔ ریڈ فورس چونکہ اسے تھرڈ انچارج کے طور پر جانتی تھی اور دُرجن سنگھ نے جاتے ہوئے فورس کی کمانڈ میجر کاشام کے حوالے کر دی تھی اس لئے وہ سب اس کے احکامات ماننے کے پابند تھے اور اب میجر کاشام نے پائلٹ کو بتا دیا تھا کہ چیف نے اسے ریڈ فورس کا فرسٹ کمانڈنگ انچارج بنا دیا ہے اس

لئے پائلٹ اور اس کے ساتھ ریڈ فورس اس کے تمام احکامات ماننے کے پابند تھے۔ چند ہی لمحوں میں دو ہیلی کاپٹر تیزی سے فضا میں بلند ہو رہے تھے۔ میجر کاشام نے باری باری دو ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو حکم دیا تھا کہ وہ فوراً جا کر ہنومتی میں موجود لال سنگھ کی حویلی کو میزائل مار کر تباہ کر دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے ان پائلٹوں کو یہ بھی حکم دیا تھا کہ اگر حویلی کی دوسری طرف سڑک پر انہیں ریڈ فورس کی کوئی بھی جیپ اور ریڈ فورس کے افراد دکھائی دیں تو وہ ان پر نظر رکھیں اور انہیں دو اطراف سے گھیر لیں۔ وہ لوگ سڑک کے راستے پہاڑی علاقے کی طرف جائیں گے اور اتنی دیر میں وہ باقی فورس کو لے کر اور ایک لمبا چکر کاٹ کر پہاڑی کی اس سڑک پر پہنچ سکتا تھا جو ہنومتی کی طرف جاتی تھی اور جہاں پر پاکیشیائی ایجنٹوں نے ریڈ فورس کے افراد کے لباسوں میں گزرنا تھا۔ میجر کاشام جانتا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہوئے تو وہ ابھی حویلی میں ہوں گے اور ہیلی کاپٹر جیسے ہی حویلی پر میزائل برسائیں گے تو وہ سب بھی میزائل حملوں میں ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ پانچوں حویلی تباہ ہونے سے پہلے نکل گئے ہوں گے تو تب بھی وہ زیادہ دور نہیں جا سکیں گے اور آسانی سے پائلٹوں کی نظروں میں آ جائیں گے اور پائلٹ انہیں دونوں طرف سے گھیر لیں گے اور اس دوران وہ جیپوں میں پہاڑی علاقوں سے گزر کر انہیں سڑک کی دوسری طرف سے گھیرنے کی کوشش کرے گا اور پھر

وہ خود ان پانچوں پاکیشیائی ایجنٹوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرے گا۔ اسی لئے اس نے دونوں ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو حکم دیا تھا کہ وہ ریڈ فورس کی جیپ اور جیپ میں موجود ریڈ فورس کے لباس پہنے ہوئے پاکیشیائی ایجنٹوں پر صرف نظر رکھیں گے البتہ وہ انہیں فرار نہیں ہونے دیں گے۔ اس کے علاوہ اس نے دونوں پائلٹوں کو یہ حکم بھی دے دیا تھا کہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ ان کے ہیلی کاپٹروں پر حملہ کرنے کی کوشش کریں تو وہ اپنے بچاؤ کے لئے ان پر جوابی کارروائی بھی کر سکتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر وہ انہیں جیپ سمیت ہٹ بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے میجر کاشام بے حد مطمئن تھا۔ چند ہی لمحوں میں دو ہیلی کاپٹر اس کے اوپر سے ہوتے ہوئے پہاڑی کی دوسری طرف چلے گئے اور پھر پہاڑی کی دوسری طرف سے خوفناک اور زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ہیلی کاپٹروں نے پہاڑی سے گزرتے ہی دوسری طرف جا کر حویلی پر میزائل داغنا شروع کر دیئے تھے۔ جس کے بارے میں انہیں ہری ناتھ نے پہلے ہی نشاندہی کرا دی تھی۔ جیسے ہی دوسری طرف دھماکے ہونا شروع ہوئے میجر کاشام نے چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو آوازیں دینا شروع کر دیں اور پھر کچھ ہی دیر میں ان کی اٹھارہ جیپیں نہایت تیز رفتاری سے پہاڑی راستوں سے گزرتی ہوئی مین سڑک کی طرف جا رہی تھیں جو ہنومتی کی طرف جاتی تھی۔ ہری ناتھ اپنے ساتھ بیس جیپیں لایا تھا جن میں سو مسلح افراد موجود تھے

جن میں سے دو جیپیں ڈرجن سنگھ اپنے ساتھ لے گیا تھا اور اس کے ساتھ نو افراد بھی تھے۔ اب اس کے پاس اٹھارہ جیپیں تھیں جن میں نوے سے زیادہ مسلح افراد موجود تھے۔ انہیں دوسری طرف سڑک پر جانے کے لئے ایک طویل چکر کاٹنا پڑا تھا لیکن کچھ ہی دیر میں وہ اس پہاڑی کی طرف پہنچ گئے۔ میجر کاشام سب سے اگلی جیپ میں بیٹھا تھا۔ پہاڑی موڑ مڑتے ہی وہ جیسے ہی سڑک کی طرف آیا اسی لمحے اس کی جیب میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے فوراً جیب سے سیل فون نکال لیا۔ سیل فون پر ایک نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''یس''...... میجر کاشام نے کرخت لہجے میں کہا۔

''آر ٹو نائن بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''آر ٹو نائن۔ اوہ۔ تمہاری ڈیوٹی تو ہنومتی میں لال سنگھ کی حویلی پر نظر رکھنے کے لئے لگائی گئی تھی نا''...... میجر کاشام نے کہا۔

''یس باس۔ میں ہنومتی سے ہی بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے آر ٹو نائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کہو کیوں فون کیا ہے''...... میجر کاشام نے کہا۔

''ہمارے ہیلی کاپٹروں نے لال سنگھ کی حویلی پر میزائل برسائے ہیں باس جبکہ فرسٹ کمانڈر ہری ناتھ اور سیکنڈ کمانڈر ڈرجن سنگھ ابھی حویلی میں ہی تھے۔ ڈرجن سنگھ کے ساتھ دس مسلح افراد بھی اندر گئے

تھے جن میں سے صرف پانچ افراد واپس آئے ہیں اور ہمارے ہیلی کاپٹروں نے انہیں گھیر لیا ہے۔ حویلی جس طرح میزائلوں سے تباہ ہوئی ہے اس سے حویلی میں موجود فرسٹ کمانڈر آفیسر ہری ناتھ اور سیکنڈ کمانڈر آفیسر ڈرجن سنگھ کے ساتھ پانچ افراد بھی ہلاک ہو گئے ہوں گے۔ یہ سب کیوں ہوا ہے اور کیا ہو رہا ہے یہ میں نہیں جانتا۔ ان دونوں سے میرا رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ آپ تھرڈ کمانڈر انچارج تھے اس لئے میں نے آپ کو یہ سب بتانے کے لئے ہی کال کی ہے"...... دوسری طرف سے آرتو نائن نے کہا جبکہ ایک جیپ میں پانچ ریڈ فورس کے افراد کے حویلی سے نکلنے کا سن کر میجر کاشام بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"اوہ اوہ۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ پانچ افراد ایک ہی جیپ میں نکلے ہیں"...... میجر کاشام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ جیپ حویلی تباہ ہوتے سے چند منٹ پہلے ہی نکلی تھی پھر حویلی کے پیچھے سے دو ہیلی کاپٹر آئے اور اب وہ اس جیپ کے ساتھ ساتھ جا رہے ہیں۔ اوہ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"۔ اچانک دوسری طرف سے آرتو نائن کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے میجر کاشام کو ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا"...... میجر کاشام نے تیز آواز میں پوچھا۔ اسی لمحے اس کی جیپ ایک پہاڑی موڑ کاٹ کر دوسری طرف سیدھی سڑک پر آ گئی۔ جیسے ہی جیپ سامنے آئی اسے دور اپنے دو سرخ ہیلی کاپٹر

اور سڑک کے درمیان ایک سرخ جیپ دکھائی دی۔ ایک سرخ ہیلی کاپٹر کا جلتا ہوا ڈھانچہ نیچے گرتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ دوسری طرف سے آرتو نائن کچھ کہتا اسی لمحے میجر کاشام نے دوسرا ہیلی کاپٹر بھی دھماکے سے تباہ ہوتے دیکھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہمارے ساتھیوں نے ہمارے ہی ہیلی کاپٹروں کو تباہ کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے آرتو نائن کی چیختی ہوئی اور انتہائی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

"اس جیپ میں ہمارے ساتھیوں کے روپ میں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں ناسنس۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہمارے ہیلی کاپٹر تباہ کئے ہیں"...... میجر کاشام نے چیختے ہوئے کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پاکیشیائی ایجنٹ۔ اوہ اوہ۔ لیکن وہ حویلی سے زندہ کیسے نکل آئے ہیں اور...... اور"۔ دوسری طرف سے آرتو نائن نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"میں آ رہا ہوں۔ تم وہیں رکو۔ وہیں آ کر میں تم سے بات کروں گا"...... میجر کاشام نے کہا اور اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر آف کر دیا اس اثناء میں اس کی جیپ کافی آگے آ چکی تھی۔

"رک جاؤ۔ یہیں رک جاؤ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے پاس میزائل گنیں ہیں۔ انہوں نے ہمارے دو ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے ہیں۔ ہمارا آگے جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ دوسرے ہیلی کاپٹر کہاں ہیں۔ ان دونوں ہیلی کاپٹروں کو بھی اب بلانا پڑے گا تاکہ وہ پاکیشیائی

ایجنٹوں کو جیپ سمیت تباہ کر دیں"...... میجر کاشام نے چیختے ہوئے کہا اور جیب سے سیل فون نکال کر باقی دو ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں سے رابطہ کرنے لگا۔ ڈرائیور نے فوراً جیپ روک لی تھی۔ اس جیپ کے رکتے ہی پیچھے آنے والی جیپیں بھی رک گئی تھیں۔ چند لمحوں کے بعد میجر کاشام نے دور سے دو اور سرخ ہیلی کاپٹروں کو بلند ہو کر تیزی سے جیپ کی طرف بڑھتے دیکھا۔

"دوربین۔ مجھے دوربین دو جلدی"...... میجر کاشام نے چیختے ہوئے کہا اور پیچھے بیٹھے ہوئے ایک شخص نے اپنے گلے سے دوربین اتار کر اسے دے دی۔ میجر کاشام نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور جیپ کی طرف دیکھتے ہوئے اسے ایڈجسٹ کرنے لگا۔ اس نے جیپ سے ریڈ فورس کے لباسوں میں ملبوس پانچ افراد کو تیزی سے نکل کر کھیتوں کی طرف دوڑ کر جاتے دیکھا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"وہ جیپ سے نکل کر کھیتوں کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ روکو۔ انہیں فوراً روکو"...... میجر کاشام نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پیچھے سے آنے والے ہیلی کاپٹروں نے دو میزائل جیپ کی طرف اور دو میزائل کھیتوں کی طرف فائر کر دیئے جس طرف پاکیشائی ایجنٹ بھاگے چلے جا رہے تھے۔ دو میزائل جیپ سے ٹکرائے اور جیپ کے سڑک پر پرخچے اڑ گئے البتہ کھیتوں کی طرف جانے والے میزائل بھاگتے ہوئے پاکیشائی ایجنٹوں سے کافی پیچھے

گر کر پھٹے تھے جس سے وہ پانچوں ہوا میں اچھل کر دور دور جا گرے تھے اور میجر کاشام نے انہیں تیزی سے لڑھکنیاں کھاتے دیکھ لیا تھا۔ ہیلی کاپٹروں نے رخ موڑ کر ایک بار پھر ان کی طرف چار میزائل فائر کئے لیکن اس بار میزائل فضا میں ہی بلاسٹ ہو گئے تھے۔ میجر کاشام نے پاکیشائی ایجنٹوں کے ہاتھوں میں منی میزائل گنیں دیکھ لی تھیں۔ پاکیشائی ایجنٹوں نے ان میزائل گنوں سے ہیلی کاپٹروں کے میزائلوں کو نشانہ بنایا تھا جو ان کی طرف بڑھ رہے تھے اور ان کے بے داغ نشانے دیکھ کر میجر کاشام حیرت زدہ رہ گیا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ منی میزائلوں سے ہیلی کاپٹروں کے تیز رفتار اور طاقتور میزائلوں کو اس طرح نشانہ بنا کر راستے میں ہی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ بے اختیار جیپ میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"سڑک کو بلاک کر دو اور سجے نندتم فورس کو لے کر کھیتوں کی طرف جاؤ جلدی"...... میجر کاشام نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو پیچھے بیٹھے ہوئے چار افراد سر ہلا کر تیزی سے اچھل کر جیپ سے اتر گئے اور چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو جیپوں سے باہر آنے کا کہنے لگے اور پھر جیپوں سے بیسیوں سرخ پوش مشین گنیں اور میزائل لانچر لے کر کود پڑے اور تیزی سے کھیتوں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔

ریڈ فورس کو کھیتوں میں جاتے دیکھ کر میجر کاشام نے دوبارہ

دوربین آنکھوں سے لگائی اور ایک بار پھر پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف دیکھنے لگا اور پھر جب پاکیشیائی ایجنٹوں نے منی میزائلوں سے باقی دو ہیلی کاپٹروں کو بھی تباہ کر دیا تو اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا۔

"یہ پاکیشیائی ایجنٹ تو حد سے زیادہ خطرناک معلوم ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ہمارے چاروں ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے ہیں۔ ان کا ہلاک ہونا بہت ضروری ہے ورنہ میں ریڈ فورس کا فرسٹ کمانڈنگ انچارج نہیں بن سکوں گا۔ کبھی نہیں اور اگر یہ پانچوں یہاں سے بچ کر نکل گئے تو چیف مجھے فوراً شوٹ کر دے گا۔ نہیں۔ نہیں۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں سے بچ کر نہیں جا سکیں گے۔ انہیں میں ہر صورت میں ہلاک کروں گا۔ ہر صورت میں"...... میجر کاشام نے غصے اور پریشانی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کھیتوں کی طرف جانے والی ریڈ فورس نے بھاگتے ہوئے دور سے ہی پاکیشیائی ایجنٹوں پر مشین گنوں سے فائرنگ کرنی شروع کر دی تھی لیکن پاکیشیائی ایجنٹ ان کی رینج سے دور تھے۔

"ہونہہ۔ یہ احمق کیا کر رہے ہیں۔ اتنی دور سے یہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو مشین گنوں سے کیسے نشانہ بنا سکتے ہیں۔ نانسنس"...... میجر کاشام نے غصیلے لہجے میں کہا۔ جے نند فورس کے ساتھ کافی دور جا چکا تھا اور میجر کاشام چیخ کر اسے ہدایات نہیں دے سکتا تھا اس لئے اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور جلدی جلدی نمبر پریس

کرنے لگا۔

"یس۔ جے نند بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میجر کاشام بول رہا ہوں"...... میجر کاشام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے جے نند نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ تم اتنی دور سے ان پر فائرنگ کر کے اپنا ایمونیشن ضائع کیوں کر رہے ہو۔ مشین گنوں سے فائرنگ کرنے کی بجائے ان پر میزائل فائر کرو۔ ان کے ٹکڑے اُڑا دو۔ ہلاک کر دو انہیں ہری اپ"...... میجر کاشام نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"اوہ یس باس۔ میں ابھی ان پر میزائلوں کی بارش کرا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے جے نند نے جواب دیا جو فورس کو لے کر کھیتوں کی طرف جا رہا تھا۔

"جلدی کرو نانسنس۔ وہ نہر کی طرف جا رہے ہیں اگر وہ نہر کی دوسری طرف چلے گئے تو انہیں کراٹا کی فصل میں تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا وہ کراٹا کی فصلوں میں چھپ کر ہمیں اور زیادہ نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں اور وہاں سے کسی دوسری طرف بھی نکل سکتے ہیں"...... میجر کاشام نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اس نے دوربین سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہر کی طرف دوڑتے دیکھ لیا تھا

جس کی دوسری طرف کراٹا کی فصل اُگی ہوئی تھی۔

"لیس باس۔ آپ بے فکر رہیں وہ نہر کی دوسری طرف نہیں جا سکیں گے"...... دوسری طرف سے جے نند نے کہا اور میجر کاشام نے فون بند کر دیا۔ دوسرے لمحے اس نے اپنے ساتھیوں کو رک کر میزائل لانچر اٹھاتے اور پھر پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف میزائل فائر کرتے دیکھا۔ ایک ساتھ بیس سے زائد میزائل بجلی کی سی رفتار سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ اس سے پہلے کہ پاکیشیائی ایجنٹ نہر تک پہنچتے میزائل ایک کے بعد ایک ان کے اردگرد گرنے لگے اور ماحول یکلخت خوفناک اور زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا اور میجر کاشام نے عین اس جگہ آگ اور گرد کا طوفان اٹھتے دیکھا جہاں پاکیشیائی ایجنٹ بھاگ رہے تھے۔

"ہرا۔ ہرا۔ مارے گئے۔ سب کے سب مارے گئے ہیں۔ اس قدر میزائلوں سے بچنا ان کے لئے ناممکن تھا۔ قطعی ناممکن۔ ہرا۔ ہرا! میں کامیاب ہو گیا۔ میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ختم کر دیا ہے اب میں ریڈ فورس کا فرسٹ کمانڈنگ انچارج ہوں۔ ہرا۔ ہرا۔ ہرا"...... میجر کاشام نے پاگلوں کی طرح سے بے تحاشہ چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ چھلانگ لگا کر نیچے آ گیا اور پھر وہ واقعی پاگلوں کے سے انداز میں کھیتوں کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اسے کھیتوں کی طرف بھاگتے دیکھ کر جیپوں کے پاس کھڑے باقی ریڈ فورس کے افراد بھی تیزی سے اس کے پیچھے بھاگنے لگے۔

دور نہر کے پاس ابھی تک آگ اور دھویں کے بادل اٹھ رہے تھے اور میزائل برسانے والی ریڈ فورس اس طرف بھاگی جا رہی تھی۔ میجر کاشام نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی آنکھوں سے ہٹ ہوتے ہوئے دیکھا تھا اس لئے وہ رکے بغیر پاگلوں کی طرح اس طرف خود بھی بھاگا جا رہا تھا جیسے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہو۔

"کیا بات ہے عمران صاحب نے ابھی تک مجھے ریڈ فورس پر حملہ کرنے کا کاشن کیوں نہیں دیا ہے۔ اس طرف تو مسلسل فائرنگ اور دھماکے ہو رہے ہیں جیسے عمران صاحب اور ریڈ فورس میں باقاعدہ جنگ شروع ہو چکی ہو"...... این ٹی نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے دس ساتھیوں کے ہمراہ اننت نگر سے نکل کر جماپاس اور جماپاس سے خاموشی سے نکل کر ہنوتی کی طرف جانے والے راستے کی طرف آ گیا تھا۔

جماپاس میں ایک سرخ رنگ کی جیپ داخل ہوئی تھی جس میں ریڈ فورس کے آٹھ افراد موجود تھے جو شاید ان کی ہی تلاش کے لئے وہاں آئے تھے۔ اس لئے این ٹی اپنے ساتھیوں کے ساتھ میک اپ اور لباس بدل کر فوراً وہاں سے نکل آیا تھا اور پھر اس نے دو کاروں میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیزی سے ہنوتی کی

طرف سفر کرنا شروع کر دیا تھا تاکہ وہ جلد سے جلد ریڈ فورس کے عقب میں پہنچ سکے جنہوں نے کامائی کی پہاڑیوں کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ اسے عمران کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ریڈ فورس پر عقب سے حملہ کرنا تھا تاکہ اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھی ہنوتی سے نکل سکیں اور عمران نے اس سے کہا تھا کہ جب تک وہ اسے کاشن نہ دے اس وقت تک وہ ریڈ فورس پر حملہ نہیں کرے گا۔

این ٹی مقررہ وقت سے پہلے ہی وہاں پہنچ گیا تھا اور وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر کامائی پہاڑی کی دوسری طرف ایک چھوٹی پہاڑی کے پیچھے آ گیا تھا۔ انہوں نے کاریں وہیں چھوڑ دی تھیں اور این ٹی اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک پہاڑی پر چڑھ گیا تھا جہاں سے وہ کامائی پہاڑی کے گرد پھیلی ہوئی ریڈ فورس کی پوزیشن آسانی سے چیک کر سکتا تھا۔ اس کے ساتھی بھی پہاڑی کے مختلف حصوں میں موجود تھے جو اس کا حکم ملتے ہی دوسری طرف موجود ریڈ فورس پر حملہ کر سکتے تھے۔ پہاڑی سے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹا میدان تھا جہاں اسے ریڈ فورس کی سرخ رنگ کی جیپیں اور چار سرخ رنگ کے ہیلی کاپٹر کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔ این ٹی ابھی یہ سب دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے دو ہیلی کاپٹروں کو بلند ہوتے دیکھا۔ ہیلی کاپٹروں کو اوپر اٹھتے دیکھ کر این ٹی نے اپنے ساتھیوں کو چٹانوں کے پیچھے چھپنے کا اشارہ کیا تو وہ فوراً چٹانوں کے پیچھے دبک

گئے اور خود این ٹی بھی ایک چٹان کے پیچھے ہو گیا تاکہ ہیلی کاپٹر مڑ کر اگر اس طرف آئیں تو انہیں آسانی سے دیکھا نہ جا سکے۔ لیکن ہیلی کاپٹر کی آوازوں سے این ٹی نے محسوس کیا کہ وہ اس پہاڑی کی طرف نہیں آ رہے بلکہ دوسری طرف جا رہے ہیں۔ این ٹی نے چٹان کے پیچھے سے احتیاط سے سر نکالا تو اسے دونوں ہیلی کاپٹر واقعی دوسری پہاڑی کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیئے۔

ہیلی کاپٹر جیسے ہی سامنے والی پہاڑی پر سے گزر کر دوسری طرف گئے اسی لمحے اس نے ان ہیلی کاپٹروں کو دوسری طرف میزائل فائر کرتے دیکھا۔ دوسرے لمحے ماحول زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا۔ دونوں ہیلی کاپٹر پہاڑی کی دوسری طرف مسلسل میزائل برسا رہے تھے جس کے دھماکوں کی آوازوں سے ماحول بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا تھا اور دوسری طرف سے شعلوں کے ساتھ سیاہ دھواں بھی بلند ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس کے ساتھ گرد و غبار کا طوفان بھی تھا جس سے این ٹی کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ان ہیلی کاپٹروں نے ہنومتی میں موجود کسی عمارت کو نشانہ بنایا ہے اور وہ عمارت لال سنگھ کی حویلی کے سوا اور کون سی ہو سکتی تھی۔ اس حویلی کے راستے ہی عمران اور اس کے ساتھی اس طرف آنے والے تھے۔ ان ہیلی کاپٹروں کے میزائل حملوں سے این ٹی کی پیشانی پر پریشانی کی لکیریں سی پھیل گئی تھیں۔ کچھ دیر دوسری طرف دھماکے ہوتے رہے اور پھر خاموشی چھا گئی۔ شاید دوسری طرف لال سنگھ کی

حویلی مکمل طور پر تباہ ہو گئی تھی۔ یہ سرحدی علاقہ تھا۔ میزائل حملوں سے اس طرف موجود رینجرز تو ریڈ فورس کی وجہ سے خاموش رہ سکتے تھے لیکن سرحد پار پاکیشیائی رینجرز اس میزائل حملے پر شور کر سکتے تھے۔ مگر این ٹی جانتا تھا کہ ریڈ فورس ہر خطرے کو بالائے طاق رکھ کر کام کرنے کی عادی تھی انہیں روکنے والا کوئی نہیں تھا اس لئے وہ جہاں چاہے اور جیسے چاہیں حملے کر سکتی تھی اور ریڈ فورس کو یہ بھی معلوم تھا کہ اس طرف پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں جنہیں ہلاک کرنے کے لئے وہ اس سارے علاقے کو بھی میزائلوں سے تباہ کر دیتے تو ان پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا۔

جیسے ہی پہاڑی کی دوسری طرف ہیلی کاپٹروں نے میزائل برسانا شروع کئے اسی لمحے این ٹی نے ریڈ فورس کو تیزی سے وہاں سے بھاگتے دیکھا۔ وہ سب تیزی سے اپنی جیپوں کی طرف بھاگ رہے تھے جیسے جیپوں میں سوار ہو کر جلد سے جلد کہیں پہنچنا چاہتے ہوں۔

"لگتا ہے انہیں عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کی یہیں موجودگی کنفرم ہو گئی ہے اسی لئے یہ ایکشن میں آ گئے ہیں" این ٹی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند ہی لمحوں میں ریڈ فورس کی [illegible] جیپیں پہاڑی راستوں پر دوڑتی نظر آئیں۔ ان جیپوں کا رخ اسی پہاڑی کی طرف تھا جس کی دوسری طرف ہنومتی کی طرف جانے والی سڑک موجود تھی۔ چند ہی لمحوں میں جیپیں پہاڑی راستوں پر

بھاگتی چلی جا رہی تھیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک پہاڑی کی پیچھے مڑ کر غائب ہو گئیں۔ ان جیپوں کے وہاں سے جاتے ہی کے باقی دو ہیلی کاپٹر بھی بلند ہوئے اور اسی پہاڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے جس طرف پہلے دو ہیلی کاپٹروں نے جا کر میزائل برسائے تھے۔

"چلو۔ چلو۔ ہمیں ریڈ فورس کے پیچھے جانا ہے۔ انہیں شاید عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کا پتہ چل گیا ہے۔ عمران صاحب اور ان کے ساتھی مشکل میں ہو سکتے ہیں۔ ہمیں ہر حال میں ان کی مدد کرنی ہے اور انہیں ریڈ فورس سے بچانا ہے"...... این ٹی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے پہاڑی کے مختلف حصوں سے نکل کر اس کے سامنے آ گئے۔ ان کے پاس مشین گنیں اور میزائل لانچرز تھے جو وہ ریڈ فورس کا مقابلہ کرنے کے لئے ساتھ لائے تھے۔ این ٹی اپنے ساتھیوں کو ساتھ آنے کا کہہ کر تیزی سے پہاڑی سے نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ اسے نیچے جاتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی چھلانگیں مارتے ہوئے پہاڑی سے نیچے اترتے چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی گاڑیوں میں بیٹھے اسی پہاڑی کی طرف اڑے جا رہے تھے جس طرف ریڈ فورس کی جیپیں گئی تھیں۔ دوسری طرف سے انہیں وقفے وقفے سے دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جیسے ہنومتی میں مسلسل میزائلوں اور بموں کی بارش کی جا رہی ہو۔

اگلی کار میں این ٹی تھا اس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر اس کا قابل اعتماد ساتھی سفیان تھا جو نہایت ماہرانہ انداز میں کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ جبکہ پچھلی سیٹوں پر اس کے تین ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی طرح پچھلی کار میں بھی چھ افراد موجود تھے اور اس کے یہ تمام ساتھی اس کے جاں نثار ساتھی تھے۔ این ٹی کی طرح اس کے تمام ساتھی بھی عمران کے قدر دان تھے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے دلوں میں گہرا جذباتی لگاؤ رکھتے تھے۔ این ٹی نے چونکہ ان سب کو پہلے ہی سب کچھ بتا دیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی آنے والے ہیں اور ان کو روکنے کے لئے ریڈ سنیک کی ریڈ فورس ہنومتی پہنچ چکی ہے اور ریڈ فورس ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے گی اس لئے این ٹی کے ساتھ وہ سب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ریڈ فورس سے بچانے کے لئے اپنی جانیں تک قربان کرنے کا ارادہ لے کر وہاں آئے تھے اور انہوں نے این ٹی سے وعدہ کیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ریڈ فورس سے بچانے کے لئے اگر انہیں اپنی جانیں بھی قربان کرنا پڑیں تو وہ اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

این ٹی کے تمام ساتھی بے حد منجھے ہوئے اور تربیت یافتہ تھے اس لئے اسے یقین تھا کہ ان گنے چنے ساتھیوں کے ساتھ وہ ریڈ فورس کا شیرازہ بکھیر سکتے ہیں اور ان سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بچا سکتے ہیں۔ گو کہ عمران نے اس سے کہا تھا کہ وہ اس

وقت تک حرکت میں نہیں آئے گا جب تک کہ عمران اسے کاشن نہ دے۔ لیکن اب این ٹی کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر چونکہ ریڈ فورس نے حملہ کر دیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ عمران کو اسے کاشن دینے کا موقع ہی نہ مل رہا ہو اس لئے اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ریڈ فورس کے پیچھے جانے اور ان پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ریڈ فورس کے پیچھے جا کر پہلے وہ صورتحال کا جائزہ لے گا اور اگر عمران اور اس کے ساتھی واقعی مشکل میں ہوئے تب پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ریڈ فورس پر ٹوٹ پڑے گا اور ان سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بچانے کی آخری حد تک کوشش کرے گا۔ این ٹی نے اس بات کا قطعی ارادہ کر لیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی بھی حالت میں ریڈ فورس کے ہتھے نہیں چڑھنے دے گا چاہے اس کے لئے اسے ریڈ فورس کے ایک ایک شخص کو ہی کیوں نہ ہلاک کرنا پڑے۔

گاڑیاں کچی سڑکوں پر مختلف پہاڑیوں کے گرد گھومتی ہوئی بھاگی چلی جا رہی تھیں۔ ایک پہاڑی کے قریب جاتے ہی این ٹی نے اپنے ساتھی سفیان کو گاڑی روکنے کے لئے کہا تو اس نے فوراً گاڑی روک لی۔ دوسری طرف سے مسلسل فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جس سے این ٹی کو اندازہ ہو رہا تھا کہ ریڈ فورس یا تو اس پہاڑی کی دوسری طرف موجود ہے یا پھر وہ

سڑک پر آگے بڑھتے ہوئے فائرنگ کر رہی ہے اور دھماکوں کی آوازیں ہیلی کاپٹروں سے برسائے جانے والے میزائلوں کی ہی ہو سکتی تھی۔

"اس پہاڑی کی دوسری طرف سڑک ہے۔ اگر ہم اس طرف گئے تو فوراً ریڈ فورس کی نظروں میں آ جائیں گے۔ اس لئے ہمیں گاڑیاں یہیں چھوڑنا پڑیں گی۔ ہم اس پہاڑی کے اوپر سے ہوتے ہوئے سڑک کی طرف جائیں گے۔ پہاڑی سے ہم ریڈ فورس کو آسانی سے نشانہ بنا سکیں گے اور خود کو ان کی جوابی کارروائی سے بھی بچا لیں گے"...... این ٹی نے کہا تو سفیان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ این ٹی نے کار کا اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ اس نے سیٹ کے نیچے پڑا ہوا اپنا اسلحے والا تھیلا اٹھایا اور سر اٹھا کر پہاڑی کی طرف دیکھنے لگا۔ پہاڑی زیادہ بلند نہیں تھی اور پہاڑی چونکہ چٹیل تھی اور اس کی کئی چٹانیں باہر کی طرف ابھری ہوئی تھی جس سے اس پہاڑی پر سیڑھی سی بن گئی تھی جس پر چڑھنا ان کے لئے مشکل نہیں ہو سکتا تھا۔ این ٹی کے باہر نکلتے ہی سفیان اور اس کے دوسرے ساتھی بھی اپنا سامان لے کر گاڑی سے باہر آ گئے اور پیچھے موجود دوسری گاڑی سے بھی اس کے ساتھی باہر آ گئے اور پھر وہ سب این ٹی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پہاڑی کے اوپر چڑھنا شروع ہو گئے۔

پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر این ٹی نے ایک بڑی چٹان کے پیچھے

سے سر نکال کر دوسری طرف موجود سڑک کی طرف دیکھا تو اسے
کچھ فاصلے پر ریڈ فورس کی جیپیں کھڑی دکھائی دیں۔ وہاں کوئی ہیلی
کاپٹر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ البتہ دور کھیتوں میں ریڈ فورس
فائرنگ کرتی ہوئی بھاگتی دکھائی دے رہی تھی اور کھیتوں کے دونوں
طرف کچھ جگہوں پر آگ لگی ہوئی تھی جہاں چار ہیلی کاپٹروں کے
بچے کھچے ڈھانچے جل رہے تھے اور سڑک پر ایک جیپ جلتی ہوئی
دکھائی دے رہی تھی۔ بہت دور اسے سرخ لباسوں والے پانچ افراد
بھی بھاگتے دکھائی دے رہے تھے جو دور نظر آنے والی پانی کی
ایک پٹی کی طرف بھاگتے جا رہے تھے۔ ان افراد کو دیکھ کر این ٹی
سمجھ گیا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ ریڈ
فورس فائرنگ کرتی ہوئی انہی کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ عمران اور
اس کے ساتھی شاید حویلی سے باہر آ گئے تھے اور انہوں نے ریڈ
فورس کے چاروں ہیلی کاپٹروں کو مار گرایا تھا اور اب ریڈ فورس ان
کے پیچھے لگی ہوئی تھی۔ این ٹی کے گلے میں دوربین تھی۔ اس نے
پہاڑی پر چڑھتے ہوئے دوربین اپنی کمر کی طرف کر لی تھی۔ اس
نے دوربین سیدھی کی اور آنکھوں سے لگانے ہی لگا تھا کہ اس نے
اچانک ریڈ فورس کو کھیتوں میں رکتے اور پھر میزائل گنیں اٹھاتے
دیکھا۔ دوسرے لمحے اس نے ریڈ فورس کی میزائل گنوں سے بیس
سے زائد میزائل نکل کر ٹھیک اس طرف جاتے دیکھے جہاں پانچ
سرخ لباس والے پانی کی ایک پٹی کی طرف بے تحاشہ بھاگے جا

رہے تھے۔
این ٹی نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور اسے ایڈجسٹ کر
کے ان پانچ سرخ پوشوں کی طرف دیکھنے لگا۔ پانی کی پٹی ایک نہر
تھی اور وہ پانچوں اس نہر کی طرف ہی بھاگ رہے تھے اور پھر
بھاگتے بھاگتے ان پانچوں نے ایک ساتھ یکلخت لمبی لمبی چھلانگیں
لگا دیں۔ ان پانچوں نے چھلانگیں لگائی ہی تھیں کہ ان کے پیچھے
ایک میزائل زمین سے ٹکرا کر زوردار دھماکے سے پھٹا۔ میزائل کے
پھٹتے ہی این ٹی نے بھاگتے ہوئے ان پانچوں سرخ پوشوں کے ہوا
میں اٹھتے ہوئے جسم اور زیادہ ہوا میں اچھلتے دیکھے۔ اس سے پہلے
کہ وہ پانچوں کہیں گرتے۔ اسی وقت وہاں ایک کے بعد ایک
میزائل گرنے لگے اور پھر وہاں جیسے آگ کا خوفناک طوفان سا اٹھ
کھڑا ہوا۔ آگ کے بڑے بڑے شعلوں کے ساتھ ہر طرف گرد
اور دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے جن کے پیچھے وہ پانچوں سرخ
پوش غائب ہو گئے تھے۔ وہاں جس طرح سے لگاتار میزائل گر
پھٹے تھے این ٹی کو صاف محسوس ہو رہا تھا کہ ان پانچوں کا زندہ بچ
ناممکنات میں سے تھا۔ کیونکہ میزائل کار ہینڈ بموں کی طرح پھٹے
زوردار اور مسلسل ہونے والے دھماکوں سے ہوا میں ہی ان پانچوں
کے ٹکڑے اڑ سکتے تھے۔ این ٹی کو ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا
پانچوں سرخ پوش، ریڈ فورس کے میزائلوں سے ہٹ ہو گئے ہوں
اور جس طرح سے ریڈ فورس نے ان پانچ سرخ پوشوں پر میزائل

برسائے تھے این ٹی کو صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ پانچ سرخ پوش
عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں اور عمران اور اس کے
ساتھیوں پر جس طرح سے میزائل برسائے گئے تھے ان کا ہٹ ہو
جانا یقینی تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہٹ ہونے کا خیال
آتے ہی این ٹی کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ اس نے
دوربین سے دیکھا تو ریڈ فورس پانچ سرخ پوشوں پر میزائل برساتے
ہی پاگلوں کی طرح اس طرف بھاگنا شروع ہو گئی تھی۔ یہی نہیں
بلکہ سڑک پر موجود ایک جیپ سے ایک لمبا تڑنگا نوجوان بھی مسرت
بھرے انداز میں 'ہرا ہرا' کے زور دار نعرے لگاتا ہوا اور چیختا ہوا
کھیتوں کی طرف بھاگنا شروع ہو گیا تھا اور اس کے پیچھے مزید ریڈ
فورس کے افراد بھاگ رہے تھے۔ سڑک پر موجود جیپوں میں اب
بھی بیس سے زائد افراد رکے ہوئے تھے۔

"سفیان"...... این ٹی نے اپنے قریب موجود سفیان سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... سفیان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ سرخ پوش عمران صاحب اور ان
کے ساتھی تھے جو نہر کی جانب بھاگ رہے تھے۔ ریڈ فورس نے
انہیں ہی میزائلوں سے نشانہ بنایا ہے اور اب شاید وہ یہ دیکھنے جا
رہے ہیں کہ عمران صاحب اور ان کے ساتھی میزائلوں سے ہٹ
ہوئے ہیں یا نہیں"...... این ٹی نے کہا اس کے لہجے میں انتہائی بے

چینی اور پریشانی مترشح تھی۔

"یس باس۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے"...... سفیان نے
پریشان انداز میں کہا۔ اس کے پاس بھی دوربین تھی اور اس نے
بھی نہر کی طرف بھاگتے ہوئے پانچ سرخ پوشوں کو دیکھا تھا جن پر
ریڈ فورس نے میزائل برسائے تھے۔

"تو دیکھ کیا رہے ہو نانسنس۔ چلو۔ جلدی چلو۔ ہمیں فوراً آگے
بڑھنا ہے اور ریڈ فورس کو آگے جانے سے روکنا ہے۔ میزائل پھٹنے
سے پہلے میں نے عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو نہر کی
طرف چھلانگ لگاتے دیکھا تھا گو کہ نہر ان سے کافی فاصلے پر تھی
لیکن میزائل پھٹنے سے جو طاقتور شاک ویوز پیدا ہوا تھا اس سے
عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو میں نے اور زیادہ اونچا اچھلتے
دیکھا تھا۔ شاک ویوز انہیں سیدھا نہر کی طرف بھی لے جا سکتی ہیں
اور اگر وہ دوسرے میزائلوں کے پھٹنے سے پہلے نہر میں گرے ہوں
گے تو ان کے بچ نکلنے کا چانس ہو سکتا ہے کیونکہ ریڈ فورس کے تمام
میزائل نہر سے کافی پیچھے گرے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب
اور ان کے ساتھی ان میزائلوں سے بچ گئے ہوں لیکن اگر ریڈ فورس
نہر تک پہنچ گئی تو وہ نہر میں فائرنگ کر کے عمران صاحب اور ان
کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیں گے اس لئے ہمیں فوراً آگے جا کر ان
کی مدد کرنی چاہئے"...... این ٹی نے کہا۔

"یس باس"...... سفیان نے کہا۔

''پہلے ہمیں ان جیپوں اور جیپوں کے پاس موجود افراد کو ختم کرنا ہو گا انہیں ختم کرنے کے بعد ہم آگے جائیں گے''...... این ٹی نے کہا تو سفیان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا اور اس نے کمانڈوز کے مخصوص انداز میں ہاتھوں کے اشاروں سے اپنے ساتھیوں کو این ٹی کے احکامات پر عمل کرنے کی ہدایات دینا شروع کر دیں کہ وہ میزائل گنیں سنبھال کر سڑک پر موجود جیپوں اور وہاں موجود ریڈ فورس کے مسلح افراد کو نشانہ بنا سکیں۔ چنانچہ ان سب نے مشین گنیں اپنے کاندھوں سے لٹکائیں اور میزائل لانچر لے کر تیزی سے پہاڑی کی دائیں اور بائیں سائیڈوں کی طرف بڑھتے چلے گئے اور پھر انہوں نے مختلف چٹانوں کے پیچھے جا کر اپنی پوزیشنیں سنبھالیں اور پھر انہوں نے نشانہ لے کر آگے سڑک پر موجود جیپوں اور وہاں موجود ریڈ فورس پر میزائل فائر کرنا شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے سڑک پر کھڑی جیپوں اور جیپوں کے پاس موجود مسلح افراد پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ زور دار دھماکوں سے مسلح افراد کے ساتھ جیپوں کے بھی پرخچے اڑنا شروع ہو گئے تھے۔ این ٹی اور اس کے ساتھی تاک تاک کر میزائلوں سے جیپوں اور جیپوں کے پاس موجود ریڈ فورس کو نشانہ بنا رہے تھے جس سے سڑک پر آگ اور خون کا طوفان سا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ جیپوں کے ساتھ وہاں مسلح افراد کے بھی ٹکڑے اڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے ہی دھماکے ہونا شروع

ہوئے کھیتوں میں بھاگتے ہوئے ریڈ فورس کے مسلح افراد چونک پڑے اور وہ پلٹ کر پیچھے دیکھنے لگے اور پھر انہوں نے جو اپنی جیپوں اور اپنے ساتھیوں پر میزائل برستے دیکھے تو وہ سب ٹھہر کی طرف جانے کے بجائے واپس سڑک کی طرف بھاگ پڑے۔ انہوں نے دور سے ہی دیکھ لیا تھا کہ ان کی جیپوں پر پہاڑی کے اوپر سے میزائل فائر کئے جا رہے ہیں تو انہوں نے بھی اپنے میزائل لانچر سنبھال لئے اور پھر کئی میزائل اس پہاڑی کی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ یہ دیکھ کر این ٹی اور سفیان نے اپنے میزائل لانچروں کے رخ کھیتوں میں موجود ریڈ فورس کی جانب کر دیئے اور پھر دونوں اطراف سے میزائل برسنا شروع ہو گئے۔ زائیں زائیں کی تیز آوازوں کے ساتھ کئی میزائل اس پہاڑی سے آ کر ٹکرانے لگے جس پر این ٹی اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ زور دار دھماکوں سے پہاڑی کی بے شمار چٹانوں کے پرخچے اڑ گئے اور این ٹی اور سفیان کی طرف سے کھیتوں کی طرف جو میزائل داغے گئے تھے ان سے ریڈ فورس کے کئی افراد کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔

''چلو۔ چلو۔ پہاڑی سے اترو۔ جلدی کرو ورنہ ہم سب مارے جائیں گے''...... این ٹی نے چیختے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے اٹھا اور پہاڑی کی دوسری طرف چٹانوں کو پھلانگ کر نیچے جانے لگا۔ سفیان اور اس کے پانچ اور ساتھی بھی پہاڑی سے نیچے اترنے لگے جبکہ چار افراد اوپر سے ہی انہیں کور دینے کے لئے کھیتوں کی طرف

میزائل برسا رہے تھے۔ این ٹی اور اس کے ساتھیوں نے سڑک پر
کھڑی تمام جیپیں تباہ کر دی تھیں۔ جیپوں کے پاس موجود مسلح افراد
بھی مارے گئے تھے۔ جیپوں کے پاس موجود مسلح افراد پر این ٹی
اور اس کے ساتھیوں نے اس قدر اچانک اور شدید حملہ کیا تھا کہ
انہیں این ٹی اور اس کے ساتھیوں پر جوابی حملہ کرنے کا موقع ہی
نہیں ملا تھا اور این ٹی اور اس کے ساتھیوں نے ان سب کو ختم کر
دیا تھا۔ اب ریڈ فورس کے افراد جو کھیتوں میں موجود تھے وہی ان
پر جوابی میزائل فائر کر رہے تھے جو ان کے اِرد گرد چٹانوں سے ٹکرا
کر پھٹ رہے تھے اور پہاڑی کے پرخچے اُڑتے جا رہے تھے۔

این ٹی اور اس کے ساتھی چھلانگیں مارتے ہوئے پہاڑی سے
اتر کر سڑک پر آئے تو کھیتوں میں موجود فورس نے ان کی طرف
اور زیادہ میزائل برسانے شروع کر دیئے اور میزائلوں کے خوفناک
دھماکوں کے ساتھ ماحول مشین گنوں سے برسنے والی گولیوں کی تیز
آوازوں سے بھی گونجنا شروع ہو گیا۔ این ٹی اور اس کے چھ ساتھی
سڑک پر جلتی ہوئی جیپوں کے ٹکڑوں سے بچتے ہوئے اور سامنے
مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے کھیتوں کی طرف بھاگنے لگے۔ وہ
دائیں بائیں چھلانگیں لگاتے ہوئے کھیتوں کی طرف جا رہے تھے
تاکہ کھیتوں میں موجود ریڈ فورس میزائلوں سے انہیں ڈائریکٹ ہٹ
نہ کر سکیں۔

این ٹی اور اس کے ساتھی سڑک کراس کر کے کھیتوں میں آ گئے

ہی تھے کہ موقع ملتے ہی پہاڑی پر موجود اس کے باقی چار ساتھی بھی
چٹانوں کے پیچھے سے نکلے اور چھلانگیں لگاتے ہوئے چٹانوں سے
نیچے اترنے لگے۔ لیکن ابھی وہ پہاڑی سے اتر کچھ ہی نیچے آئے
ہوں گے کہ اسی لمحے کھیتوں کی طرف سے ایک میزائل اُڑتا ہوا آیا
اور ان چاروں کے عین قریب ایک چٹان سے ٹکرایا۔ این ٹی کے
ساتھیوں نے اس میزائل سے بچنے کے لئے دائیں بائیں چٹانوں
پر کودنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ چھلانگیں لگاتے میزائل زوردار
دھماکے سے پھٹا اور ان چاروں کے ایک ساتھ ٹکڑے اُڑتے چلے
گئے۔

این ٹی نے اپنے چار ساتھیوں کو میزائل سے ہٹ ہوتے دیکھا
تو غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے کاندھوں
پر رکھے میزائل لانچر سے رکے بغیر کھیتوں کی طرف میزائل فائر
کرنے شروع کر دیئے جہاں ریڈ فورس ان کے میزائلوں سے بچنے
کے لئے ادھر ادھر بھاگتی پھر رہی تھی۔ سفیان بھی ریڈ فورس پر
میزائل برسا رہا تھا جبکہ ان کے پانچ ساتھیوں نے لانچروں سے
میزائل ختم ہونے کی وجہ سے لانچر پھینک دیئے تھے اور مشین گنیں
سنبھال کر ریڈ فورس پر فائرنگ کرنا شروع کر دی تھی۔ وہ سب بکھر
کر ریڈ فورس پر گولیاں برسا رہے تھے۔ ریڈ فورس بھی ان پر مسلسل
فائرنگ کر رہی تھی جس سے بچنے کے لئے وہ کھیتوں میں کبھی دائیں
طرف کود رہے تھے اور کبھی بائیں طرف۔

گر رہا تھا۔ سفیان کے سینے میں گولیاں لگی تھیں اور وہ زمین پر گرا
بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔ سفیان کو گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھ کر
اس کے دوسرے ساتھی نے بھاگ کر سفیان کی طرف آنے کی
کوشش کی لیکن اسی لمحے سامنے سے آتے ہوئے چاروں مسلح افراد
کی مشین گنیں ایک بار پھر گرجیں اور این ٹی کا آخری ساتھی بھی
گولیوں سے چھلنی ہوتا چلا گیا۔

اپنے آخری ساتھی کو ہلاک ہوتے دیکھ کر این ٹی نے جیب سے
ایک ہینڈ گرنیڈ نکالا اور دانتوں سے اس کی سیفٹی پن کھینچ کر بم پوری
قوت سے اس طرف پھینک دیا جس طرف سے سفیان اور اس کے
ساتھی پر فائرنگ کی گئی تھی۔ بم ٹھیک ان کے قریب گرا۔ اس سے
پہلے کہ وہ سنبھلتے زور دار دھماکہ ہوا اور ان چاروں کے پرخچے
اُڑتے چلے گئے۔ ان چاروں کے ٹکڑے اُڑتے دیکھ کر این ٹی
تیزی سے اٹھا اور اس نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے سامنے سے
آنے والے ریڈ فورس کے مسلح افراد پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔
لیکن اب وہ اکیلا رہ گیا تھا اس کے سارے جانثار ساتھی ہلاک ہو
چکے تھے۔ ان سب نے ریڈ فورس کو بہت نقصان پہنچایا تھا لیکن اس
کے باوجود ابھی تک ریڈ فورس کے کئی افراد باقی تھے جو اس کی
طرف مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے آگے بڑھے چلے آ رہے تھے
اور این ٹی مشین گن کی نال کے زاویئے بدل بدل کر انہیں نشانہ بنا
رہا تھا لیکن کب تک۔ اس پر بھی مسلسل فائرنگ کی جا رہی تھی

اور وہاں ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں چھپ کر این ٹی خود کو سامنے
سے آنے والی گولیوں سے بچا سکتا۔ اس نے دائیں طرف سے دو
افراد کو فائرنگ کرتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے فوراً
مشین گن ان کی طرف گھمائی اور فائرنگ کر دی۔ تڑتڑاہٹ کے
ساتھ گولیاں آنے والے دو افراد کو لگیں اور وہ چیختے ہوئے وہیں
گرتے چلے گئے۔ این ٹی نے اس طرف سے آنے والے دو افراد
کو نشانہ بنایا ہی تھا کہ اسی لمحے بائیں طرف سے فائرنگ ہوئی اور
این ٹی کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر دائیں
پہلو جا گرا۔ اس کے بائیں کاندھے میں جیسے ایک گرم سلاخ
پیوست ہو گئی تھی۔ گرتے ہی اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل گئی
تھی۔ اس نے جھپٹ کر دوبارہ اپنی مشین گن اٹھانی چاہی لیکن اسی
لمحے ریڈ فورس کے مسلح افراد بھاگتے ہوئے اس کے قریب آ گئے اور
پھر اچانک ایک ساتھ کئی مشین گنیں گرجیں اور ماحول تیز اور انتہائی
دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا۔

جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں نے نہر کی طرف چھلانگیں لگائیں اسی لمحے ان کے عقب میں ایک میزائل آ کر پھٹا اور اس میزائل کے زور دار دھماکے سے پیدا ہونے والے شاک ویو نے جیسے انہیں اور زیادہ ہوا میں اچھال دیا۔ ان کے عقب میں آگ کا الاؤ سا بلند ہوا اور وہ سب اُڑتے ہوئے ایک ساتھ نہر میں جا گرے۔ وہ چونکہ پوری قوت سے نہر میں گرے تھے اس لئے وہ نہر کی گہرائی تک اترتے چلے گئے تھے۔ نہر میں گرنے سے پہلے ہی عمران نے خود کو سنبھال لیا تھا اور نہر میں گرتے ہی اس نے نہایت تیزی سے اپنا جسم اس انداز میں موڑ لیا تھا کہ وہ نہر کی گہرائی میں زمین سے اور نہر کے دوسرے کنارے سے ٹکرانے کی بجائے نہر کے سیدھے رخ کی طرف کسی مچھلی کی طرح تیرتا چلا گیا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی نہر میں گرتے ہوئے اپنے ہوش برقرار رکھے

تھے اور وہ جانتے تھے کہ جس تیزی سے وہ نہر میں گرے تھے یا تو وہ نہر کے دوسرے کنارے سے ٹکرا سکتے تھے یا پھر نیچے گہرائی میں ٹکرا کر ان کے جسم ٹوٹ پھوٹ سکتے تھے اس لئے ان سب نے بھی پانی میں گرنے سے پہلے ہی اپنے جسم گھما لئے تھے اور وہ چاروں بھی عمران کے انداز میں نہر کے سیدھے رخ کی طرف دور تک بغیر ہاتھ پاؤں مارے تیرتے چلے گئے تھے۔ جیسے ہی وہ نہر میں گرے اسی لمحے نہر سے کچھ فاصلے پر یکے بعد دیگرے کئی میزائل گرے اور ماحول تیز اور زور دار دھماکوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ دھماکے اس قدر شدید تھے کہ ان کی دھمک عمران اور اس کے ساتھی پانی کی گہرائی میں ہونے کے باوجود محسوس کر سکتے تھے۔ وہ کافی آگے تک تیرتے رہے پھر آگے جا کر سب سے پہلے عمران نے اپنا جسم سیدھا کیا اور تیرتا ہوا سطح کی طرف بڑھا اور پھر اس نے اپنا سر پانی کی سطح سے باہر نکال لیا اور منہ اٹھا کر گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھیوں کے سر بھی باری باری پانی سے باہر نکلنے لگے۔ نہر سے سر نکالتے ہی انہوں نے گہرے گہرے سانس لئے اور رکے بغیر آگے کی طرف تیرتے چلے گئے۔ نہر کی ایک طرف آگ دھویں اور گرد کا طوفان سا پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا اور وہ اس طوفان کے پیچھے تھے اس لئے ریڈ فورس انہیں کم از کم دور سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

”اور تیز ہاتھ پاؤں مارو۔ ریڈ فورس نے مزید میزائل برسائے

اور ان میں سے ایک بھی میزائل نہر میں گرا تو ہم نہیں بچ سکیں گے“...... عمران نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے پانی کے بہاؤ کے ساتھ تیرتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ کچھ فاصلے پر انہیں نہر کے دونوں کناروں پر جھاڑیاں دکھائی دیں تو وہ ان جھاڑیوں کے قریب آ کر رک گئے۔ عمران نے کنارے کی طرف آ کر جھاڑیاں پکڑیں اور نہر سے سر نکال کر دیکھا تو اسے ریڈ فورس تیزی سے نہر کی طرف آتی دکھائی دی۔

”وہ اسی طرف آ رہے ہیں۔ ہمیں نہر کے اندر رہ کر تیزی سے آگے کی طرف تیرتے رہنا ہو گا۔ نہر کے کنارے پر آتے ہی وہ نہر میں گولیوں کی بوچھاڑیں کر دیں گے۔ اس لئے پانی کے بہاؤ کے ساتھ آگے بڑھو“...... عمران نے کہا۔

”نہر میں تیرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس طرف گھنی جھاڑیاں ہیں ہم ان جھاڑیوں میں رینگتے ہوئے نہر کی دوسری طرف نکل جاتے ہیں۔ اس طرف کراٹا کی اونچی فصلیں ہیں ان فصلوں میں جا کر ہم آسانی سے خود کو ان کی نظروں میں آنے سے بچا سکتے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ وہ بھاگتے ہوئے اسی طرف آ رہے ہیں اگر ہم نہر سے نکلے تو وہ ہمیں آسانی سے دیکھ لیں گے۔ وہ جس طرح پاگلوں کی طرح شور مچاتے ہوئے بھاگے چلے آ رہے ہیں ان کا جوش

دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے انہیں یقین ہو کہ ہم ان کے میزائلوں سے ہٹ ہو گئے ہیں لیکن جب وہ نزدیک آئیں گے اور انہیں ہماری لاشوں کا کوئی ٹکڑا نہیں ملے گا تو وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم نہر کے دوسرے کنارے کی طرف گرے ہوں گے اور موقع ملتے ہی کراٹا کی فصلوں میں گھس گئے ہوں گے۔ وہ اس طرف بموں اور گولیوں کی بارش کر دیں گے جس کی وجہ سے فصلوں میں آگ لگ جائے گی اور اس آگ میں سے نکلنا ہمارے لئے اور زیادہ مشکل ہو جائے گا۔ جبکہ وہ نہر کے مخصوص حصے تک ہی فائرنگ کریں گے۔ ان کو گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ ہم نہر میں اس طرح گر کر خود کو بچا سکتے ہیں۔ جب تک وہ نہر کے پاس آئیں گے ہم تیرتے ہوئے کافی آگے چلے جائیں گے اور وہ نہر کے مخصوص حصوں میں فائرنگ کرتے رہ جائیں گے“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تیزی سے نہر میں تیرتے چلے گئے۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں زور دار دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر جیسے دھماکوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عمران نے نہر کے کنارے کی طرف آ کر دیکھا تو اسے ریڈ فورس واپس سڑک کی طرف بھاگتی ہوئی دکھائی دی۔ دور پہاڑی پر سے میزائل آ آ کر کھیتوں میں گر رہے تھے جس سے ریڈ فورس کے پرخچے اڑتے جا رہے تھے اور ریڈ فورس ان میزائلوں

سے بچنے کے لئے بری طرح سے چیختی ہوئی بھاگ رہی تھی۔

"لگتا ہے پیچھے سے این ٹی اور اس کے ساتھیوں نے ان پر حملہ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔ اس کے ساتھی بھی تیرتے ہوئے اس کے نزدیک آ گئے تھے اور سر اٹھا کر ریڈ فورس پر حملہ ہوتے دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔

"ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے۔ لیکن تم نے این ٹی سے کہا تھا کہ جب تک تم اسے کاشن نہ دو اس وقت تک وہ ریڈ فورس پر حملہ نہ کرے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس این ٹی کو کاشن دینے کا وقت ہی کہاں تھا۔ این ٹی ذہین آدمی ہے اس نے ہم پر حملہ ہوتے ہوئے دیکھ لیا ہو گا اور سمجھ گیا ہو گا کہ اسے کیا کرنا ہے اور اس نے اس وقت ریڈ فورس پر حملہ کر کے بہت اچھا کیا ہے۔ اس حملے سے ریڈ فورس کی توجہ ان کی طرف ہو گئی ہے اس لئے ہم اب یہاں سے آسانی سے نکل سکتے ہیں۔ اس وقت ہم سب ریڈ فورس کے لباسوں میں ہیں اگر ہم نہر سے نکل کر ان کی طرف چلے جائیں تو انہیں ہم پر کوئی شک نہیں ہو گا اور اب ہم عقب سے ان پر حملہ کر سکتے ہیں۔ دو اطراف سے ہونے والا حملہ ان کے لئے مصیبت بن جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمارے بھیگے لباسوں سے انہوں نے ہمیں پہچان لیا تو"...... صفدر نے کہا۔

"ہم بہت زیادہ ان کے نزدیک نہیں جائیں گے۔ ویسے بھی وہ سب بکھرے ہوئے ہیں اگر ہم بھی بکھر جائیں تو ان کی توجہ ہمارے لباسوں پر نہیں جائے گی"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر سب سے پہلے عمران نہر سے نکلا اور تیزی سے کھلے کھیت کی طرف رینگتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے باری باری وہ سب بھی نہر سے باہر نکلے اور عمران کے پیچھے رینگتے چلے گئے۔ آگے جاتے ہوئے انہوں نے اپنے کاندھوں سے اپنے واٹر پروف بیگ اتارے اور ان بیگوں سے مشین گنیں اور چند بم نکال لئے۔ مزید آگے جاتے ہی عمران نے انہیں اشارہ کیا تو وہ تیزی سے اٹھ کر بھاگے اور کھیت میں دائیں بائیں بکھرتے چلے گئے اور انہوں نے ادھر ادھر بھاگتے ہوئے ریڈ فورس کے افراد پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔

عمران نے بھاگ کر آگے جاتے ہوئے سامنے موجود چار افراد کو گولیوں سے چھلنی کیا جو سامنے سے آنے والے این ٹی اور اس کے ساتھیوں پر گولیاں برساتے ہوئے بھاگے جا رہے تھے۔ وہ چار افراد گولیاں کھاتے ہی چیختے ہوئے اور لٹو کی طرح گھومتے ہوئے گرے اور وہیں ساکت ہو گئے۔ دائیں طرف دو اور افراد بھاگے آ رہے تھے انہوں نے عمران کو ان چار افراد پر فائرنگ کرتے دیکھا تو انہوں نے فوراً مشین گنیں اٹھائیں اور عمران پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی، لیکن عمران نے انہیں دیکھ لیا تھا جیسے ہی انہوں نے مشین

گنوں کا رخ عمران کی جانب کیا عمران نے فوراً الٹی قلابازی کھائی اور قلابازی کھا کر پیچھے ہٹ گیا اور ان دونوں افراد کی چلائی ہوئی گولیاں ٹھیک اس جگہ پر پڑیں جہاں ایک لمحہ قبل عمران موجود تھا۔ اس سے پہلے کہ ان دونوں افراد کی شعلے اگلتی ہوئی مشین گنوں کا رخ دوبارہ عمران کی طرف ہوتا، عمران نے قلابازی کھا کر پیچھے ہٹتے ہی بائیں طرف چھلانگ لگائی اور چھلانگ لگاتے ہوئے اس نے اپنا جسم نہایت ماہرانہ انداز میں رول کرتے ہوئے ان کی طرف فائرنگ کر دی اور دائیں پہلو کے بل زمین پر آ گرا۔ رول ہوتے ہوئے اس نے جو فائرنگ کی تھی اس سے ریڈ فورس کے دونوں افراد گولیوں سے چھلنی ہو کر وہیں گر گئے تھے۔

نیچے گرتے ہی عمران نے جمناسٹک کا مخصوص مظاہرہ کیا اور یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا اور ایک بار پھر سامنے فورس کی جانب بھاگتا چلا گیا۔ سامنے سے پانچ افراد جو گھٹنوں کے بل بیٹھے سامنے زگ زیگ انداز میں سڑک کی طرف سے بھاگ کر آنے والوں پر مسلسل فائرنگ کر رہے تھے۔ عمران نے تیزی سے بھاگتے ہوئے جیب سے ایک ہینڈ گرنیڈ نکالا اور اس کی دانتوں سے سیفٹی پن نکال کر اس نے بم ان پانچ افراد کی طرف پھینک دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ پانچ افراد بم دیکھتے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ان پانچوں کے جسموں کے ٹکڑے ہوا میں اڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔

جولیا اور اس کے ساتھی بھی دائیں بائیں بھاگنے والے ریڈ

فورس کے افراد کو نشانہ بنا رہے تھے وہ مشین گنوں کے ساتھ ان پر ہینڈ گرنیڈ بھی پھینک رہے تھے جس سے ریڈ فورس کا زیادہ نقصان ہو رہا تھا اور انہیں کچھ سمجھنے اور سوچنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے ہونے والی فائرنگ نے ریڈ فورس کو اور زیادہ بوکھلاہٹ میں مبتلا کر دیا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی چونکہ ان جیسے ہی لباسوں میں ملبوس تھے اس لئے وہ انہیں ہلاک کرتے ہوئے تیزی سے دوسرے سرخ لباس والے افراد میں شامل ہو جاتے تھے جس سے ریڈ فورس پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان کے دشمن ہیں یا دوست۔

ریڈ فورس کے افراد کی تعداد کافی زیادہ تھی اور وہ کھیتوں میں ہر طرف بھاگتے پھر رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی نہایت چالاکی اور مہارت سے انہیں نشانہ بنا رہے تھے جس کی وجہ سے ریڈ فورس الجھ گئی تھی کہ اس کے دشمن آگے ہیں یا پیچھے یا پھر ان میں شامل ہو کر انہیں ہلاک کر رہے ہیں۔

عمران اور اس کے ساتھی ریڈ فورس پر موت بن کر ٹوٹے پڑ رہے تھے اور تنویر کی طرح اس بار عمران بھی واقعی دشمنوں کے ساتھ کھل کر مقابلہ کر رہا تھا اور وہ ریڈ فورس پر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں ہینڈ گرنیڈز سے بھی ہلاک کرتا جا رہا تھا جس کی وجہ سے ریڈ فورس کی تعداد تیزی سے کم ہوتی جا رہی تھی۔ پھر عمران نے سامنے سے این ٹی کے دو ساتھیوں کو ریڈ فورس کی مشین گنوں کا

شکار ہوتے دیکھا۔ جواب میں این ٹی نے بھی فائرنگ کر کے ان
چار افراد کو ختم کر دیا جنہوں نے اس کے ساتھیوں پر فائرنگ کی
تھی۔ این ٹی کی توجہ چونکہ ان چار افراد کی طرف تھی اس لئے وہ
اپنے دوسری طرف موجود افراد کو نہیں دیکھ سکا تھا جو جھکے جھکے انداز
میں اس کے نزدیک جا رہے تھے اور پھر ان میں سے ایک شخص کی
مشین گن سے گولیاں نکلیں اور این ٹی بری طرح سے چیختا ہوا پہلو
کے بل جا گرا۔ جیسے ہی این ٹی گرا اسی لمحے کئی سرخ پوش مشین
گنیں لئے بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف لپکے۔ اس سے پہلے
کہ وہ زمین پر گرے ہوئے این ٹی پر فائرنگ کرتے عمران نے
قریب گرے ہوئے ایک سرخ پوش کی مشین گن اٹھائی اور پھر اس
نے ایک ساتھ دونوں مشین گنوں کے ٹریگر دباتے ہوئے مشین گنیں
قوس کے انداز میں گھما دیں اور ماحول یکلخت مشین گنوں کی تیز
تڑتڑاہٹ اور ان چھ افراد کی چیخوں سے گونج اٹھا جو این ٹی کو نشانہ
بنانے ہی والے تھے۔ جیسے ہی وہ چھ افراد گرے اسی لمحے این ٹی
نے جھپٹ کر اپنی مشین گن اٹھا لی اس نے مشین گن اٹھاتے ہی
اس کا رخ عمران کی جانب کر دیا۔

"میں عمران ہوں"...... عمران نے بھاگ کر اس کے قریب جا
کر تیز آواز میں کہا اور اس کی آواز سن کر این ٹی بے اختیار چونک
پڑا۔ اسی لمحے عمران کی مشین گن ایک بار پھر گرجی اور این ٹی کے
بائیں جانب سے آتے ہوئے ریڈ فورس کے دو اور افراد اچھل

اچھل کر زمین پر گر گئے۔

"تم ٹھیک ہو"...... عمران نے تیزی سے این ٹی کے نزدیک جا
کر اس سے پوچھا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔ لیکن میرے سارے ساتھی ہلاک ہو چکے
ہیں"...... این ٹی نے کہا۔ عمران کی آواز سن کر اس کے جسم میں
جیسے نئی زندگی دوڑ گئی تھی اور وہ زخمی ہونے کے باوجود تیزی سے
اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ افسوس ہوا یہ سن کر۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ ہمارے ان
جانباز ساتھیوں کی قربانیاں ضائع نہیں جائیں گی۔ ہم ان کی ہلاکت
کے بدلے میں ریڈ فورس کے ایک ایک آدمی کو ہلاک کریں
گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو این ٹی نے بھی عزم بھرے
انداز میں سر ہلا دیا۔

"میں اس طرف آنے والے افراد کو سنبھالتا ہوں۔ تم اپنا لباس
پھاڑ کر اس کی پٹی بنا کر اپنے کاندھے پر باندھ لو۔ گولی تمہارے
کاندھے کا گوشت پھاڑتی ہوئی نکل گئی ہے۔ زیادہ بڑا زخم نہیں ہے
لیکن خون کا تیزی سے اخراج ہو رہا ہے۔ اسے روکنا بے حد
ضروری ہے"...... عمران نے کہا تو این ٹی نے اثبات میں سر ہلایا
اور وہیں بیٹھ کر اپنے لباس کی پٹی بنانے لگا۔ عمران کی نظریں
چاروں طرف سرچ لائٹوں کی طرح گھوم رہی تھیں۔ ریڈ فورس کے
افراد میں ایک بار پھر بھگدڑ مچ گئی تھی۔ وہ جس طرف جاتے تھے

وہاں سے کوئی نہ کوئی ان پر فائرنگ کر دیتا تھا اور کہیں سے کوئی بم ان کے قریب آ کر پھٹتا تھا اور ان کے ٹکڑے اُڑ جاتے تھے۔ یہ کام جولیا اور اس کے ساتھی نہایت ماہرانہ انداز میں سرانجام دے رہے تھے۔ مسلسل بھاگ دوڑ سے چونکہ ان کے لباس خشک ہو گئے تھے اس لئے ریڈ فورس کے افراد کو اپنے ساتھیوں اور دشمنوں میں کوئی فرق معلوم نہیں ہو رہا تھا اسی لئے وہاں ان کی لاشیں گرتی جا رہی تھیں۔

این ٹی نے جب زخم پر پٹی باندھ لی تو عمران کے ساتھ وہ بھی ریڈ فورس پر موت بن کر ٹوٹ پڑا۔ اگلے آدھے گھنٹے میں میدان صاف ہو چکا تھا۔ این ٹی اور اس کے جانثار ساتھیوں اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے ریڈ فورس کے ایک ایک شخص کو ہلاک کر دیا تھا اور وہ کھیت جو اناج پیدا کرتے تھے وہاں اب خون اور لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جیسے اس بار ان کھیتوں میں اناج کی بجائے لاشوں کی فصل کاٹی گئی ہو۔

بھاگ دوڑ میں عمران کے ساتھی بھی زخمی ہوئے تھے لیکن ان کے زخم اس قدر خطرناک اور گہرے نہیں تھے جو ان کے لئے نقصان کا باعث بن سکتے ہوں۔ صفدر کی دائیں ٹانگ سے ایک گولی چھو کر گزری تھی جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل کے بازو زخمی ہوئے تھے۔ اسی طرح ایک گولی جولیا کے گردن کے پاس زخم بناتی ہوئی گزر گئی تھی۔ اس معاملے میں عمران خوش قسمت رہا تھا گولیاں اس

کے اردگرد سے ضرور گزری تھیں لیکن وہ کسی گولی کا نشانہ نہیں بنا تھا۔ عمران نے ان سب کے زخموں سے خون کا اخراج روکنے کے لئے کھیت کی گیلی مٹی لگا دی تھی۔

این ٹی اور اس کے ساتھیوں نے چونکہ ریڈ فورس کی تمام جیپیں تباہ کر دی تھیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان کے چاروں ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے تھے اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو این ٹی کے ساتھ اس پہاڑی کی دوسری طرف جانا پڑا تھا جہاں این ٹی کی دو گاڑیاں موجود تھیں۔ ایک گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ عمران نے سنبھال لی تھی اور اس کے ساتھ والی سیٹ پر این ٹی بیٹھ گیا تھا جبکہ پچھلی سیٹ پر جولیا بیٹھ گئی تھی اور دوسری گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھ گیا تھا اور اس کے ساتھ صفدر اور تنویر بیٹھ گئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں دونوں گاڑیاں ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہوئی وہاں سے نکلی جا رہی تھیں۔

این ٹی چونکہ ان راستوں سے بخوبی واقف تھا اس لئے وہ عمران کو ایسے راستوں سے لے جا رہا تھا جہاں کسی بھی دوسری کافرستانی فورس کا ان سے ٹکراؤ ہونے کا احتمال نہ ہو سکتا ہو۔

''ککک ۔ کک ۔ کیا کہا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ریڈ فورس ختم کر دی ہے''...... ناگ راج نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ابھی چند لمحے پہلے فون کی گھنٹی بجی تھی اور اس نے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا ہی تھا کہ اسے دوسری طرف سے نرنجن نے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ریڈ فورس ختم کر دی ہے اور وہ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ سنتے ہی ناگ راج بے اختیار اچھل پڑا تھا اور وہ ایک لمحے کے لئے جیسے گنگ سا ہو کر رہ گیا تھا۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ عمران اور اس کے گنے چنے ساتھی اتنی بڑی فورس کا نہ صرف مقابلہ کر سکتے ہیں بلکہ انہوں نے ریڈ فورس کے تمام افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور وہ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔ یہ خبر اس کے لئے واقعی بے حد روح فرسا تھی جسے سن کر ناگ راج جیسا انسان بھی ایک بار لرز کر رہ گیا تھا۔

''یس چیف۔ میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ چونکہ ریڈ فورس کے تمام افراد کے جسموں میں ٹانسٹاک ڈیوائس لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے میں کسی بھی ڈیوائس کو آن کر کے انہیں چیک کر سکتا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی لال سنگھ کی حویلی پر میزائل حملہ ہونے سے پہلے ہی باہر آ گئے تھے۔ وہ ریڈ فورس کے لباسوں میں ہی ملبوس تھے اور لال سنگھ کی حویلی سے ریڈ فورس کی ایک جیپ سے ہی باہر آئے تھے جسے کچھ دور جانے کے بعد حویلی پر میزائل اٹیک کرنے والے ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں نے دیکھ لیا تھا''...... دوسری طرف سے نرنجن نے کہا اور پھر وہ بتانے لگا کہ کیسے دو ہیلی کاپٹروں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیپوں کو گھیرے میں لیا تھا اور کیسے عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان دونوں ہیلی کاپٹروں کو تباہ کیا تھا۔ پھر وہ ناگ راج کو ریڈ فورس کے تھرڈ انچارج میجر کاشام کے بارے میں بتانے لگا کہ وہ کس طرح جیپیں لے کر ہنومتی کی طرف جانے والی سڑک کی طرف آیا تھا اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے کیا کچھ کیا تھا اور پھر اس نے این ٹی اور اس کے دس ساتھیوں کے بارے میں بھی بتانا شروع کر دیا جنہوں نے ایک پہاڑی پر سے ریڈ فورس کی جیپوں پر میزائل برسائے تھے اور پھر وہ ریڈ فورس کا مقابلہ کرنے کے لئے کس طرح پہاڑی سے اتر کر نیچے آ گئے تھے۔

اس کے بعد نرنجن نے ناگ راج کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتانا شروع کر دیا کہ وہ کس طرح سے میجر کاشام کے میزائل حملوں سے بچ نکلے تھے اور وہ چونکہ ریڈ فورس کے سرخ رنگ کے مخصوص لباسوں میں ہی ملبوس تھے اس لئے وہ ریڈ فورس میں گھل مل گئے تھے اور انہوں نے ان لباسوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ریڈ فورس پر خوفناک انداز میں حملے کرنے شروع کر دیئے تھے۔ ریڈ فورس پر دو اطراف سے حملے ہوئے تھے اس لئے ان میں افراتفری سی پھیل گئی تھی لیکن اس کے باوجود وہ پہاڑی کی طرف سے آنے والے گیارہ افراد میں سے دس افراد کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور ان کے ہاتھوں گیارھواں آدمی زخمی ہو گیا تھا لیکن پھر اس زخمی شخص نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ریڈ فورس کے ایک ایک شخص کو ہلاک کر دیا تھا۔ ناگ راج، نرنجن کی باتیں خاموشی سے سن رہا تھا۔ یہ سب سنتے ہوئے اس کا چہرہ غیظ و غضب سے بگڑتا جا رہا تھا اور اسے یوں لگ رہا تھا جیسے نرنجن اسے کوئی من گھڑت کہانی سنا رہا ہو۔ محض سولہ افراد نے دو اطراف سے حملے کر کے تربیت یافتہ اس ریڈ فورس کو ختم کر دیا تھا جس کے سامنے بڑی سے بڑی فورس بھی ہتھیار ڈال دیتی تھی اور ان کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔

نرنجن نے بتایا کہ ریڈ فورس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ہر قسم کے اسلحے کا بے دریغ استعمال کیا تھا اور

عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس بھی اسلحے کی کوئی کمی نہیں تھی لیکن ان کے مقابلے میں ریڈ فورس بری طرح سے ناکام ہو گئی تھی جس کے نتیجے میں فورس کے تمام افراد عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔

”بیڈ نیوز۔ ریئلی بیڈ نیوز۔ ہماری ساری ریڈ فورس ختم ہو گئی ہے۔ اس سے بری خبر اور کیا ہو سکتی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعداد بے حد کم تھی لیکن اس کے باوجود انہوں نے ریڈ فورس ختم کر دی ہے۔ افسوس۔ صد افسوس۔ اگر تم نے ریڈ فورس کی تباہی اپنی آنکھوں سے نہ دیکھی ہوتی تو میں تمہاری کسی بھی بات پر یقین نہ کرتا“...... نرنجن کے خاموش ہونے پر ناگ راج نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اپنی تربیت یافتہ فورس کی تباہی کا سن کر وہ انتہائی پریشان ہو گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ریڈ فورس، عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے میں کمزور کیسے پڑ گئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ریڈ فورس کے کسی ایک شخص کو بھی زندہ نہیں چھوڑا تھا جبکہ ریڈ فورس کے مقابلے میں ان کے صرف دس ساتھی مارے گئے تھے اور وہ بھی وہ ساتھی جنہوں نے عقب سے آ کر ریڈ فورس پر حملہ کیا تھا جبکہ عمران کے چار ساتھی محض معمولی زخمی ہی ہوئے تھے۔

”یس چیف۔ میں تمام مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ سب کچھ دیکھنے کے باوجود مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا

کہ ریڈ فورس پاکیشائی ایجنٹوں کے مقابلے میں اس قدر کمزور ثابت ہو سکتی ہے"...... دوسری طرف سے نرنجن نے کہا۔

"ہونہہ۔ پاکیشائی ایجنٹ اب کہاں ہیں۔ کیا اب بھی وہ تمہاری نظروں میں ہیں"...... ناگ راج نے غصے اور پریشانی کے عالم میں جبڑے بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"نو چیف۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے صرف ریڈ فورس کے لباس پہنے تھے ان کے جسموں میں چونکہ ٹانسٹاک ڈیوائس نہیں تھی اس لئے میں انہیں فالو نہیں کر سکتا تھا۔ البتہ وہ جن دو کاروں میں وہاں گئے تھے ان کاروں کے رنگ، ماڈل اور نمبر میں نے نوٹ کر لئے ہیں اور میں نے ریڈ فورس کی سیکنڈ کمان کو ان کی تلاش کے لئے بھجوا دیا ہے۔ سیکنڈ کمان کا انچارج میجر پرکاش ہے مجھے یقین ہے کہ میجر پرکاش جلد ہی ان پاکیشائی ایجنٹوں کو ڈھونڈ لے گا اور ایک بار میجر پرکاش کو ان پاکیشائی ایجنٹوں کا پتہ چل گیا تو وہ انہیں سانس لینے کا دوسرا کوئی موقع نہیں دے گا"...... دوسری طرف سے نرنجن نے کہا اور ناگ راج نے بے اختیار غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ میجر پرکاش اور اس کی فورس نارتھ میں ہے اور جب تک وہ دارالحکومت پہنچے گا اس وقت تک پاکیشائی ایجنٹ نجانے کہاں سے کہاں نکل گئے ہوں گے"...... ناگ راج نے نہایت غصیلے لہجے میں کہا۔

"نو چیف۔ انہیں دارالحکومت آنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا ان کے پاس تیز رفتار ہیلی کاپٹر ہیں جن سے وہ اگلے آدھے گھنٹے تک دارالحکومت پہنچ جائیں گے اور میجر پرکاش کی سونگھنے کی حس کھوجی کتوں سے کہیں زیادہ تیز ہے۔ وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے پیچھے لگ گیا تو پاکیشائی ایجنٹ کہیں بھی چھپے ہوں وہ انہیں ڈھونڈ نکالے گا"...... دوسری طرف سے نرنجن نے میجر پرکاش کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے میجر پرکاش کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلیوں اور ان کے قد کاٹھ کے بارے میں انفارم کر دیا ہے کہ وہ دیکھنے میں کیسے ہیں اور میجر پرکاش انہیں کیسے پہچان سکتا ہے"۔ ناگ راج نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"یس چیف۔ میں نے میجر پرکاش کو ان کے بارے میں تمام ضروری معلومات فراہم کر دی ہیں اور میجر پرکاش نے مجھے یہ یقین بھی دلایا ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالے گا اور پاکیشیائی ایجنٹ کافرستان میں زیادہ دنوں تک سانس نہیں لے سکیں گے"...... نرنجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس سے رابطے میں رہو اور انہیں ٹریس کرنے کے لئے اپنے دوسرے ذرائع بھی استعمال کرو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا ملنا بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے جس طرح ریڈ فورس کو ختم کیا ہے اس سے مجھے ان کی تیز رفتاری، ذہانت اور ان کی

صلاحیتوں کا بخوبی اندازہ ہو رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ واقعی سپر سیکرٹ لیبارٹری تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں"...... ناگ راج نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ وہ یہاں تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ سپر سیکرٹ لیبارٹری کا دور دور تک کا علاقہ میری نظروں میں ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھول کر بھی اس طرف آئے تو وہ میرے نگاہوں سے نہیں بچ سکیں گے۔ وہ جس حلیے میں بھی ہوں گے میں ان کے اصلی چہرے دیکھ لوں گا اور جیسے ہی وہ میری نگاہوں میں آئیں گے میں انہیں فوراً ہلاک کر دوں گا۔ اس کے لئے میں نے لیبارٹری کا فول پروف حفاظتی سسٹم قائم کر رکھا ہے جسے کسی بھی صورت میں بریک کرنا عمران اور اس کے ساتھیوں کے بس کی بات نہیں ہو سکتی"...... زنجن نے کہا۔

"اس کے باوجود تم حفاظتی سسٹم کو اور زیادہ مضبوط اور طاقتور کر دو تا کہ عمران اور اس کے ساتھی تو کیا تمہاری نظروں میں آئے بغیر اس لیبارٹری کے کئی کلو میٹر تک اُڑنے والا پرندہ بھی اس طرف نہ پھٹک سکے"...... ناگ راج نے کہا۔

"لیس چیف۔ میں ڈبل سسٹم آن کر دیتا ہوں۔ اس سسٹم کے تحت لیبارٹری کی طرف آنے والی ایک چھوٹی سی چڑیا کا بھی مجھے فوراً پتہ چل جائے گا اور میں اسے دور سے ہی لیزر گن سے جلا کر راکھ کر دوں گا"...... دوسری طرف سے زنجن نے کہا۔

"او کے۔ بس اب کچھ دنوں کی بات ہے۔ پروفیسر جگن داس نے بڑی تعداد میں گرین وائرس پھیلانے والے مچھر تیار کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ جیسے ہی ان کی مطلوبہ تعداد پوری ہو گی وہ اسی دن پاکیشیا میں ہر طرف گرین وائرس کا وار کر دیں گے اور گرین وائرس کا شکار ہونے والا ایک پاکیشیائی بھی زندہ نہیں رہے گا۔ گرین وائرس کے وار سے اس بار پاکیشیائی حکام کسی بھی طرح اپنے کسی ایک انسان کو بھی نہیں بچا سکیں گے وہاں ہر طرف بھیانک موت پھیل جائے گی۔ سبز موت"...... ناگ راج نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"لیس چیف۔ اس دن کا مجھے بھی شدت سے انتظار ہے۔ وہ دن کافرستان کا تاریخی اور یادگار دن ہو گا"...... دوسری طرف سے زنجن نے دیا۔

"ہمارا یہ خواب پورا ہونے کا وقت نزدیک آ گیا ہے زنجن اور میں چاہتا ہوں کہ اس بار ہمارے خواب کی تعبیر پوری ہونے میں کوئی کمی باقی نہ رہ جائے اور نہ ہی ہمارے راستے میں ایسی کوئی رکاوٹ آئے جس سے ہمارا اور پروفیسر جگن داس کا برسوں پرانا خواب پورا ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے اور ہمارا یہ خواب تب ہی پورا ہو سکتا جب عمران اور اس کے تمام ساتھی ہلاک ہو جائیں۔ اگر وہ زندہ رہے اور کسی طرح سپر سیکرٹ لیبارٹری تک پہنچ گئے تو پھر ہمارا یہ خواب دوسرے خوابوں کی طرف پورا ہونے سے پہلے ہی

ختم ہو جائے گا جو ہماری ناکامی ہو گی۔ بہت بڑی ناکامی اور میں اس بار کافرستان کو کسی بھی صورت میں ناکام ہوتا نہیں دیکھ سکتا''...... ناگ راج نے کہا۔

''اوہ۔ نہیں چیف۔ ایسا نہیں ہو گا۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھی جن کی تعداد آٹے میں نمک سے بھی کم ہے ہمارا خواب توڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آپ فکر نہ کریں۔ مجھے میجر پرکاش سے پوری امید ہے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے موت کا ہرکارہ ثابت ہو گا اور اس کے مقابلے میں عمران اور اس کے ساتھی کبھی کامیاب نہیں ہوں گے''...... دوسری طرف سے زنجن نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

''کاش کہ ایسا ہی ہو''...... ناگ راج نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا چیف۔ بالکل ایسا ہی ہوگا''...... زنجن نے اسی طرح بڑے اعتماد اور اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ناگ راج نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی نظر آ رہی تھی اور سنجیدگی کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خوفناک ایکشن کے تصور کا خوف بھی نمایاں تھا جس کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان چند گنے چنے افراد نے ریڈ فورس جیسی طاقت کو ختم کر کے رکھ دیا تھا۔

ناگ راج کافی دیر تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں

سوچتا رہا پھر اس نے بھی یہ سوچ کر خود کو مطمئن کر لیا کہ سیکنڈ ریڈ فورس کا کمانڈ آفیسر میجر پرکاش واقعی اپنی مخصوص صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈھونڈ نکالے گا اور جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو میجر پرکاش کے بارے میں معلوم ہو گا کہ وہ ان کی تلاش میں ہے تو اس کے خوف سے یا تو عمران اور اس کے ساتھی انڈر گراؤنڈ ہو جائیں گے یا پھر وہ پاکیشیا واپس بھاگ جائیں گے۔ لیکن میجر پرکاش انہیں نہ تو یہاں سے بھاگنے دے گا اور نہ ہی انہیں کہیں چھپنے کا موقع دے گا وہ انہیں زمین کی تہوں سے بھی ڈھونڈ نکالے گا اور اس کے ہاتھوں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت یقینی ہو گی۔ قطعی یقینی۔ یہ سوچنے کے بعد وہ اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ پھر چار گھنٹوں کے بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ناگ راج نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

''لیں''...... اس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''زنجن بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے مانیٹرنگ سیل کے انچارج زنجن کی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز میں بے پناہ جوش اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''ہاں بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... ناگ راج نے اپنے مخصوص کرخت انداز میں کہا۔

''آپ کو ایک خوشخبری دینی تھی چیف''...... دوسری طرف سے

زنجن نے اسی طرح سے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسی خوشخبری۔ کیا میجر پرکاش نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے"...... ناگ راج نے چونک کر پوچھا۔

"یس چیف۔ میجر پرکاش نے نہ صرف پاکیشائی ایجنٹوں کو ٹریس کر لیا ہے بلکہ اس نے ان سب کو ہلاک بھی کر دیا ہے"۔ دوسری طرف سے زنجن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ناگ راج کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"گڈ شو۔ ریلی گڈ شو۔ کیسے ہوا یہ سب۔ میجر پرکاش کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیسے پتہ چلا تھا اور اس نے انہیں کیسے ہلاک کیا ہے"...... ناگ راج نے کہا۔

"میجر پرکاش آن لائن ہے جناب۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کی کال آپ سے لنک کر دوں۔ وہ آپ سے خود بھی بات کرنا چاہتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ پاکیشائی ایجنٹوں کے حوالے سے آپ کو ایک اور اہم بات بھی بتانا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے زنجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اسے مجھ سے لنک کر دو۔ میں خود ہی اس سے بات کر لیتا ہوں"...... ناگ راج نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے زنجن نے کہا اور پھر رسیور میں ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔ پھر ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور پھر ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ میں میجر پرکاش بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میں ناگ راج بول رہا ہوں"...... ناگ راج نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف میں آپ کو پاکیشائی ایجنٹوں کے بارے میں ایک بہت اہم بات بتانا چاہتا ہوں"...... دوسری طرف سے میجر پرکاش کی آواز سنائی دی۔

"میں سن رہا ہوں۔ بولو کیا کہنا چاہتے ہو۔ لیکن اس سے پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے پاکیشائی ایجنٹوں کو تلاش کیسے کیا تھا اور انہیں ہلاک کرنے کے لئے تم نے کیا، کیا تھا اور یہ کہ اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم نے جنہیں ہلاک کیا ہے وہ پاکیشائی ایجنٹ ہی ہیں"...... ناگ راج نے کرخت لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو پوری تفصیل بتاتا ہوں چیف۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کے پاس آ جاؤں۔ میرے پاس ایسی اطلاع ہے جو آپ کو چونکا دے گی"...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے کہا۔

"کیسی اطلاع"...... ناگ راج نے چونک کر کہا۔

"سوری چیف۔ میں اس وقت جس پوزیشن میں ہوں۔ فون پر آپ سے اس موضوع پر کھل کر بات نہیں کر سکتا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اپنے پاس آنے دیں یا پھر آپ آ جائیں۔ بہت اہم اطلاع ہے جس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہے"۔ دوسری

طرف سے میجر پرکاش نے کہا اور ناگ راج ایک بار پھر چونک پڑا۔

"نہیں میں تمہیں اپنے پاس نہیں بلا سکتا اور نہ ہی میرے پاس اتنا وقت ہے کہ میں تمہارے پاس آسکوں۔ تم اگر فون پر مجھے کچھ نہیں بتا سکتے تو پھر تم میری خصوصی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی نوٹ کر لو اور کسی محفوظ مقام پر جا کر وہاں سے مجھے ڈائریکٹ کال کرو"۔ ناگ راج نے درشت لہجے میں کہا۔ ریڈ فورس کے سیکنڈ سیکشن کا کنٹرول چونکہ نرنجن کے پاس تھا اس لئے ناگ راج نے براہ راست کبھی میجر پرکاش سے بات نہیں کی تھی اور نہ ہی وہ اس کے بارے میں ذاتی طور پر کچھ جانتا تھا اس لئے وہ میجر پرکاش سے براہ راست ملنے سے گریز کر رہا تھا۔

"یس چیف۔ ٹھیک ہے چیف۔ آپ مجھے فریکوئنسی بتا دیں۔ میں آپ کو بعد میں کال کر لوں گا"...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے بغیر کسی تامل کے کہا تو ناگ راج نے اسے اپنے مخصوص ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی نوٹ کرا دی اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے جدید ساخت کا مخصوص ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھ دیا تاکہ جب میجر پرکاش کال کرے تو وہ اس کی کال فوراً اٹینڈ کر سکے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ٹرانسمیٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی

ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ میجر پرکاش کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر پرکاش کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ناگ راج نے کرخت آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ اب میں محفوظ مقام پر ہوں۔ اب میں آپ سے کھل کر بات کر سکتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے کہا۔

"بولو۔ میں سن رہا ہوں۔ اوور"...... ناگ راج نے اسی انداز میں کہا۔

"یس چیف۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ جب مجھے باس نرنجن نے بتایا کہ پانچ پاکیشیائی ایجنٹ ہنومتی کے راستے کافرستان میں داخل ہوئے ہیں اور ان کی سرکوبی کے لئے وہاں ریڈ فورس کے فرسٹ سیکشن کو بھیجا گیا تھا جن کا پاکیشیائی ایجنٹوں سے ٹف مقابلہ ہوا تھا اور چند گنے چنے افراد کے مقابلے میں فرسٹ سیکشن مارکھا گیا تھا اور پاکیشیائی ایجنٹوں نے ریڈ فورس کے فرسٹ سیکشن کے تمام افراد کو ختم کر دیا تھا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ باس نرنجن نے مجھے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹ جن کی تعداد پانچ ہے وہ سب اپنے ایک کافرستانی ساتھی کے ہمراہ وہاں سے نکل گئے ہیں اور وہ دارالحکومت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ باس نے مجھے ان کے

خلاف فوری طور ایکشن میں آنے کا حکم دیا تو میں اپنی فورس کے
ساتھ تیز رفتار ہیلی کاپٹروں میں فوراً دارالحکومت پہنچ گیا۔ یہاں
آتے ہی میں نے ان دو کاروں کے بارے میں معلومات حاصل
کرنی شروع کر دیں جن کے بارے میں باس نے مجھے بتایا تھا۔
دونوں کاریں چونکہ سرحدی علاقے سے آئی تھیں اس لئے ان کے
بارے میں مجھے جلد ہی معلومات مل گئی تھیں۔ دونوں کاریں
دارالحکومت سے دور ایک مضافاتی علاقے میں چھوڑ دی گئی تھیں۔
میں نے وہاں جا کر خود چیکنگ کی تو مجھے وہاں دونوں کاریں خالی
ملی تھیں۔ وہاں مجھے ایک اور گاڑی کے ٹائروں کے نشانات ملے
تھے جو ایک بند باڈی کی وین کے ٹائروں کے نشان تھے۔ میں نے
فوری طور پر اس وین کی تلاش شروع کر دی۔ وین شہر میں داخل
ہوئی تھی جس کے بارے میں نے معلومات حاصل کرنا شروع کیں
تو مجھے پتہ چلا کہ وہ وین شہر کے ایک رینٹل پوائنٹ سے حاصل کی
گئی تھی۔ میں نے اس رینٹل پوائنٹ پر چھاپہ مارا اور وہاں کے
مالک کو گرفتار کر لیا جس سے مجھے پتہ چلا کہ مطلوبہ وین شہر کے
ایک مشہور کلب، ناگری کلب کے مالک سروج سنگھ نے حاصل کی
تھی۔ میں فوری طور پر ناگری کلب پہنچ گیا۔ سروج سنگھ مجھے کلب
میں ہی مل گیا تھا۔ اسے قابو کرتے ہی میں نے جب اس پر تھرڈ
ڈگری کا استعمال کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ اس نے وہ وین شہر کے
ایک مشہور غنڈے بھنڈاری کے لئے ہائر کی تھی جو وین خود شہر سے

باہر لے گیا تھا۔ اس نے وین کیوں حاصل کی تھی اور شہر سے باہر
کیوں لے گیا تھا اس بارے میں سروج سنگھ کچھ نہیں جانتا تھا۔ میں
نے سروج سنگھ سے بھنڈاری کے بارے میں پوچھا تو اس نے مجھے
اس کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا چنانچہ میں اپنی فورس لے کر بھنڈاری
کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ بھنڈاری اپنی رہائش گاہ میں ہی تھا۔ مجھے
دیکھ کر اس نے وہاں سے فرار ہونے کی کوشش کی لیکن بھلا وہ
میرے ہاتھوں سے بچ کر کہاں جا سکتا تھا میں نے اسے بھی قابو کر
لیا۔ وہ بے حد سخت جان تھا لیکن میرے سامنے اس کی ایک نہیں
چلی تھی اور میں نے اپنے مخصوص طریقوں سے اس کی زبان بھی
کھلوا لی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنے باس کے کہنے پر
سروج سنگھ کے ذریعے ایک بند باڈی کی وین ہائر کی تھی اور اس
کے باس نے وین شہر سے باہر لانے کا کہا تھا چنانچہ وہ وین
مضافاتی علاقے میں لے گیا جہاں اس کا باس پانچ افراد کے ساتھ
زخمی حالت میں موجود تھا۔ ان افراد میں ایک لڑکی بھی شامل تھی۔
اس نے ان سب کو وہاں سے اٹھایا اور شہر لے آیا اور پھر اس نے
ان سب کو ایک محفوظ جگہ پہنچا کر وین سروج سنگھ کے حوالے کر دی
جس نے وین رینٹ والوں کو واپس کر دی تھی۔ میرے شدید تشدد
کے باوجود بھنڈاری مجھے اپنے باس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا
کیونکہ وہ اپنے باس کا نہ نام جانتا تھا اور نہ ہی اس کی اصلیت سے
واقف تھا۔ وہ بھنڈاری سے مختلف ناموں اور مختلف حلیوں میں ملتا

تھا اور اپنے مطلب کا کام لینے کے لئے اسے بھاری معاوضہ ادا کرتا تھا اور بھنڈاری کو صرف معاوضے سے ہی مطلب ہوتا تھا اس لئے اس نے کبھی باس کے بارے میں یہ جاننے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ کون ہے اور اس کی اصلیت کیا ہے۔ بہرحال اس نے مجھے اس رہائش گاہ کے بارے میں بتا دیا تھا جہاں اس نے اپنے زخمی باس اور اس کے ساتھ پانچ افراد کو ڈراپ کیا تھا۔ میرے لئے یہی کافی تھا چنانچہ میں فورس لے کر اس رہائش گاہ تک پہنچ گیا جہاں بھنڈاری کا باس اور پانچ پاکیشیائی ایجنٹ چھپے ہوئے تھے۔ میں نے اس رہائش گاہ کے گرد کراسٹر ریز فائر کر دی اس ریز کی وجہ سے میں رہائش گاہ کے اندر تک کا منظر دیکھ سکتا تھا۔ گو کہ اس ریز کی وجہ سے مجھے ان کے چہرے صاف نظر نہیں آ سکتے تھے لیکن میں نے یہ ضرور چیک کر لیا تھا کہ رہائش گاہ میں چھ افراد موجود تھے جن میں ایک نوجوان لڑکی بھی شامل تھی اور ان میں ایک زخمی بھی شامل تھا جس کے بارے میں بھنڈاری نے بتایا تھا کہ وہ اس کا باس ہے۔ میں انہیں وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا اس لئے میں نے فوراً اس رہائش گاہ پر میزائلوں کی بارش کرا دی۔ طاقتور میزائلوں نے اس عمارت کو گہرائی تک تباہ کر کے جلا کر راکھ کر دیا۔ عمارت میں موجود تمام افراد نہ صرف ہلاک ہو گئے بلکہ ان کی لاشیں بھی جل کر راکھ ہو گئیں۔ اوور“...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے تفصیل بتانے کے لئے مسلسل بولتے

ہوئے کہا۔

”لیکن ان سب باتوں سے یہ ثابت تو نہیں ہوتا کہ جو افراد ہلاک ہوئے ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہی تھے۔ اوور“...... ناگ راج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے اس رہائش گاہ پر ریڈ کرنے سے پہلے ارد گرد سے معلوم کیا تھا چیف۔ ان تمام افراد کو واقعی اسی وین میں وہاں لایا گیا تھا جس کے بارے میں مجھے بھنڈاری نے بتایا تھا اور جب وہ وین وہاں آئی تھی تو اس میں ڈرائیور سمیت سات افراد موجود تھے جبکہ واپسی پر وین میں اکیلا وہی ڈرائیور ہی تھا جو وین لایا تھا۔ اس کے بعد سے اس عمارت سے کسی کو بھی باہر جاتے نہیں دیکھا گیا تھا۔ اوور“...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے جواب دیا۔

”پھر بھی۔ وہ لوگ وہاں سے کسی خفیہ راستے سے بھی تو نکل سکتے ہیں اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تم نے جن افراد کو ہلاک کیا ہو وہ پہلے سے ہی اس رہائش گاہ میں رہ رہے ہوں۔ اوور“...... ناگ راج نے کہا۔

”نو چیف۔ میں نے یہ سب بھی معلوم کیا تھا۔ ان افراد کے آنے سے پہلے وہ عمارت بالکل خالی تھی۔ اوور“...... میجر پرکاش نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو ناگ راج نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

”گویا ہلاک ہونے والے وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہی تھے جنہیں

ہلاک کرنے کا تمہیں ٹاسک دیا گیا تھا۔ اوور“...... ناگ راج نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ اوور“...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے کہا۔

”کیا تم نے ارد گرد رہنے والے لوگوں سے وین میں آنے والے افراد کے حلیوں کے بارے میں پوچھا تھا۔ اوور“...... ناگ راج نے پوچھا۔

”نو چیف۔ البتہ میں نے وہاں جو کراسٹر ریز فائر کی تھی اس ریز سے مجھے ان کے قد کاٹھ کا خود ہی پتہ چل گیا تھا وہ قد کاٹھ عمران اور اس کے ساتھیوں جیسے ہی تھے۔ اوور“...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے کہا۔

”اوکے۔ اب وہ خاص اطلاع بتاؤ جس کے لئے تم خصوصی طور پر مجھ سے بات کرنا چاہتے تھے۔ اوور“...... ناگ راج نے کہا۔

”یس چیف۔ میں اسی طرف آ رہا ہوں۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے جن ایجنٹوں کو ہلاک کیا ہے وہ اصلی ایجنٹ نہیں تھے بلکہ وہ سب ڈمی تھے۔ اوور“...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے کہا اور اس کی بات سن کر ایک لمحے کے لئے تو ناگ راج خاموش ہو گیا جیسے اسے میجر پرکاش کی بات کی سمجھ ہی نہ آئی ہو لیکن پھر وہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا تھا۔

”کیا۔ کیا کہا تم نے۔ وہ ڈمی ایجنٹ تھے۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا

کہہ رہے ہو۔ اوور“...... ناگ راج نے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا۔ اس کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ اس نے جو کچھ سنا تھا وہ سچ تھا۔

”یس چیف۔ میزائل برسانے سے پہلے میں نے کراسٹر ریز کے ساتھ وائس چیکر ریز بھی پھیلائی تھیں۔ میرے پاس ایک آلہ تھا جس کی مدد سے میں ان کی باتیں سن سکتا تھا۔ میں نے تفصیل سے ان کی باتیں سنی تھیں اور پھر میں نے اس رہائش گاہ پر میزائل برسا دیئے تھے جس کے نتیجے میں وہ سب ڈمی ایجنٹ ہلاک ہو گئے تھے۔ اوور“...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے کہا۔

”کیا باتیں ہوئی تھیں ان میں۔ اوور“...... ناگ راج نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا اور دوسری طرف سے میجر پرکاش اسے ان باتوں کے بارے میں بتانے لگا جو کوٹھی میں موجود پاکیشیائی ایجنٹ آپس میں کر رہے تھے۔ وہ سب باتیں سن کر ناگ راج کا چہرہ حیرت، خوف اور پریشانی سے بگڑتا چلا گیا۔

این ٹی، عمران اور اس کے ساتھیوں کو خفیہ راستوں سے گزارتا ہوا دارالحکومت کے ایک مضافاتی علاقے میں لے آیا تھا۔ اس کے کہنے پر عمران نے کار وہیں روک دی تھی اور اس کی کار رکتے ہی پیچھے کیپٹن شکیل نے بھی کار روک دی۔ وہاں پہلے سے ہی ایک بند باڈی کی وین کھڑی تھی جسے ایک مقامی نوجوان وہاں لایا تھا۔

نوجوان کا نام بھنڈاری تھا۔ جو این ٹی کا ساتھی تھا۔ دارالحکومت کی طرف بڑھتے ہوئے این ٹی نے راستے میں ہی بھنڈاری کو کال کی تھی کہ وہ اپنے چند دوستوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ اس نے بھنڈاری کو حکم دیا تھا کہ وہ دارالحکومت کے ناگری کلب کے مالک سورج سنگھ کے ذریعے کسی بھی رینٹل سنٹر سے ایک بند باڈی کی وین لے کر اس طرف آ جائے۔ این ٹی نے بھنڈاری کو ایک مخصوص جگہ پہنچنے کے لئے کہا تھا اور وہ ان کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی

وین لے کر وہاں آ چکا تھا۔ اس لئے انہوں نے دونوں کاریں وہیں چھوڑیں اور بھنڈاری کے ساتھ وین میں سوار ہو گئے اور بھنڈاری انہیں لے کر شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔

این ٹی نے عمران کو بتایا تھا کہ اس نے احتیاطاً وین وہاں منگوائی تھی کیونکہ وہ جن کاروں میں سفر کرتے ہوئے آ رہے تھے اگر ریڈ سنیک کو اپنی ریڈ فورس کے ختم ہونے کی اطلاع مل گئی تو وہ فوراً اپنی سیکنڈ ریڈ فورس کو حرکت میں لا کر شہر کا محاصرہ کر لیں گے اور اگر شہر میں چیکنگ کی گئی تو دونوں کاروں کے سپیڈ میٹروں سے چیکنگ کرنے والوں کو فوراً پتہ چل جائے گا کہ وہ ان کاروں سے کتنے کلو میٹر کا سفر کر کے آئے ہیں اور یہ کہ این ٹی نے دونوں کاریں شہر سے چوری کی تھیں اس لئے ان کاروں کا وہیں چھوڑنا زیادہ مناسب تھا اور بند باڈی کی وین میں انہیں کوئی دیکھ بھی نہیں سکتا تھا اور وہ آسانی سے محفوظ مقام پر پہنچ سکتے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی این ٹی کی ذہانت کے اور زیادہ قائل ہو گئے تھے۔ واقعی چیکنگ کرنے والوں کو میٹر ریڈنگ سے ان کاروں سے کئے جانے والے سفر کے بارے میں آسانی سے پتہ چل سکتا تھا اور پھر دونوں کاریں شہر سے ہی چوری کی گئی تھیں اس لئے وہ واقعی ان کاروں کے ذریعے شہر میں نہیں جا سکتے تھے۔

بھنڈاری انہیں شہر میں لے آیا اور پھر این ٹی اسے راستہ بتانے لگا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد بھنڈاری انہیں لے کر

ایک نئی تعمیر شدہ کالونی میں داخل ہوا اور پھر اس نے این ٹی کے کہنے پر وین ایک فرنشڈ کوٹھی کے سامنے روک دی۔

"چلیں۔ ہماری منزل آ گئی ہے"...... این ٹی نے کہا اور عمران چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔ وہ اس لئے حیران ہو رہا تھا کہ این ٹی انہیں لوگوں کی نظروں سے بچانے کے لئے وہاں تک ایک بند باڈی کی وین میں لایا تھا اور اب وہ انہیں کوٹھی کے اندر لے جانے کی بجائے کوٹھی کے باہر ہی وین سے نکلنے کے لئے کہہ رہا تھا۔ این ٹی انہیں جس علاقے میں لایا تھا وہاں زیادہ آبادی تو نہیں تھی لیکن پھر بھی وہاں کافی لوگ موجود تھے جو انہیں وین سے باہر نکلتے دیکھ سکتے تھے۔ چیکنگ کے لئے وہاں اگر کوئی کافرستانی ایجنسی آ جاتی تو وہاں موجود لوگ ان کے بارے میں آسانی سے نشاندہی کر سکتے تھے۔ عمران کو حیرت تھی کہ این ٹی اتنی بڑی حماقت کیوں کر رہا تھا۔ اسے ان سب کو اگر اسی کوٹھی میں چھوڑنا تھا تو وہ وین کوٹھی کے اندر بھی تو لے جا سکتا تھا۔ وہ چند لمحے غور سے این ٹی کا چہرہ دیکھتا رہا لیکن این ٹی کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا وہ زخمی تھا اور اس کے چہرے پر سنجیدگی بھی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران کے ساتھ اس کے ساتھی بھی این ٹی کی احمقانہ حرکت پر حیران ہو رہے تھے۔ جولیا نے این ٹی سے کچھ کہنا چاہا لیکن عمران نے اسے اشارے سے منع کر دیا تو وہ خاموش ہو گئی۔

این ٹی وین کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا جبکہ بھنڈاری ابھی

ڈرائیونگ سیٹ پر ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"چلو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر وہ بھی وین سے باہر آ گیا۔ اس کے ساتھ باقی سب بھی وین سے باہر آ گئے۔ ان سب نے عمران کے کہنے پر راستے میں ہی کاروں میں آتے ہوئے ریڈ فورس کے سرخ لباس اتار دیئے تھے۔ سرخ لباسوں کے نیچے انہوں نے چونکہ اپنے لباس پہن رکھے تھے اس لئے انہیں راستے میں کہیں کاریں روکنے کی ضرورت نہیں پڑی تھیں اور وہ لباس انہوں نے راستے میں سڑک کے کنارے کی طرف پھینک دیئے تھے۔ البتہ وہ اپنا باقی سامان ساتھ لے آئے تھے۔

عمران نے کوٹھی کی طرف دیکھا۔ اندر خاموشی چھائی ہوئی تھی جس سے پتہ لگ رہا تھا کہ کوٹھی خالی ہے۔ کوٹھی کے گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔ این ٹی نے اپنے لباس کی اندرونی جیب سے ایک چابی نکالی اور آگے بڑھ کر تالا کھول دیا۔

"آپ اندر چلیں۔ میں آتا ہوں"...... این ٹی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ سڑک پر چند افراد موجود تھے جو ان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے اور ان لوگوں کو اپنی طرف متوجہ پا کر عمران اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ انہیں این ٹی کی حماقت پر واقعی بے حد غصہ آ رہا تھا جس نے انہیں کوٹھی سے باہر ہی

وین سے باہر نکال لیا تھا۔

"تم وین لے جا کر سروج سنگھ کو واپس کر دو اور اسے معاوضہ بھی دے دینا تاکہ وہ رینٹل سنٹر کو پیمنٹ کر سکے۔ تمہارا معاوضہ اور وین کا رینٹ اگلے دو گھنٹوں تک میں تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دوں گا"...... این ٹی نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے بھنڈاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... بھنڈاری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور بغیر کوئی سوال پوچھے وین لے کر وہاں روانہ ہو گیا اور این ٹی گیٹ کی طرف بڑھ گیا جہاں عمران کھڑا اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"آپ ابھی یہیں ہیں"...... این ٹی نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں یہاں کھڑا ہو کر یہ سوچ رہا ہوں کہ میں تمہاری عقل کا ماتم کرنے کے لئے اپنا سر پیٹوں یا پھر تمہارا سر کسی دیوار پر مار دوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور این ٹی بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلیں اندر چلیں۔ اندر چل کر بات کرتے ہیں"...... این ٹی نے ہنستے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران بھی برے برے منہ بناتا ہوا اس کے ساتھ کوٹھی کے اندر آ گیا اور این ٹی نے پلٹ کر گیٹ بند کیا اور اسے لاک لگا دیا۔ عمران کے ساتھی پہلے ہی اندر آ چکے تھے اور وہ سب گیٹ کے پاس ہی کھڑے تھے۔

"جی اب بتائیں، میں نے ایسی کیا حماقت کی ہے کہ آپ اپنا سر پیٹنا چاہتے ہیں"...... این ٹی نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں نے صرف اپنے سر پیٹنے کی بات نہیں کی تھی بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ میں تمہاری عقل کا ماتم منانے کے لئے اپنا سر پیٹوں یا تمہارا سر کسی دیوار پر مار دوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ میں نے ایسی کیا حماقت کی ہے جو آپ ایسا سوچ رہے ہیں"...... این ٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ حماقت نہیں ہے تو کیا ہے۔ تم ہمیں بند باڈی کی وین میں چھپا کر یہاں تک لائے ہو اور یہاں آتے ہی تم نے ہمیں کوٹھی سے باہر ہی وین سے نکال لیا تھا۔ کیا اس طرح ہم ارد گرد موجود افراد کی نگاہوں میں نہیں آ گئے ہوں گے۔ اگر ان علاقوں میں سرچنگ ہوئی تو ہمیں دیکھنے والے افراد آسانی سے ہماری نشاندہی کر دیں گے"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں جانتا ہوں ایسا ہو سکتا ہے"...... این ٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر دبی دبی اور بے حد پراسرار سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

"جانتے ہو تو پھر اتنی بڑی حماقت کرنے کا مطلب"...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"آپ سب میرے ساتھ آئیں"...... این ٹی نے کہا۔ اس

کے لہجے میں بلا کا اطمینان تھا جیسے اس نے یہ سب کچھ جان بوجھ کر کیا ہو۔ عمران غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا بھنڈاری تمہارے بھروسے کا آدمی نہیں ہے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بھروسے کا آدمی ہے۔ اگر وہ بھروسے کا آدمی نہ ہوتا تو میں اسے وین سمیت وہاں نہ بلاتا۔ لیکن آپ شاید بھول رہے ہیں کہ اس بار ہمارے پیچھے ریڈ سنیک لگے ہیں۔ جس کی ریڈ فورس کے ایک نہیں کئی سیکشن ہیں۔ ہم نے اس کا صرف ایک سیکشن ختم کیا ہے جس کا کمانڈر ہری ناتھ تھا۔ اس سیکشن کے ختم ہونے کا اب تک ریڈ سنیک کو یقیناً پتہ لگ گیا ہو گا اور اس کے حکم سے اب تک ریڈ فورس کا دوسرا سیکشن حرکت میں آ گیا ہو گا۔ جو شہر میں ہر طرف ہماری تلاش میں بھاگ رہا ہو گا اور وہ ہمیں ہر ممکنہ جگہ تلاش کریں گے اور وہ بہت جلد ان کاروں تک بھی پہنچ جائیں گے جن میں ہم ہنومتی سے آئے تھے۔ ان کا فوکس وہ دونوں کاریں ہوں گی۔ گو کہ ہم نے وہ کاریں مضافاتی علاقے میں چھوڑ دی ہیں لیکن وین ہمیں لینے کے لئے وہیں آئی تھی۔ ریڈ فورس کے سیکنڈ سیکشن کے لئے سڑک پر اس وین کے ٹائروں کے نشان ہماری تلاش میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں اور شہر کی سیکورٹی اور ٹریفک نظام پر نظر رکھنے کے لئے شہر میں آنے جانے والی تمام سڑکوں پر کلوز سرکٹ کیمرے لگے ہوئے ہیں جن سے اس وین کو آسانی سے مارک کیا

جا سکتا ہے۔ وین مارک ہو گئی تو ریڈ فورس کے لئے یہاں تک پہنچنا مشکل نہیں ہو گا اور میں چاہتا ہوں کہ وہ صرف یہاں تک ہی پہنچیں۔ اس سے آگے نہیں"...... این ٹی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا وہ این ٹی کی پلاننگ سمجھ گیا تھا۔ این ٹی کی ذہانت واقعی قابل داد تھی۔ عمران بے اختیار اس کی کمر پر تھپکیاں دینے لگا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی یہ سب سن کر اطمینان آ گیا تھا کہ این ٹی نے جو کچھ کیا ہے وہ سب اس کی پلاننگ تھی۔

"مطلب یہ کہ یہ کوٹھی ہمارے لئے نہیں ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ کوٹھی ریڈ فورس کو ڈاج دینے کے لئے استعمال ہو گی"...... این ٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ سب آپ اندر چل کر دیکھ لیں"...... این ٹی نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب لان سے گزرتے ہوئے برآمدے میں آئے اور پھر این ٹی انہیں لے کر رہائشی حصے میں آ گیا۔ مختلف راستوں سے گزرتا ہوا وہ انہیں سٹنگ روم میں لے آیا۔ سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی وہ سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ انہیں وہاں کرسیوں پر سولہ پتلے دکھائی دے رہے تھے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہمشکل تھے اور ان میں ایک پتلا

این ٹی کی شکل کا بھی تھا۔

''یہ کیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا وہ واقعی وہاں موجود ان پتلوں کی موجودگی کا مطلب نہیں سمجھ سکا تھا۔ جولیا اور باقی سب بھی حیرت سے ان پتلوں کی طرف دیکھ رہے تھے جو کرسیوں پر یوں بیٹھے ہوئے تھے جیسے وہ زندہ انسان ہوں۔

''آپ بیٹھیں۔ میں آپ کو سب کچھ بتا دیتا ہوں''...... این ٹی نے کہا اور وہ سب پتلوں کے ساتھ پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے وہ سب بدستور حیرت زدہ نظروں سے ان پتلوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''جب مجھے معلوم ہوا کہ اس بار آپ کے خلاف ریڈ سنیک ایجنسی کام کر رہی ہے اور آپ سب کو ٹارگٹ کرنے کے لئے ریڈ فورس کا ایک سیکشن ہنوسٹی بھی پہنچ گیا ہے تو میں بے حد پریشان ہوا تھا۔ میں ریڈ سنیک ایجنسی اور ریڈ فورس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ کافرستان میں ریڈ سنیک ایجنسی کی کارکردگی کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ ریڈ فورس اور ان کے کام کرنے کا انداز، ان کے ذرائع اور ان کے پاس موجود سرچنگ کے مخصوص آلات کے بارے میں، میں نے پہلے سے ہی بہت سی معلومات حاصل کر رکھی ہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ریڈ فورس جب بھی کسی کے خلاف ایکشن کرتی ہے تو ان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کسی کے سامنے آئے بغیر اپنے ٹارگٹ کو اس عمارت سمیت ہی ختم کر دے

جہاں دشمن چھپے ہوئے ہوں۔ مجھے جو معلومات حاصل ہیں ان معلومات کے تحت مجھے پتہ ہے کہ ریڈ فورس کے دو سیکشن ہیں اور دونوں سیکشنوں کے پاس مخصوص کراسٹر ریز پھیلانے والے آلات بھی موجود ہیں جن سے وہ کسی بھی عمارت میں موجود افراد کی موجودگی کا آسانی سے پتہ لگا لیتے ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کے دشمنوں کی تعداد کتنی ہے ان کے قد کاٹھ اور ان کے پہنے ہوئے لباسوں کے بارے میں بھی انہیں سب معلوم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر عمارت میں موجود افراد زخمی ہوں تو اس کے بارے میں بھی کراسٹر ریز انہیں مخصوص کاشن دے دیتی ہے اور پھر ریڈ فورس کسی کو سنبھلنے کو کوئی موقع نہیں دیتی اور اس عمارت کو فوراً بموں اور میزائلوں سے تباہ کر دیتی ہے۔ چاہے اس عمارت میں دشمنوں کے ساتھ سینکڑوں بے گناہ افراد ہی کیوں نہ ہلاک ہو جائیں۔ میں وہاں سے آپ کو نکال کر شہر میں تو لا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود مجھے خطرہ تھا کہ ریڈ فورس کو ہمارے شہر میں داخل ہونے کا بھی علم ہو جائے گا اور انہیں جس جگہ آپ کے موجود ہونے کا شک ہو گا وہ کراسٹر ریز سے چیکنگ کرتے ہی اس عمارت کو فوراً راکھ کا ڈھیر بنا دیں گے اس لئے میں نے اپنے مخصوص ساتھیوں کو کال کر کے یہاں ایک ڈمی سیٹ اپ تیار کرنے کا حکم دیا تھا۔ سیٹ اپ تیار ہوتے ہی انہوں نے مجھے اطلاع دے دی تھی اس لئے میں اپنے پروگرام پر عمل کرتے ہوئے ہی آپ سب کو یہاں

لایا ہوں۔ یہ ڈمی پتلے ہیں اگر ریڈ فورس یہاں آئی تو وہ کراسٹر ریز
سے لازماً اس عمارت کی چیکنگ کرے گی اور انہیں یہاں ان پتلوں
کے روپ میں آپ نظر آئیں گے تو وہ اندر آنے کی بجائے باہر
سے ہی اس عمارت کو اُڑانے کی کوشش کریں گے اور انہیں یہی لگے
گا کہ انہوں نے آپ سب کو ہٹ کر دیا ہے۔ ان پتلوں کے جسم
میں خون بھی ہے اور ان پتلوں کے اندر جانوروں کا گوشت بھی بھر
دیا گیا ہے تاکہ عمارت تباہ ہونے کے بعد انہیں یہاں خون اور
گوشت کے ٹکڑے بھی دکھائی دیں اور ان پتلوں میں ایک سپیشل
ڈیوائس بھی لگی ہوئی ہے جس سے ان پتلوں میں انسانی جسم جیسا
درجہ حرارت بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ کراسٹر ریز سے انسانی جسم کے
درجہ حرارت سے ہی عمارت میں موجود افراد کی موجودگی کا علم ہوتا
ہے‘‘...... این ٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’تم نے انتظام تو بہت اچھا کیا ہے لیکن یہاں سولہ پتلے ہیں
جبکہ ہماری تعداد تو تم سمیت سات ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’دس پتلے میرے ان ساتھیوں کے ہیں جو میرے ساتھ گئے
تھے۔ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ ان میں سے کتنے بچ کر واپس آئیں
گے اس لئے میں نے احتیاطاً سب کے ہی پتلے بنوا لئے تھے۔ اب
چونکہ ہم صرف سات ہیں اس لئے میں ان میں سے سات پتلوں
کی ہی ڈیوائس چارج کروں گا۔ کراسٹر ریز سے انہیں باہر سے
صرف ان سات افراد کا ہی پتہ چلے گا اور مجھے ان پتلوں کے

جسموں پر ویسے ہی زخم بھی ڈالنے ہوں گے جیسے زخم میرے جسم پر
اور باقی افراد کے جسموں پر ہیں‘‘...... این ٹی نے کہا تو عمران نے
سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

’’لیکن ہم یہاں سے جائیں گے کیسے۔ کیا یہاں سے نکلنے کا
کوئی خفیہ راستہ بھی ہے‘‘...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

’’ظاہر ہے۔ خفیہ راستے کے بغیر ہم یہاں سے کیسے نکل سکتے
ہیں‘‘...... این ٹی نے مسکرا کر کہا۔

’’تو پھر جو کرنا ہے جلدی کرو۔ ریڈ سنیک واقعی بے حد تیز اور
فعال ایجنسی ہے اور اس ایجنسی کی ریڈ فورس تو اور زیادہ تیز اور
خطرناک ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں باتیں کرتے رہ جائیں اور وہ
یہاں پہنچ جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو عمارت کے ساتھ ان پتلوں کی
جگہ ہم اُڑ جائیں گے اور وہ بھی بغیر پروں کے۔ پھر ہم میں سے
کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ ہم میں سے اُڑ کر کون کہاں
کہاں گیا ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بھی
مسکرا دیئے اور پھر این ٹی فوراً اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اس
نے سات پتلوں کی گردنوں کے پاس لگے ہوئے بٹنوں کو پریس کیا
اور ان پتلوں میں لگی ہوئی انسانی جسم جیسی حرارت پیدا کرنے والی
ڈیوائس آن کر دی اور پھر اس نے خنجر لے کر ان پتلوں کو ویسے ہی
زخم لگانے شروع کر دیئے جیسے اس کے کاندھے پر اور عمران کے
ساتھیوں کے جسموں کے مختلف حصوں پر موجود تھے۔ پھر این ٹی

انہیں لے کر ایک تہہ خانے میں آ گیا۔ تہہ خانے میں کسی قسم کا کوئی سامان نہیں تھا۔ این ٹی تہہ خانے کی ایک دیوار کی طرف بڑھا اور اس نے دیوار کے ایک کونے میں مخصوص انداز میں ٹھوکر ماری تو سرر کی آواز کے ساتھ اس دیوار کے درمیانی حصے میں ایک دروازہ نما خلاء کھل گیا۔ دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ این ٹی انہیں لے کر سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا تو ان کے سامنے کم چوڑائی والی ایک سرنگ موجود تھی جو کافی دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

این ٹی نے سیڑھیاں اتر کر دیوار کے ساتھ لگا ہوا ایک سوئچ آن کیا تو سرنگ میں لگے ہوئے بے شمار بلب دور تک جلتے چلے گئے۔ سرنگ چوڑی تو نہیں تھی لیکن دور تک جاتی ہوئی بے حد طویل معلوم ہو رہی تھی۔

”آپ چلیں۔ میں خفیہ راستہ بند کر کے آ تا ہوں“...... این ٹی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور این ٹی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چلا گیا۔ عمران غور سے سرنگ دیکھ رہا تھا۔

”یہ سرنگ جاتی کہاں ہے“...... جولیا نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”کہاں جاتی ہے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اگر واقعی ریڈ فورس کی نئی کمک یہاں پہنچ گئی اور انہوں نے یہ کوٹھی تباہ کر دی تو یہ سرنگ ہمیں اس تباہی سے بچا کر زندگی

کی طرف ضرور لے جائے گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ریڈ فورس کو اگر اس سرنگ کا پتہ چل گیا تو کیا وہ ہمارے پیچھے نہیں آئیں گے“...... صفدر نے کہا۔

”نہیں انہیں اس سرنگ کا پتہ نہیں چلے گا“...... عمران نے کہا۔

”تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ انہیں سرنگ کا پتہ نہیں چلے گا۔ اگر ان کے پاس کراسٹر ریز پھیلانے والے آلات ہو سکتے ہیں تو ایسے آلات بھی تو ہو سکتے ہیں جن سے تہہ خانوں اور سرنگوں کا پتہ لگایا جا سکتا ہو“...... تنویر نے کہا۔

”تم انہیں جا کر عقل دے دو گے تو شاید انہیں اس سرنگ کا پتہ چل جائے ورنہ ڈی تھرٹی کرومٹ بلبوں کی روشنی میں دنیا کا کوئی آلہ اس سرنگ کو چیک نہیں کر سکتا“...... عمران نے کہا۔

”ڈی تھرٹی کرومٹ بلب۔ کیا مطلب“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ یہ سرنگ میں تمہیں جو بلب روشن دکھائی دے رہے ہیں ان میں ڈی تھرٹی کرومٹ ایلیمنٹ لگے ہوئے ہیں ان ایلیمنٹس کی موجودگی میں دنیا کا کوئی سائنسی آلہ سرنگ تلاش نہیں کر سکتا۔ یہ بلب ہر قسم کے سائنسی آلات کو آسانی سے ڈاج دے سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”این ٹی واقعی بے حد ذہین ہے اور اس نے اس بار ہماری حفاظت کا زبردست انتظام کیا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس بار میدان میں ہمارے خلاف ریڈ سنیک ایجنسی جو کام کر رہی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے این ٹی اوپر والا دروازہ بند کر کے واپس آ گیا۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں"...... این ٹی نے مسکرا کر پوچھا۔

"تمہاری شادی کی باتیں ہو رہی ہیں"...... عمران نے کہا اور این ٹی بے اختیار چونک پڑا اور حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے عمران کی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آیا ہو۔

"میری شادی۔ میں سمجھا نہیں"...... این ٹی نے اسی طرح سے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"لو تمہیں شادی کا ہی نہیں پتہ کہ شادی کیا ہوتی ہے اور یہ سب تمہیں خواہ مخواہ ذہین کہہ رہے ہیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور این ٹی ہونقوں کی طرح ان سب کی شکلیں دیکھنے لگا جبکہ عمران کی بات سن کر وہ سب ہنس پڑے تھے۔

"عمران صاحب مذاق کر رہے ہیں۔ ہم تمہارے حفاظتی انتظامات کی تعریف کر رہے تھے جو تم نے ہمارے لئے کئے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو این ٹی بھی سر ہلاتا ہوا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم اس سرنگ کے ذریعے اس کالونی کے عقبی حصے میں موجود دوسری کالونی میں پہنچ جائیں گے۔ وہاں ایک اور کوٹھی موجود ہے۔ کوٹھی میں جا کر ہم میک اپ کر کے لباس بدلیں گے اور پھر وہاں

موجود ایک کار سے نکل جائیں گے۔ میں آپ کو ایک ایسی جگہ لے جاؤں گا جہاں ریڈ فورس تو کیا خود ریڈ سنیک کا چیف بھی نہیں پہنچ سکے گا"...... این ٹی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ابھی تمہارے ساتھ مزید خوار ہونا پڑے گا"...... عمران نے کراہتے ہوئے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ سب چل پڑے۔ تقریباً بیس منٹ تک چلنے کے بعد وہ سرنگ کے دوسرے سرے تک پہنچ گئے اور این ٹی انہیں وہاں موجود ایک اور خفیہ راستے سے نکال کر دوسری کوٹھی میں لے گیا۔ دوسری کوٹھی بھی پہلی کوٹھی کی طرح نئی اور جدید سہولیات سے آراستہ تھی۔

"یہ کوٹھی بھی تو ٹھیک ہی ہے۔ ہمیں اور آگے جانے کی کیا ضرورت ہے اگر تمہیں یقین ہے کہ ریڈ فورس یہاں تک نہیں آ سکتی تو ہم یہیں رک جاتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کوٹھی اس کوٹھی سے زیادہ دور نہیں ہے اگر ریڈ فورس نے ارد گرد کے علاقے کی سرچنگ کی تو وہ یہاں تک بھی آ سکتے ہیں اس لئے ہمارا یہاں سے جانا ہی مناسب ہو گا"...... این ٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ ہری ناتھ اور اس کا نمبر ٹو ڈرجن سنگھ تو ہمارے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ ہم نے ان کی ساری فورس ختم کر دی ہے۔ تم نے بتایا ہے کہ اب ہماری

تلاش میں ریڈ سنیک کی فورس کا دوسرا سیکشن حرکت میں آئے گا اگر تم ان کے بارے میں اتنا کچھ جانتے ہو تو پھر تمہیں یہ بھی پتہ ہوگا کہ سیکنڈ کمانڈ کا انچارج کون ہوگا"...... عمران نے این ٹی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں جانتا ہوں۔ ریڈ فورس کے دوسرے سیکشن کا انچارج میجر پرکاش ہے۔ وہ بے ذہین، شاطر انتہائی خطرناک انسان ہے۔ ایک بار وہ جس کے پیچھے لگ جائے تو قبر تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا"...... این ٹی نے کہا۔

"میجر پرکاش۔ یہ وہی میجر پرکاش ہے نا جو ایک سال قبل کافرستان کی ماسٹر ایجنسی کا چیف تھا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں۔ ماسٹر ایجنسی جیسی کئی غیر فعال ایجنسیوں کی کارکردگی بڑھانے کے لئے انہیں ریڈ سنیک ایجنسی میں ضم کر دیا گیا ہے۔ اور ماسٹر ایجنسی کے افراد کی ہی سیکنڈ ریڈ فورس بنائی گئی ہے"۔ این ٹی نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ اگر میں غلط نہیں ہوں تو میجر پرکاش کا رابطہ ریڈ سنیک، میرا مطلب ہے ناگ راج سے ضرور ہوگا"...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ریڈ فورس کا تعلق ریڈ سنیک سے ہے تو ان کا آپس میں تو رابطہ ہونا ہی ہے"...... این ٹی نے کہا۔

"ہمارے مقابلے پر ریڈ سنیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ

پروفیسر جگن داس اور اس کی لیبارٹری کی ناظت کی ذمہ داری بھی اسی کے پاس ہی ہے۔ پروفیسر جگن داس اور اس کی لیبارٹری کی حفاظت اس سے زیادہ بہتر اور کوئی نہیں کر سکتا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے کیونکہ ناگ راج اور پروفیسر جگن داس کے آپس میں بہت گہرے مراسم تھے۔ پروفیسر جگن داس کے ہلاک ہونے کی خبریں عام ہونے سے پہلے پروفیسر جگن داس سے ناگ راج کی اکثر ملاقاتیں ہوتی تھیں اور وہ آپس میں کس سلسلے میں ملتے تھے اس کے بارے مجھے زیادہ معلومات نہیں ملی تھیں لیکن پروفیسر جگن داس اور ناگ راج کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے قریبی عزیز ہیں"...... این ٹی نے کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر میجر پرکاش ہمارے ہاتھ لگ جائے تو ہم اس کے ذریعے ناگ راج تک پہنچ سکتے ہیں۔ ہم ناگ راج تک پہنچ گئے تو ہمارے لئے پروفیسر جگن داس تک پہنچنا مشکل نہیں ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ناگ راج اور پروفیسر جگن داس ایک ہی جگہ ہوں اور وہ جگہ پروفیسر جگن داس کی گرین وائرس بنانے والی لیبارٹری ہی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور این ٹی کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

"اوہ۔ تو آپ میجر پرکاش کو قابو کرنا چاہتے ہیں"...... این ٹی

نے چونکتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہاں۔ میں میجر پرکاش کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں اور اس کے ذریعے اس لیبارٹری تک پہنچنا چاہتا ہوں جہاں ناگ راج اور پروفیسر جگن داس موجود ہیں۔ مجھے ہر حال میں وہاں پہنچ کر وہ لیبارٹری تباہ کرنی ہے۔ بھاگ دوڑ میں ہمارا پہلے ہی بہت وقت ضائع ہو چکا ہے اور اگر ہم اسی طرح ریڈ سنیک اور ریڈ فورس سے الجھتے رہے تو سوائے بھاگ دوڑ کرنے کے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن آپ میجر پرکاش کو قابو کیسے کریں گے۔ میں نے تو امکانی طور پر حفاظتی بندوبست کیا تھا۔ یہ ضروری تو نہیں ہے کہ میجر پرکاش فورس لے کر واقعی یہاں آئے گا اور اگر وہ یہاں آیا تو وہ اکیلا تو نہیں ہو گا اس کے ساتھ بڑی فورس ہو گی جو ہر طرح کے اسلحے سے لیس ہو گی اور اگر ہم ان کی نظروں میں آ گئے تو وہ ہمیں دوسرا سانس لینے کا بھی موقع نہیں دیں گے"...... این ٹی نے کہا۔

"میجر پرکاش یہاں ضرور آئے گا اور اسے کیسے قابو کرنا ہے یہ میں بخوبی جانتا ہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ عمران کی سنجیدگی دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے یوں سر ہلانا شروع کر دیا جیسے اسے کوئی اہم راستہ سوجھ گیا ہو۔ اس نے ریسٹ واچ دیکھی اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ریڈ فورس اگر تمہارے آئیڈیے کے تحت کام کرے تو انہیں

یہاں پہنچنے میں ابھی دو سے ڈھائی گھنٹوں کا وقت لگ سکتا ہے کیا تم اس دوران کچھ چیزوں کا بندوبست کر سکتے ہو"...... عمران نے این ٹی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کن چیزوں کا"...... این ٹی نے پوچھا۔

"ایک کار جس کے نیچے ٹون ٹی بی کا سلنڈر لگا ہوا ہو"۔ عمران نے کہا اور این ٹی بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹون ٹی بی۔ اوہ۔ یہ تو بڑی مقدار میں بے ہوش کر دینے والی گیس ہوتی ہے"...... این ٹی نے کہا۔

"ہاں اور اس سلنڈر کے ساتھ ریموٹ سسٹم بھی لگا ہوا ہو تاکہ میں سلنڈر کبھی بھی اور کہیں سے بھی اوپن کر کے مخصوص علاقے میں گیس پھیلا سکوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں"...... این ٹی نے کہا۔

"کوشش نہیں۔ مجھے ہر حال میں ایسی کار چاہئے جس میں ٹون ٹی بی کا ریموٹ سسٹم سلنڈر لگا ہوا ہو اور یہ کام زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے تک ہو جانا چاہئے"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ہو جائے گا"...... این ٹی نے کہا۔

"کار میں ایک ویژنل کیمرہ بھی لگا دینا جس سے اردگرد کے علاقے کو کسی کمپیوٹرائزڈ سکرین پر چیک کیا جا سکے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

"اوکے۔ یہ بھی ہو جائے گا اور کچھ"...... این ٹی نے کہا۔

"وہ کار تمہیں ٹھیک اس کوٹھی کے پاس پہنچائی ہے جہاں سے تم ہمیں نکال کر لائے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں تمام انتظامات کر لوں گا"...... این ٹی نے کہا۔

"اور ہاں واپس آتے ہوئے ایکس ڈبل ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر بھی لیتے آنا"...... عمران نے کہا تو این ٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور این ٹی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی عمران نے اپنا سر کرسی کی پشت سے لگا لیا اور آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ کچھ سوچنا چاہتا ہو۔

"تم کرنا کیا چاہتے ہو۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ"...... جولیا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"فی الحال میں ریسٹ کرنا چاہتا ہوں اور کچھ نہیں"...... عمران نے آنکھیں کھولے بغیر کہا۔

"میں ریسٹ کرنے کا نہیں کہہ رہی۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ تم میجر پرکاش کو کیسے قابو کرو گے اور تم نے این ٹی کو کار میں ٹون ٹی بی سلنڈر لگانے کا کیوں کہا ہے"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"عمران صاحب نے این ٹی کو کار اس کوٹھی کے قریب لے جا کر کھڑی کرنے کے لئے کہا ہے جہاں سے ہم یہاں آئے تھے۔

عمران صاحب یہیں رک کر اس علاقے کی سرچنگ کریں گے اور جب میجر پرکاش ریڈ فورس لے کر وہاں پہنچے گا تو عمران صاحب ریموٹ کنٹرول سے ٹون ٹی بی کا سلنڈر کھول دیں گے جس سے وہاں ہر طرف بے ہوش کر دینے والی ٹون ٹی بی گیس پھیل جائے گی اور میجر پرکاش سمیت وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر عمران صاحب وہاں جا کر اطمینان سے میجر پرکاش کو اٹھا کر یہاں لے آئیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ بے ہوش انسان کو اٹھا کر لانا کون سا مشکل ہو گا۔ یہ کام تنویر بھی کر سکتا ہے۔ میرے ناتواں کاندھوں میں اتنی سکت کہاں کہ میں کسی کا بوجھ اٹھا سکوں۔ تنویر اگر میرا یہ بوجھ اٹھا لے گا تو میں بھی اس کے سر کا ایک بوجھ ختم کر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"کون سا بوجھ۔ تنویر کے سر پر کون سا بوجھ ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا جبکہ کیپٹن شکیل اور صفدر عمران کی بات کا مطلب سمجھ کر مسکرانے لگے اور تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گیا تھا جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا ہو۔

"ایک بھائی کے سر پر سب سے بڑا بوجھ اس کی بہن کا ہی ہوتا ہے جب تک اس کی شادی نہ ہو جائے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے آنکھیں کھول کر تنویر کی طرف شرارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر غرا کر رہ گیا اور وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس

پڑے۔ ان کے درمیان اسی طرح ہنسی مذاق کی باتیں ہوتی رہیں پھر تقریباً سوا گھنٹے بعد این ٹی واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک لیپ ٹاپ کمپیوٹر اور ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"تم پندرہ منٹ لیٹ ہو گئے ہو پیارے۔ میں نے تمہیں صرف ایک گھنٹہ دیا تھا اور تم سوا گھنٹے بعد آ رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"سوری عمران صاحب۔ کام پورا کرنے میں مجھے تھوڑا زیادہ وقت لگ گیا تھا"...... این ٹی نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"سوری سے کام نہیں چلے گا۔ تمہیں ان پندرہ منٹوں کا حساب دینا پڑے گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"پندرہ منٹوں کا حساب۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... این ٹی نے حیران ہو کر کہا۔

"سمجھ جاؤ گے یہ بتاؤ کہ پندرہ منٹوں میں کتنے سیکنڈ ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سیکنڈ"...... این ٹی نے حیران ہو کر کہا۔ جولیا اور باقی سب بھی حیران ہو کر عمران کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ انہیں بھی عمران کی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

"میرے حساب سے ایک منٹ میں پورے ساٹھ سیکنڈ ہوتے ہیں اب تم بتاؤ کہ پندرہ منٹوں میں کتنے سیکنڈ ہوں گے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا۔

"اس کے لئے تو مجھے کیلکولیٹ کرنا پڑے گا"...... این ٹی نے

ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"تو کرو کیلکولیٹ۔ میں نے تمہیں کب منع کیا ہے۔ بس یہ یاد رکھنا کہ کیلکولیٹ کر کے جو جواب آئے گا تمہیں ان سیکنڈوں کو ساٹھ سے ہی ضرب دے کر اتنے ہی ڈنڈ نکالنے پڑیں گے۔ نہ ایک کم اور نہ ایک زیادہ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ مجھے سزا دینا چاہتے ہیں"...... این ٹی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ سزا ہے یا جزا تم خود ہی سوچتے رہنا فی الحال مجھے پراگرس بتاؤ۔ کون سا تیر اور نیزہ مار کر آئے ہو یا پھر خالی ہوائی فائر ہی کر کے آ گئے ہو اور وہ بھی ٹھس فائر"...... عمران نے کہا تو این ٹی بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تمام سیٹ اپ کر دیا ہے۔ کار میں ٹون ٹی بی سلنڈر لگا ہوا ہے اور اس میں ایک مانیٹر کیمرہ بھی نصب ہے جو موو بھی کر سکتا ہے اور کیمرہ اس کمپیوٹر سسٹم سے منسلک ہے۔ اس کمپیوٹر کی سکرین پر آپ نہ صرف دوسری کوٹھی کے ارد گرد نظر رکھ سکتے ہیں بلکہ آپ اسی کمپیوٹر کی مدد سے جب چاہیں کار کے نیچے لگے ہوئے ٹون ٹی بی سلنڈر کو بھی اوپن کر سکتے ہیں۔ اس سلنڈر کے اوپن ہوتے ہی اس علاقے کے ایک ہزار میٹر کے دائرے میں ٹون ٹی بی گیس پھیل جائے گی اور اس ایک ہزار میٹر کے دائرے میں انسان تو انسان، جانور اور پرندے بھی ہوئے تو وہ بھی بے ہوش ہو

جائیں گے اور میں ایکس ڈبل ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر بھی لایا لے آیا ہوں“..... این ٹی نے لیپ ٹاپ کمپیوٹر اور ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا کر اس سے کمپیوٹر لے لیا۔ کمپیوٹر کی یو ایس بی پن کے ساتھ ایک ڈیوائس لگی ہوئی تھی۔ عمران اس ڈیوائس کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ اس ڈیوائس کے ساتھ کار کے گیس سلنڈر اور کیمرے کا لنک ہو سکتا ہے جو انٹرنیٹ سسٹم کے تحت گیس سلنڈر کے ریموٹ اور کیمرے کو کنٹرول کرتا ہے۔

عمران نے لیپ ٹاپ اپنے سامنے پڑی ہوئی میز پر رکھا اور اس کا کور اوپن کر لیا کور کے ساتھ سکرین تھی۔ عمران کمپیوٹر کے مخصوص بٹن پریس کر کے اسے آن کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں کمپیوٹر ونڈو آن ہو گئی تو عمران سکرین پر موجود آئیکون دیکھنے لگا اور پھر ایک مخصوص سافٹ ویئر کا آئیکون دیکھ کر اس نے اطمینان بھرے انداز میں اثبات میں سر ہلایا اور فنگر ٹچ ماؤس سے اس سافٹ ویئر کو کلک کر کے اوپن کر لیا۔

چند لمحوں کے بعد سکرین پر ایک منظر نمودار ہو گیا۔ اس منظر میں ایک سڑک دکھائی دے رہی تھی۔ یہ وہی سڑک تھی جہاں این ٹی کے ساتھی بھنڈاری نامی شخص نے وین سے انہیں ایک کوٹھی کے سامنے ڈراپ کیا تھا۔

عمران نے ایروز کی کا استعمال کیا تو کار کی ونڈ سکرین کے پیچھے چھپا ہوا کیمرہ موو کرنے لگا عمران کیمرہ موو کرتے ہوئے اِرد گرد

کے علاقے کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ این ٹی نے کار ایسی جگہ پارک کر رکھی تھی جہاں سے اس میں لگے ہوئے کیمرے کی مووِنگ کے ذریعے سڑک کے ساتھ کوٹھی کو بھی چیک کیا جا سکتا تھا۔

”گڈ شو۔ تم نے واقعی اچھا کام کیا ہے۔ اگر میجر پرکاش اس طرف آ جائے تو وہ بھی اس کار کی طرف کوئی توجہ نہیں دے گا۔ گڈ شو“..... عمران نے کہا۔

”اسی لئے میں نے کار ایک خالی پلاٹ میں کھڑی کی تھی۔ خالی پلاٹ کے ساتھ ایک رہائش گاہ بھی ہے۔ میجر پرکاش کار دیکھ کر یہی سمجھے گا کہ جگہ کم ہونے کی وجہ سے اس رہائش گاہ والوں نے ہی کار وہاں پارک کر رکھی ہے“..... این ٹی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر آدھے گھنٹے کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک سڑک سے سرخ رنگ کی کئی جیپیں اور گاڑیاں اس طرف آتے دیکھیں تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

”وہ آ گئے ہیں“..... جولیا نے کہا۔

”آنے دو۔ میں انہی کا تو انتظار کر رہا تھا“..... عمران نے زہریلے لہجے میں کہا۔ کچھ ہی دیر میں سرخ جیپیں اور کاریں اس علاقے میں پھیل گئیں۔ ایک جیپ میں ایک لمبا تڑنگا اور ورزشی جسم والا نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کے چہرے پر کرختگی ہی کرختگی دکھائی دے رہی تھی وہ جیپ لے کر عین اس کوٹھی کے سامنے آ گیا۔ اس کی تیز نظریں کوٹھی کا ہی جائزہ لے رہی تھیں جیسے وہ اس کوٹھی کے

بارے میں جانتا ہو۔

"یہ میجر پرکاش ہے"...... عمران نے کہا۔ جولیا اور باقی سب بھی عمران کے پیچھے کھڑے تھے اور ان کی نظریں بھی سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"جن نظروں سے اس نے کوٹھی کی طرف دیکھا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے اسے یقین ہو کہ ہم اسی کوٹھی میں ہی موجود ہیں اور اپن ٹی کا خدشہ غلط نہیں تھا۔ ریڈ فورس واقعی ہماری تلاش میں نہایت تیزی سے کام کر رہی ہے۔ صرف چند ہی گھنٹوں میں میجر پرکاش واقعی ٹھیک اس کوٹھی تک پہنچ گیا ہے جہاں ہم داخل ہوئے تھے"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان کے کام کرنے کا انداز ایسا ہی ہے"...... عمران نے کار میں لگے کیمرے کو گھما کر ریڈ فورس کے مسلح افراد کو کوٹھی کے گرد گھیرا ڈالتے دیکھ کر کہا۔

"یہ تو کوٹھی کو گھیرے میں لے رہے ہیں۔ اگر یہ کوٹھی میں داخل ہو گئے تو انہیں وہاں رکھے ہوئے پتلوں کا پتہ چل جائے گا اور وہ سمجھ جائے گا کہ اسے ڈاج دیا جا رہا ہے پھر وہ اس سارے علاقے کو گھیرنے اور سرچ کرنے میں دیر نہیں لگائے گا"...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ریڈ فورس کوٹھی کے اندر نہیں جائے گی۔ غور سے دیکھو سب کوٹھی سے مخصوص فاصلے پر ہیں اور جیپوں کے اوپر لگے ہوئے

میزائل لانچروں کا رخ بھی کوٹھی کی طرف ہی کیا جا رہا ہے۔ ویسے بھی اگر یہ کوٹھی میں چلے جائیں تو ہمیں کیا فرق پڑتا ہے"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"اس سے پہلے کہ یہ کوٹھی پر میزائل برسائیں میں تو کہتی ہوں کہ تم ٹون ٹی بی گیس پھیلا کر انہیں یہیں بے ہوش کر دو۔ اگر انہوں نے میزائل فائر کر دیئے تو اس کوٹھی کے ساتھ علاقے کی دوسری کوٹھیاں بھی متاثر ہوں گی اور ان کوٹھیوں میں اگر لوگ ہوئے تو انہیں بھی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اب جب یہ لوگ یہاں آ ہی گئے ہیں تو آپ انہیں اتنا موقع کیوں دے رہے ہیں کہ یہ کوٹھی پر میزائل برسا سکیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہماری وجہ سے کوئی بے گناہ ہلاک یا زخمی ہو"...... صفدر نے جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ان کے پاس کراٹ میزائل ہیں۔ کراٹ میزائلوں سے مخصوص حد تک ہی تباہی پھیلائی جاتی ہے۔ ان میزائلوں سے صرف وہی عمارت تباہ ہو گی جسے یہ ٹارگٹ کریں گے۔ اردگرد کی عمارتیں متاثر نہیں ہوں گی البتہ دھماکے کی شدت سے کھڑکیوں اور علاقے میں موجود کھڑی گاڑیوں کے شیشے ضرور ٹوٹ جائیں گے اور میں انہیں کوٹھی تباہ کرنے کا موقع دینا چاہتا ہوں۔ کوٹھی تباہ ہو گی تو وہاں آگ اور دھول کے ساتھ دھواں بھی پیدا ہو گا اس دھوئیں میں ٹون ٹی بی گیس بھی شامل ہو جائے گی جس سے یہ سب فوراً بے ہوش ہو

جائیں گے۔ بعد میں جب انہیں ہوش آئے گا تو سب یہی سمجھیں
گے کہ وہ میزائلوں کے دھویں کے اثر سے بے ہوش ہوئے تھے۔
میجر پرکاش کو یہاں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے اور پھر اسے
فورس میں واپس بھی بھیجنا ہے۔ اگر سب کوٹھی تباہ ہونے سے پہلے
بے ہوش ہو گئے تو ان میں سے کوئی اور بھی ریڈ سنیک کو اس واقعے
کی رپورٹ کر سکتا ہے اور یہ مت بھولو کہ ان کے جسموں میں
مخصوص ٹانسٹاک ڈیوائسز بھی لگی ہوئی ہیں جن کی مدد سے ریڈ
سنیک ان پر نظر بھی رکھ سکتا ہے، ان کی باتیں بھی سن سکتا ہے اور
ان میں سے جسے چاہے ہلاک بھی کر سکتا ہے۔ ٹانسٹاک ڈیوائسز کو
ذہن میں رکھتے ہوئے میں نے این ٹی سے خاص طور پر ٹون ٹی بی
گیس منگوائی تھی تاکہ ایک تو میں ان سب کو ایک ساتھ بے ہوش کر
سکوں اور دوسرا اس گیس کے اثر کی وجہ سے وقتی طور پر ٹانسٹاک
ڈیوائسز سے نکلنے والی ریز بھی بلاک ہو جائے گی جس سے ناگ
راج یہ نہیں دیکھ سکے گا کہ اس کی ریڈ فورس کے ساتھ کیا ہوا تھا اور
میجر پرکاش کہاں گیا تھا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا تم میجر پرکاش کی جگہ لینا چاہتے ہو“...... تنویر نے
چونکتے ہوئے کہا۔

”یہ تو میجر پرکاش سے بات کرنے پر ہی پتہ چلے گا کہ میں اس
کی جگہ لے سکتا ہوں یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اسے یہ معلوم ہی نہ ہو
کہ پروفیسر جگن داس زندہ ہے اور وہ ناگ راج کے ساتھ مل کر

گرین وائرس تیار کر رہا ہے اور وہ اس لیبارٹری کے بارے میں بھی
کچھ نہ جانتا ہو“...... عمران نے کہا۔

”لیکن تم نے تو کہا تھا کہ میجر پرکاش یہ سب جانتا ہو گا“۔
جولیا نے کہا۔

”میں نے اپنا ایک اندازہ لگایا تھا اور ضروری نہیں ہے کہ میرا
ہر اندازہ صحیح ہی ہو“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”آج تک تو ایسا ہوا نہیں ہے کہ تم کوئی اندازہ لگاؤ اور وہ غلط
ثابت ہوا ہو“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”لیکن میرا ایک اندازہ تو ہمیشہ سے ہی غلط ثابت ہوتا چلا آ رہا
ہے“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ وہ سب بے اختیار ہنس پڑے
کیونکہ وہ سب عمران، جولیا اور تنویر کے ٹرائی اینگل کو خوب سمجھتے
تھے جبکہ تنویر اسے غصے سے گھور کر رہ گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی غور سے سکرین کی طرف دیکھ رہے
تھے۔ ریڈ فورس نے کوٹھی کا مکمل طور پر محاصرہ کر لیا تھا اور وہ ارد گرد
سے معلومات حاصل کر رہے تھے۔ پھر انہوں نے فورس کو پیچھے ہٹتے
دیکھا۔ پیچھے ہٹتے ہی انہوں نے ریڈ فورس کو کوٹھی پر کئی میزائل فائر
کرتے دیکھا۔ دوسرے لمحے ماحول زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا۔
دھماکے اس قدر شدید تھے کہ ان کی دھمک انہیں اس کوٹھی میں
بھی محسوس ہوئی تھی۔ عمران نے کار میں لگے ہوئے ٹون ٹی بی
سلنڈر کو اوپن کرنے کے لئے کمپیوٹر پر کمانڈ دینی شروع کر دی۔

دوسرے لمحے کمپیوٹر کے منی سپیکر سے ایک تیز بیپ کی آواز سنائی دی اور انہوں نے سکرین پر میجر پرکاش سمیت ریڈ فورس کے تمام مسلح افراد کو یکلخت لہرا لہرا کر گرتے دیکھا۔

"کام ہو گیا ہے۔ تنویر اور این ٹی۔ تم دونوں جاؤ اور جا کر میجر پرکاش کو اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ جاؤ۔ ہری اپ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تنویر اور این ٹی ایک جھٹکے سے اٹھے اور پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے تیزی سے بھاگتے چلے گئے۔

فون کی گھنٹی بجی تو زرنجن نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مانیٹر مشین کی سائیڈ میں رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس"...... زرنجن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناگ راج کی مخصوص غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یس چیف۔ زرنجن بول رہا ہوں"...... زرنجن نے چیف کی آواز پہچان کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"زرنجن میری میجر پرکاش سے بات ہوئی ہے اس نے مجھے انتہائی حیرت انگیز خبر دی ہے جسے سن کر میں پریشان ہو گیا ہوں"...... دوسری طرف سے ناگ راج نے پریشان انداز میں کہا۔

"اوہ۔ کیا کہا ہے میجر پرکاش نے"...... زرنجن نے بری طرح

سے چونک کر کہا۔

"اس نے کہا ہے کہ ہنومتی کی طرف سے جو ایجنٹ آئے تھے وہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں بلکہ ڈمی ایجنٹ تھے"...... دوسری طرف سے ناگ راج نے کہا اور نرنجن بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈمی ایجنٹ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... نرنجن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری طرح میں بھی میجر پرکاش کی بات سن کر حیران ہوا تھا اس نے مجھے بتایا ہے کہ جس رہائش گاہ میں پاکیشائی ایجنٹ موجود تھے اس نے وہاں میزائل فائر کرنے سے پہلے کراسٹر ریز کے ساتھ والس چیکر ریز بھی پھیلا دی تھی تاکہ وہ ان ایجنٹوں کی باتیں سن سکے۔ اس نے ان ایجنٹوں کی تفصیلی بات چیت سنی تھی وہ آپس میں ہنس بول رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ وہ ریڈ سنیک ایجنسی کو آسانی سے احمق بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ ڈمی ایجنٹ ہیں اور وہ جان بوجھ کر ہنومتی کے راستے وہاں آئے تھے تاکہ کافرستانی فورس ان کا راستہ روکنے کی کوشش کرے۔ انہیں یہ بھی یقین تھا کہ ان کے مقابلے پر وہی فورس میدان میں اترے گی جس کا تعلق کسی بھی طرح پروفیسر جگن داس اور اس کی گرین وائرس کی لیبارٹری کی سیکورٹی سے ہو گا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اس لیبارٹری کی تباہی کا مشن لے کر کافرستان آئے تھے۔ ادھر یہ ڈمی ایجنٹ اپنے مقابلے پر آنے والی فورس کا مقابلہ کرتے اور ادھر

دوسرے کسی راستے سے عمران اور اس کے ساتھی کافرستان میں داخل ہو جاتے اور پھر وہ ڈمی ایجنٹوں کے مقابلے پر آنے والی ایجنسی کے سربراہ کے ذریعے اس لیبارٹری تک پہنچ جاتے جہاں ریڈ سنیک کا ہیڈ کوارٹر اور پروفیسر جگن داس موجود ہیں۔ میجر پرکاش نے یہ بھی سنا تھا کہ ڈمی ایجنٹ آپس میں یہ باتیں بھی کر رہے تھے کہ انہیں جیسے ہی معلوم ہوا کہ ان کے مقابلے پر ریڈ سنیک ایجنسی آگے آئی ہے تو انہوں نے عمران کو فوراً اس کی اطلاع دے دی تھی جس کے نتیجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو پتہ چل گیا تھا کہ پروفیسر جگن داس اور اس کے گرین وائرس سے اس ایجنسی کا کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے چنانچہ دوسرے راستے سے عمران اور اس کے ساتھی کافرستان داخل ہوئے اور انہوں نے کافرستان میں موجود اپنے فارن ایجنٹوں کے ذریعے ریڈ سنیک ایجنسی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی شروع کر دیں۔ ڈمی ایجنٹوں نے یہ تو نہیں بتایا تھا کہ انہیں ہمارے بارے میں معلومات کہاں سے اور کیسے ملی تھیں لیکن ان کی باتوں سے میجر پرکاش کو یہ شک ضرور ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی نہیں بلکہ ان ڈمی ایجنٹوں کو بھی یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ریڈ سنیک ایجنسی کا مین ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اسی ہیڈ کوارٹر میں پروفیسر جگن داس بھی اپنے گرین وائرس کے فارمولے پر کام کر رہا ہے۔ ڈمی ایجنٹوں کا کام چونکہ ختم ہو گیا تھا اس لئے وہ سب اس کوٹھی میں چھپ گئے تھے جبکہ اصلی عمران اور

اس کے ساتھی ٹھیک اس طرف بڑھ گئے ہیں جہاں ریڈ سنیک ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... دوسری طرف سے ناگ راج نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں تھے اور اصل ایجنٹس کسی اور راستے سے کافرستان داخل ہوئے ہیں"...... نرنجن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تو اور میں تمہیں کیا بتا رہا ہوں نانسنس۔ میں بھی تمہیں یہی تو بتا رہا ہوں۔ میجر پرکاش نے ڈمی ایجنٹوں کی جو باتیں سنی ہیں ان سے تو یہی لگتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساگرا کے جنگل کا علم ہو گیا ہے جہاں ہمارا مین ہیڈ کوارٹر اور ہیڈ کوارٹر کے نیچے سپر سیکرٹ لیبارٹری موجود ہے"...... دوسری طرف سے ناگ راج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی وقت ان جنگلوں میں آ سکتے ہیں"...... نرنجن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں کال کی ہے۔ تم جنگل کے تمام حفاظتی سسٹم آن کر دو اور جنگل کے ایک ایک حصے پر خصوصی نظر رکھو۔ جو بھی تمہیں جنگل میں داخل ہوتا ہوا نظر آئے اسے فوراً ہلاک کر دو۔ اگر اس جنگل کی طرف تمہیں کوئی گاڑی یا ہیلی کاپٹر بھی آتا دکھائی دے تو اسے بھی ہٹ کر دو۔ ہم یہ بعد میں دیکھیں گے کہ وہ گاڑی کس کی تھی اور ہیلی کاپٹر میں کون تھا۔ عمران اور اس

کے ساتھیوں کو کسی بھی حال میں جنگل میں آگے بڑھنے کا موقع نہیں ملنا چاہئے"...... دوسری طرف سے ناگ راج نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی تو کیا جنگل میں اگر کوئی پرندہ بھی داخل ہو گا تو مجھے اس کا بھی پتہ لگ جائے گا، میں نے تمام ویپن پہلے ہی تیار کر رکھے ہیں۔ اس طرف جو بھی آیا میں اسے فوراً جلا کر بھسم کر دوں گا"...... نرنجن نے کہا۔

"گڈ شو۔ تمہیں دن رات جنگل کی نگرانی کرنی ہو گی بلکہ تم ایک کام کرو کہ میجر پرکاش کو بھی یہیں بلا لو۔ تم جنگل کے اندر کی حفاظت کرنا اور وہ جنگل کے باہر رہ کر جنگل کی نگرانی کرے گا تاکہ کوئی بھی جنگل کی طرف آنے کی کوشش کرے تو وہ اسے جنگل سے باہر ہی روک سکے۔ میں نہیں چاہتا کہ جنگل میں کسی قسم کا ہنگامہ ہو۔ اگر جنگل میں کوئی ہنگامہ ہوا تو اس طرف کافرستان کی کئی امدادی ٹیمیں دوڑ پڑیں گی اور ان ٹیموں میں پاکیشیائی ایجنٹوں کا کوئی اور گروپ بھی شامل ہو سکتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہو گا کہ میجر پرکاش جنگل کے باہر اپنی کمان سنبھال لے اور وہ کسی کو جنگل میں نہ آنے دے اور وہ آنے والوں کو جنگل سے باہر ہی ختم کر دے اور تم اس سے مسلسل رابطے میں رہنا اور ضرورت کے وقت اس کی ممکن حد تک مدد کرنا اور تم یہ بھی یاد رکھنا کہ میجر پرکاش اور

اس کی فورس بھی جنگل سے باہر رہے گی اگر ان میں سے بھی کوئی جنگل میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو تم اسے بھی ہلاک کر دینا۔ میں ریڈ سنیک ہیڈ کوارٹر اور سپر سیکرٹ لیبارٹری کے لئے کوئی بھی رسک نہیں لینا چاہتا اور یہی چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی جنگل سے باہر ہی ختم ہو جائیں۔ سمجھے تم“...... دوسری طرف سے ناگ راج انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ میں سمجھ گیا ہوں اور آپ کو میری طرف سے کوئی شکایت نہیں ہو گی اور میں میجر پرکاش کو ابھی کال کر کے یہاں بلا لیتا ہوں اور اسے جنگل کے باہر حفاظت کی ذمہ داری دے دیتا ہوں اور میں اس سے مسلسل رابطے میں رہوں گا“...... نرنجن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا میجر پرکاش اور اس کی ریڈ فورس کے جسموں میں بھی ٹانسٹاک ڈیوائسز لگی ہوئی ہیں“...... دوسری طرف سے ناگ راج نے پوچھا۔

”نو چیف۔ ٹانسٹاک ڈیوائسز حال ہی میں کرانس سے منگوائی گئی تھیں اور ان کی تعداد محدود تھی اس لئے وہ تمام ڈیوائسز ہری تھ اور اس کی فورس کو لگا دی گئی تھیں۔ میں نے کرانس کی کمپنی کو آرڈر دے رکھا ہے جلد ہی ڈیوائسز کی مزید کھیپ ہمیں مل جائے گی پھر میں میجر پرکاش اور اس کی فورس کے ساتھ ریڈ سنیک کے تمام سیکشنوں کے افراد کے جسموں میں وہ ڈیوائسز لگا دوں گا تاکہ ریڈ

سنیک کا ہر فرد ہماری نگاہوں میں رہے“...... نرنجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پھر تم میجر پرکاش سے ٹرانسمیٹر پر ہی رابطہ رکھنا اور آپس میں معلومات کا تبادلہ کرتے رہنا۔ مجھے میجر پرکاش کی صلاحیتوں پر یقین ہے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے جنگل میں نہیں داخل ہونے دے گا اور اگر اس کے باوجود بھی عمران اور اس کے ساتھی جنگل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تو پھر انہیں روکنے اور ہلاک کرنے کی ذمہ داری تمہاری ہے“...... دوسری طرف سے ناگ راج نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس چیف ایسا ہی ہو گا آپ بے فکر رہیں“...... نرنجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پہلے میں نے سوچا تھا کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو جنگل میں آنے دوں اور پھر ہم جنگل میں ان پر گرین وائرس پھیلانے والے مشینی مچھر چھوڑ دیں۔ اس طرح وہ سب اسی وقت ہلاک ہو جاتے۔ میں نے اس سلسلے میں پروفیسر جگن داس سے بھی بات کی تھی لیکن ان کا کہنا تھا کہ دن کے وقت گرین وائرس پھیلانے والے مشینی مچھروں کو اوپن نہیں کیا جا سکتا کیونکہ دن کے وقت کسی بھی سپائی سیٹلائٹ سے انہیں واضح طور پر مارک کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مجھے رات تک انتظار کرنے کے لئے کہا تھا۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی جس تیز رفتاری سے ہماری طرف بڑھ

رہے تھے اور ریڈ فورس کو ختم کرتے جا رہے تھے اس سے مجھے پریشانی لاحق ہوتی جا رہی تھی اس لئے میں انہیں رات تک زندہ رکھ کر کوئی رسک نہیں اٹھانا چاہتا تھا ویسے بھی عمران اور اس کے ساتھی اگر جنگل میں داخل ہو جاتے تو وہ مرتے مرتے بھی یہاں ایسا کوئی نہ کوئی نشان ضرور چھوڑ جاتے جس سے دنیا کو علم ہو جاتا کہ ریڈ سنیک ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اور گرین وائرس بنانے والی لیبارٹری اسی جنگل میں ہے اسی لئے میں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے کہ جنگل کے باہر میجر پرکاش اور اس کی ریڈ فورس کو تعینات کر دیا جائے تا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت میں جنگل میں داخل نہ ہو سکیں''...... دوسری طرف سے ناگ راج نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کا فیصلہ بہت مناسب ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی بے حد خطرناک ہیں انہیں اس جنگل سے دور رکھنا ہی عقلمندی ہے''...... زرنجن نے کہا۔

''او کے۔ تم میجر پرکاش سے بات کرو اور اسے جلد سے جلد یہاں پہنچنے کے احکامات دے دو۔ ایسا نہ ہو کہ اسے آنے میں دیر ہو جائے اور عمران اور اس کے ساتھی اس سے پہلے جنگل میں پہنچ جائیں''...... ناگ راج نے کہا۔

''یس چیف۔ میں ابھی کال کرتا ہوں اور آپ بے فکر رہیں۔ میں جنگل کے ایک ایک حصے پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔ عمران اور

اس کے ساتھی جنگل میں داخل ہوئے تو وہ میری نظروں سے کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکیں گے''...... زرنجن نے اپنی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

''او کے''...... دوسری طرف سے ناگ راج نے کہا اور فون بند کر دیا۔ زرنجن نے بھی ایک طویل سانس لیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

''حیرت ہے عمران اور اس کے ساتھی اگر کسی دوسرے راستے سے بھی کافرستان آئے ہیں تو مجھے اس کا پتہ کیوں نہیں چلا۔ میں نے تو ان تمام راستوں کی چیکنگ کرا رکھی ہے جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے آنے کا خطرہ ہو سکتا تھا''...... زرنجن نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... زرنجن نے مخصوص انداز میں کہا۔

''میجر پرکاش بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے میجر پرکاش کی آواز سنائی دی۔

''زرنجن بول رہا ہوں۔ تم کہاں ہو میجر''...... زرنجن نے میجر پرکاش کی آواز پہچان کر کہا۔

''میں اپنی فورس کے ساتھ تیار ہوں باس۔ چیف نے کہا ہے

کہ میں آپ سے بات کر لوں۔ آپ جو حکم دیں گے میں اسی پر عمل کروں گا“...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے کہا۔

”ٹھیک ہے تم ایسا کرو کہ اپنی فورس لے کر جلد سے جلد ساگرا جنگل کی طرف پہنچ جاؤ۔ تمہیں اپنی فورس کے ساتھ جنگل کے باہر ہی رہنا ہے۔ تم فورس لے کر وہاں پہنچو اور مجھے کال کرنا پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے“...... زرنجن نے کہا۔

”ساگرا جنگل۔ لیکن باس“...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے جھجکتے جھجکتے کہا۔

”جو کہہ رہا ہوں وہ کرو نانسنس۔ ریڈ سنیک ہیڈ کوارٹر خطرے میں ہے اور میرے ساتھ مل کر تمہیں اس کی حفاظت کرنی ہے۔ سمجھے تم“...... زرنجن نے غرا کر کہا۔

”اوہ۔ یس باس۔ ٹھیک ہے باس۔ میں دو گھنٹوں تک ساگرا جنگل میں پہنچ جاؤں گا“...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے جیسے اس کی غراہٹ سن کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

”یاد رکھنا میجر پرکاش۔ تم اپنی فورس کے ساتھ جنگل سے باہر ہی رہو گے اگر تم یا تمہارا کوئی آدمی مجھے جنگل میں داخل ہوتا ہوا نظر آیا تو میں اسے فوراً ہلاک کر دوں گا۔ جنگل میں کوئی گاڑی یا تمہارا کوئی ہیلی کاپٹر بھی آیا تو اسے ہٹ کرنے میں مجھے ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگے گی“...... زرنجن نے درشت لہجے میں کہا۔

”اوہ نو باس۔ میں جنگل میں نہیں آؤں گا اور نہ ہی میں اپنے

کسی ساتھی کو جنگل میں جانے دوں گا۔ میں وہاں پہنچ کر آپ سے رابطہ کروں گا اور پھر جیسے آپ کہیں گے میں آپ کے احکامات کی پابندی کروں گا“...... میجر پرکاش نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کرو۔ میں یہاں تمہارا ہی انتظار کر رہا ہوں“...... زرنجن نے اسی انداز میں کہا اور پھر اس نے رسیور کان سے ہٹا کر کریڈل پر رکھ دیا۔

”تم کچھ بھی کر لو عمران۔ اس بار میں تمہیں ہر حال میں ختم کر دوں گا۔ تم کسی بھی صورت میں اس جنگل میں داخل نہیں ہو سکو گے“...... زرنجن نے غراتے ہوئے کہا پھر دو گھنٹوں کے بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

”میجر پرکاش بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے میجر پرکاش کی آواز سنائی دی۔

”زرنجن بول رہا ہوں“...... زرنجن نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں ساگرا جنگل کے نزدیک پہنچ گیا ہوں باس“...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے کہا۔

”گڈ۔ تم ہیلی کاپٹروں سے آئے ہو یا جیپوں سے“...... زرنجن نے پوچھا۔

"میں اپنی فورس کے ساتھ دارالحکومت میں ہیلی کاپٹروں سے ہی آیا تھا اور میں نے ہیلی کاپٹر ریڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر میں چھوڑ دیئے تھے۔ پاکیشیا کے ڈمی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کے لئے میں اپنے ہیڈ کوارٹر سے گن شپ جیپیں لے گیا تھا اور چونکہ ساگرا جنگل زیادہ فاصلے پر نہیں تھا اس لئے میں نے واپس ہیڈ کوارٹر جا کر ہیلی کاپٹروں میں آنے کی بجائے جیپوں کے ذریعے ہی یہاں آنے کو ترجیح دی تھی"...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ کتنی جیپیں ہیں"...... زرنجن نے پوچھا۔

"بیس جیپیں ہیں باس"...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے جواب دیا۔

"فورس کے کتنے آدمی ہیں"...... زرنجن نے پوچھا۔

"مجھ سمیت اسی افراد ہیں جناب"...... میجر پرکاش نے کہا۔

"گڈ شو۔ تم اپنی فورس کو جنگل کے چاروں طرف پھیلا دو اور ان سے کہو کہ وہ ہر طرف گہری نظر رکھیں۔ ان جنگلوں میں کسی کو نہیں آنا چاہئے چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو"...... زرنجن نے اسے کرخت لہجے میں حکم دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس۔ میں ابھی چاروں طرف فورس پھیلا دیتا ہوں اور باس اگر کوئی ہیلی کاپٹر یا گاڑی اس طرف آتی نظر آئے تو کیا میں اسے ہٹ کر دوں"...... دوسری طرف سے میجر پرکاش نے پوچھا۔

"ہاں بالکل۔ چیف نہیں چاہتے کہ جنگل کے اندر کسی گاڑی یا ہیلی کاپٹر کو ہٹ کیا جائے۔ اگر ایسا ہوا تو کافرستان سے بہت سی امدادی کام کرنے والی ٹیمیں یہاں پہنچ جائیں گی جنہیں روکنا مشکل ہو جائے گا"...... زرنجن نے کہا۔

"اوہ یس باس۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ بے فکر رہیں اس طرف جو بھی جیپ یا گاڑی آئے گی میں اسے جنگل سے باہر ہی ہٹ کر دوں گا اور میری موجودگی میں کوئی ہیلی کاپٹر بھی اس جنگل کی طرف نہیں جا سکے گا"...... میجر پرکاش نے کہا۔

"کوئی ضرورت ہو تو مجھے کال کر لینا"...... زرنجن نے کہا۔

"یس باس"...... میجر پرکاش نے کہا اور زرنجن نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔ ریڈ سنیک کے ہیڈ کوارٹر اور سپر سیکرٹ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے اس نے پہلے ہی جنگل میں تمام حفاظتی انتظام کر رکھے تھے اب جنگل کے باہر میجر پرکاش بھی اپنی سیکنڈ ریڈ فورس کے ساتھ پہنچ گیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرف سے جنگل کی طرف آنے کی کوشش کرتے تو وہ میجر پرکاش سے بچ نہیں سکتے تھے اور اگر وہ کسی طرح میجر پرکاش کی آنکھوں میں دھول جھونک کر جنگل میں آ بھی جاتے تو زرنجن ان کا بھرپور طریقے سے استقبال کرنے کے لئے تیار تھا اور اس کا استقبال پاکیشائی ایجنٹوں کی بھیانک موت ہی ہو سکتا تھا۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک کمرہ خطرے کے تیز

سائرنوں کی آوازوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ سائرن سن کر نہ صرف زنجن بلکہ وہاں موجود دوسری مشینوں کے آپریٹر بھی بری طرح سے چونک پڑے۔ زنجن نے بوکھلا کر سکرین کی طرف دیکھا تو سکرین پر منظر دیکھ کر اس کا رنگ سفید ہو گیا۔ سکرین پر جنگل میں چاروں طرف سے جیسے میزائل اُڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ زنجن اور اس کے ساتھی کچھ کرتے اچانک سکرین پر آگ ہی آگ پھیل گئی اور کمرہ گڑگڑاہٹوں کی خوفناک آوازوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ وہاں نہ صرف گڑگڑاہٹ ہو رہی تھی بلکہ کمرہ اس بری طرح سے لرزنے لگا تھا جیسے خوفناک زلزلہ آ رہا ہو۔ پھر اچانک خوفناک دھماکے سے کمرے کی چھت اُڑ گئی اور وہ سب کرسیوں سمیت اچھل اچھل کر فرش پر گرتے چلے گئے اسی لمحے زنجن کو یوں محسوس ہوا جیسے کمرے کی ساری چھت اس پر آ گری ہو۔ اس کے منہ سے دلدوز چیخ نکل گئی۔ اسے اپنے دل و دماغ میں اندھیرا سا بھرتا محسوس ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ اندھیرا مکمل طور پر اس کے ذہن پر حاوی ہوتا اسے ایک اور ہولناک دھماکے کی آواز کے ساتھ اپنے دماغ میں آگ کی سرخی سی بھرتی ہوئی محسوس ہوئی اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کے ہزاروں ٹکڑے اُڑ گئے ہوں۔ دوسرے لمحے اس کے تمام احساسات فنا ہو چکے تھے۔

"گڈ شو۔ عمران صاحب۔ آپ نے تو بڑی آسانی سے زنجن سے یہ معلوم کر لیا ہے کہ ریڈ سنیک ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... این ٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

تنویر اور این ٹی باہر جا کر بے ہوش پڑے ہوئے میجر پرکاش کو اٹھا لائے تھے۔ عمران کے کہنے پر این ٹی نے میجر پرکاش کو ایک کرسی پر رسیوں سے باندھ دیا تھا۔ عمران کے کہنے پر این ٹی ہی اسے ہوش میں لایا تھا اور خود کو ایک انجان جگہ اور انجان افراد کے درمیان پا کر میجر پرکاش بری طرح سے بوکھلا گیا تھا لیکن وہاں بھلا اس کی بوکھلاہٹ دیکھنے والا کون تھا۔ عمران خنجر لے کر اس پر جھک گیا تھا اور پھر کمرہ میجر پرکاش کی دلخراش چیخوں سے بری طرح سے گونجنے لگا تھا۔ عمران نے نہ صرف اس کے دونوں گال چیر

دیئے تھے۔ بلکہ خنجر سے اس کے نتھنے کاٹنے کے ساتھ ساتھ میجر
پرکاش کی آنکھ میں انگلی گھسا کر اس کی ایک آنکھ بھی باہر نکال دی
تھی۔ میجر پرکاش سے اس نے اس وقت تک کوئی بات نہیں کی تھی
جب تک کہ اس نے میجر پرکاش کے جسم کے ایک ایک حصے پر زخم
نہ لگا دیئے۔ میجر پرکاش حلق کے بل چیخ رہا تھا چلا رہا تھا لیکن
عمران انتہائی سفاکانہ انداز میں اسے زخم پر زخم لگا رہا تھا۔ میجر
پرکاش کے جسم سے بری طرح سے خون بہہ رہا تھا جس سے اس پر
بری طرح سے نقاہت طاری ہوتی جا رہی تھی اور وہ بے حال ہوتا
جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی ہمت دم توڑ گئی۔ تب عمران نے
اس کی پیشانی پر ابھری ہوئی ایک رگ پر مخصوص انداز میں انگلی کا
ہک مارا تو میجر پرکاش کا شعور ڈوبتا چلا گیا اور پھر عمران اس سے
ریڈ سنیک اور پروفیسر جگن داس کے بارے میں پوچھنے لگا۔ میجر
پرکاش نے لاشعوری طور پر اسے ریڈ سنیک کے بارے میں تو سب
کچھ بتا دیا تھا لیکن وہ پروفیسر جگن داس اور اس کی لیبارٹری سے
قطعی انجان تھا۔ وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ ریڈ سنیک کا اصلی ہیڈ
کوارٹر کہاں ہے۔ اس نے عمران کو بتایا کہ اس کی سیکنڈ ریڈ فورس
ناگ راج کے نمبر ٹو نرنجن کے کنٹرول میں تھی۔ ناگ راج سے اس
کی بہت کم بات ہوتی تھی اسے زیادہ تر نرنجن ہی ہدایات دیتا تھا
اور اس کی بات بھی نرنجن سے ہی ہوتی تھی۔ عمران نے نرنجن کے
بارے میں اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس نے نرنجن کو بھی

کبھی نہیں دیکھا تھا وہ اسے ٹیلی فون یا پھر ٹرانسمیٹر پر ہی ہدایات دیتا
تھا اور اب تک اس کی فورس کو بہت کم استعمال کیا گیا تھا۔ نرنجن
اور ناگ راج زیادہ تر ہری ناتھ کی فورس کو ہی آگے رکھتے تھے۔
اب چونکہ ہری ناتھ اور اس کی فورس ختم ہو چکی تھی اس لئے اسے
اور اس کی فورس کو آگے لایا گیا تھا۔

میجر پرکاش چونکہ شدید نقاہت زدہ تھا اور وہ لاشعوری طور پر ہر
بات کا جواب دے رہا تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ وہ اس سے
جھوٹ نہیں بول رہا ہے۔ میجر پرکاش ہر بات سے انجان تھا اس
لئے عمران واقعی پریشان ہو گیا تھا۔ صرف ایک بات تھی جو عمران
کے لئے کارآمد ثابت ہو سکتی تھی اور وہ یہ کہ میجر پرکاش ریڈ سنیک
کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ناگ راج کے نمبر ٹو سے خاصا کلوز تھا اور
وہ اس سے کھل کر بات کر سکتا تھا۔

میجر پرکاش کچھ ہی دیر میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے
ہلاک ہو گیا تھا۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی عمران نے اس کی تلاشی
لی تو اسے میجر پرکاش کی جیبوں سے اس کا سیل فون اور ایک
ٹرانسمیٹر ملا تھا۔ عمران یہ جان کر مطمئن ہو گیا تھا کہ میجر پرکاش کے
جسم میں ٹانسٹاک ڈیوائس موجود نہیں تھی۔ اس نے مخصوص آلات
سے اس ڈیوائس کو چیک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آلات نے
میجر پرکاش کے جسم میں کسی ڈیوائس کی موجودگی کا کاشن نہیں دیا
تھا۔ عمران ابھی سیل فون اور ٹرانسمیٹر دیکھ ہی رہا تھا کہ اسی وقت

میجر پرکاش کے سیل فون پر نرنجن کی کال آ گئی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر اس نے سیل فون آن کر لیا اور نرنجن سے میجر پرکاش کی آواز میں بات کرنے لگا۔ میجر پرکاش نے عمران کو بتا دیا تھا کہ وہ اِن تک کیسے پہنچا تھا اس لئے عمران نے نرنجن کو وہی سب بتایا تھا جو اسے میجر پرکاش نے بتایا تھا اور پھر اس نے نرنجن سے کہا تھا کہ وہ چیف سے بات کرنا چاہتا ہے۔ جس پر نرنجن حیران تو ضرور ہوا تھا لیکن میجر پرکاش نے چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا تھا اس لئے اس نے اس کی چیف سے بات کرانے کی حامی بھر لی تھی۔

عمران کے ذہن کوئی لائحہ عمل نہیں تھا کہ وہ ناگ راج سے کیا بات کرے گا لیکن جب نرنجن نے اس کی ناگ راج سے بات کرائی تو عمران نے ناگ راج کو تفصیل بتاتے ہوئے ایک شوشہ چھوڑ دیا کہ ہلاک ہونے والے ایجنٹ ڈمی تھے۔ اس نے یہ کہہ کر ناگ راج کو بری طرح سے چونکا دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ناگ راج یہ سن کر چونک پڑے گا اور وہ باتوں باتوں میں اس سے اس کے ہیڈ کوارٹر اور گرین وائرس کی لیبارٹری کے بارے میں اگلوا لے گا لیکن ناگ راج ضرورت سے زیادہ چالاک تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ نرنجن سے بات کرے گا اور پھر نرنجن اسے خود ہی بتا دے گا کہ اسے کیا کرنا ہے۔

اس کی ناگ راج سے بھی بات چیت بے نتیجہ رہی تھی پھر وہ

نرنجن کی کال کا انتظار کرنے لگا لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور نرنجن نے اس سے رابطہ نہ کیا تو وہ بے چین ہو گیا اور پھر اس نے خود ہی نرنجن سے میجر پرکاش کے سیل فون سے رابطہ کر لیا اور جب اس نے نرنجن سے بات کی تو نرنجن نے خود ہی اسے ساگرا جنگل کی طرف آنے کا کہہ دیا اور جب نرنجن نے اس سے کہا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے ریڈ سنیک ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر بچانا ہے تو عمران کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی اور اس نے نرنجن سے کہا کہ وہ اگلے دو گھنٹوں میں ساگرا جنگل تک پہنچ جائے گا۔ نرنجن کی بات سن کر ہی این ٹی نے عمران کی ذہانت کی تعریف کی تھی جس کی وجہ سے ریڈ سنیک کے نمبر ٹو نرنجن نے خود ہی اپنے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کے بارے میں بتا دیا تھا۔

"آسانی سے کہاں بھائی۔ میں نے کافی لمبا چوڑا چکر چلایا تھا۔ ناگ راج تو میری باتوں میں آیا نہیں تھا لیکن نرنجن نے البتہ میری مشکل آسان کر دی ہے۔ اس نے خود ہی بتا دیا ہے کہ ریڈ سنیک ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور وہ جگہ یقیناً ساگرا کا جنگل ہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ساگرا جنگل ہے کہاں۔ ہم وہاں کیسے جائیں گے تم نے نرنجن کو یہ کیوں کہا ہے کہ تم دو گھنٹوں تک وہاں پہنچ جاؤ گے۔ ساگرا جنگل اگر بہت دور ہوا تو"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ساگرا جنگل شہر کے شمالی پہاڑیوں کے دوسری طرف ہے اور ہم وہاں دو گھنٹوں میں آسانی سے پہنچ جائیں گے"...... عمران کی بجائے این ٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریڈ سنیک ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اور گرین وائرس کی لیبارٹری اس جنگل میں ہے تو پھر انہوں نے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کی حفاظت کا خصوصی بندوبست کر رکھا ہوگا"...... صفدر نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ان کا کوئی بھی حفاظتی سسٹم ہمارا راستہ نہیں روک سکتا۔ ہم ہر حال میں جنگل میں جائیں گے اور ہیڈ کوارٹر سمیت اس لیبارٹری کو تباہ کریں گے جہاں پروفیسر جگن داس، موت پھیلانے والا گرین وائرس تیار کر رہا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم راستے کی ہر دیوار گرا دیں گے۔ گرین وائرس کی لیبارٹری اور اس کے ساتھ ریڈ سنیک ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے ہم اپنی جانوں پر بھی کھیل جائیں گے"...... تنویر نے پرجوش لہجے میں کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ ایک بار پھر گہرے خیالوں میں کھو گیا تھا۔

"اب کیا سوچ رہے ہو تم"...... جولیا نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ اس بار ہم ریڈ فورس کو ریڈ سنیک کے خلاف استعمال کریں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور

وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"مطلب یہ کہ ابھی ریڈ فورس بے ہوش پڑی ہوئی ہے اور میجر پرکاش کی طرح ریڈ فورس کے کسی شخص کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کا مین ہیڈ کوارٹر ساگرا جنگل میں ہے۔ اگر میں میجر پرکاش کی جگہ سنبھال لوں تو فورس کی کمان میرے ہاتھوں میں ہوگی اور میں فورس کو جیسے چاہے استعمال کروں اس پر بھلا کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ ہم ریڈ فورس کے ساتھ ساگرا جنگل میں جا کر ایکشن کر سکتے ہیں اور ریڈ سنیک ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری جنگل کے جس حصے میں ہوگی ہم اس تک آسانی سے پہنچ جائیں گے۔ گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو"...... این ٹی نے مسرت بھرے انداز میں اچھلتے ہوئے کہا۔ جولیا اور باقی سب کے چہرے بھی عمران کی بات سن کر کھل اٹھے تھے۔

"تو پھر جاؤ اور جلدی سے ہمارے قد کاٹھ کے چند افراد کو اٹھا کر یہاں لے آؤ تاکہ ہم ان کے میک اپ اور لباس بدل کر جنگل کی طرف جا سکیں"...... جولیا نے کہا۔

"کیوں عمران صاحب۔ ہم لے آئیں انہیں"...... کیپٹن شکیل نے عمران سے اجازت طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ جلدی کرو۔ ریڈ فورس کے ہوش میں آنے میں صرف

بارہ منٹ باقی ہیں۔ ہمیں جو کرنا ہے بارہ منٹ سے پہلے پہلے کرنا ہے''...... عمران نے اسی طرح سنجیدگی سے کہا اور وہ سب سر ہلا کر تیزی سے باہر نکل گئے البتہ جولیا، عمران کے ساتھ وہیں رک گئی تھی۔ عمران نے اپنے بیگ سے میک اپ باکس نکالا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے۔ وہ میجر پرکاش کا میک اپ کر رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کا رنگ و روپ اور قد کاٹھ بالکل میجر پرکاش جیسا ہو چکا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں دو میجر پرکاش موجود ہوں جن میں سے ایک زندہ ہو اور دوسرے کی وہاں لاش پڑی ہو۔

''گڈ شو۔ اچھا میک اپ کیا ہے تم نے۔ تم ہر لحاظ سے میجر پرکاش لگ رہے ہو''...... جولیا نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہو۔ ایک بار شادی ہو جانے دو پھر میں اپنی ہونے والی دلہن کا بھی خود ہی سارا میک اپ کیا کروں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور تمہاری ہونے والی دلہن ہو گی کون''...... جولیا نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کا جواب تنویر سے پوچھنا۔ وہ تمہیں میری ہونے والی دلہن کے بارے میں تفصیل سے بتا دے گا''...... عمران نے کہا اور اس کا جواب سن کر جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس سے

پہلے کہ ان میں مزید باتیں ہوتیں۔ وہ سب ریڈ فورس کا ایک ایک آدمی کاندھوں پر ڈالے واپس آ گئے۔ تنویر نے دو افراد کو کاندھوں پر ڈال رکھا تھا جن میں سے ایک جولیا کے قد کاٹھ کا تھا۔ ریڈ فورس کے افراد چونکہ سرخ لباسوں کے ساتھ نقاب لگاتے تھے اس لئے عمران نے ان کا میک اپ کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا اور انہیں ریڈ فورس کے لباس پہننے کے لئے کہہ دیا تھا۔ ان سب نے ریڈ فورس کے لباس پہنے اور پھر وہ سب اس کوٹھی سے نکل کر اس جگہ پہنچ گئے جہاں سڑک پر ہر طرف ریڈ فورس کے افراد مردہ چھپکلیوں کی طرح گرے ہوئے تھے۔ عمران نے آلات سے ان کے جسموں کی بھی چیکنگ کر کے یہ تسلی کر لی تھی کہ ان کے جسموں میں ٹانسٹاک ڈیوائس تو نہیں تھی لیکن یہ دیکھ کر عمران حیران رہ گیا تھا کہ ان میں سے کسی کے جسم میں کوئی ڈیوائس نہیں لگی ہوئی تھی۔ شاید تمام ڈیوائسز ہری ناتھ کے فرسٹ سیکشن کو ہی لگائی گئی تھیں اور سیکنڈ گروپ میں سے ابھی کسی کو ڈیوائس نہیں لگائی گئی تھی۔ عمران کے اشارے پر وہ سب بھی سڑک پر یوں لیٹ گئے جیسے وہ بھی بے ہوش ہوں۔ یہ چونکہ شہر سے دور اور ایک نیا اور زیر تعمیر علاقہ تھا اس لئے وہاں کوئی آتا جاتا نہیں تھا اور عمران نے جو ٹون ٹی گیس پھیلائی تھی اس سے ایک ہزار میٹر کے ایریئے میں موجود تمام افراد بے ہوش ہو چکے تھے چاہے وہ ریڈ فورس کے افراد تھے یا دور نزدیک کوٹھیوں میں موجود افراد اور عمران کو یہ بھی یقین تھا کہ اس

ایریئے کی طرف آنے والے دوسرے راستوں پر بھی ریڈ فورس
تعینات ہو گی جو کسی بھی شخص کو اس وقت تک اس طرف نہیں آنے
دے گی جب تک کہ میجر پرکاش انہیں وہاں نہ بلاتا یا وہ سب
واپس نہ چلے جاتے۔

تھوڑی دیر بعد وہاں موجود افراد کو ہوش آنا شروع ہو گیا۔ وہ
سب بے حد حیران ہو رہے تھے کہ وہ سب اس طرح سے کیسے بے
ہوش ہو گئے تھے۔ ریڈ فورس کو ہوش میں آتا دیکھ کر عمران اور اس
کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان سب نے بھی حیرانی کا اظہار
کیا تھا لیکن پھر عمران نے انہیں یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ انہوں نے
کوٹھی کو تباہ کرنے کے لئے جو کراٹ میزائل فائر کئے تھے ان
میزائلوں کے تیز دھویں کے اثر سے یقیناً وہ سب بے ہوش ہو گئے
ہوں گے۔

میجر پرکاش ان کے ساتھ تھا اور وہ بے ہوش ہونے کو زیادہ
اہمیت نہیں دے رہا تھا اس لئے کسی کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔
چنانچہ عمران نے انہیں ساتھ لیا اور پھر وہ سب جیپوں میں سوار ہو کر
ساگرا جنگل کی طرف روانہ ہو گئے۔ عمران کا اندازہ درست ثابت
ہوا تھا اس کالونی کی طرف آنے والے تمام راستوں پر ریڈ فورس
کی ایک ایک جیپ کھڑی تھی جو اس طرف کسی کو آنے کی اجازت
نہیں دے رہی تھی۔

عمران نے انہیں بھی ساتھ لیا اور پھر وہ ساگرا جنگل کی طرف

روانہ ہو گئے۔ مسلسل دو گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ پہاڑی علاقوں
سے گزرتے ہوئے ایک جنگل کے قریب آ گئے۔ جنگل زیادہ بڑا
نہیں تھا لیکن وہاں درختوں کی بہتات تھی اور زمین پر ہر طرف جیسے
جھاڑیاں ہی جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہیں رک گیا تھا۔ نرنجن نے
اسے حکم دیا تھا کہ وہ جنگل میں نہ خود آئے گا اور نہ ہی اپنی فورس
کے کسی فرد کو آنے دے گا اور اگر کوئی جنگل میں داخل ہوا تو نرنجن
اسے فوراً ہلاک کر دے گا اور اس جنگل میں واقعی اگر ریڈ سنیک
ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اور گرین وائرس بنانے والی لیبارٹری تھی تو ریڈ
سنیک نے اس جنگل کی حفاظت کا خصوصی بندوبست کر رکھا ہو گا اور
عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر اندھا دھند جنگل میں داخل نہیں ہونا
چاہتا تھا۔

ریڈ فورس کے تمام افراد کے کانوں پر ایئر فون لگے ہوئے تھے
جن کے ساتھ مائیک بھی نصب تھے جن سے وہ سب ایک دوسرے
سے بات چیت کر سکتے تھے اس لئے راستے میں عمران اور اس کے
ساتھیوں نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

”باس۔ میں رندھیر بول رہا ہوں۔ آپ ہمیں ساگرا کے جنگل
کی طرف کیوں لائے ہیں۔ کیا ہے اس جنگل میں“...... اچانک
عمران کو ایئر فون میں ایک آواز سنائی دی۔ میجر پرکاش نے عمران کو
بتایا تھا کہ اس کی فورس کا نمبر ٹو رندھیر ہے اور ان دونوں کی غیر

موجودگی میں فورس کی کمانڈ تھرڈ انچارج ساونت کرتا ہے۔
"مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس جنگل میں پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک اور گروپ چھپا ہوا ہے۔ باس نے مجھے فوری طور پر اس جنگل کا محاصرہ کرنے کا حکم دیا ہے اس سلسلے میں تمہیں یہاں لے آیا ہوں"...... عمران نے میجر پرکاش کی آواز میں کہا۔
"اوہ۔ تو کیا ہمیں اس جنگل میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کارروائی کرنی ہے"...... رندھیر نے پوچھا۔
"ہاں اور میری اطلاع کے مطابق اس جنگل میں زمین کے نیچے کوئی خفیہ ٹھکانہ ہے جہاں پاکیشیائی ایجنٹ چھپے ہوئے ہیں۔ جنگل میں داخل ہو کر ہمارے لئے ان کے خفیہ ٹھکانے کا پتہ لگانا مشکل ہو سکتا ہے اور مقابلے کی صورت میں ہماری فورس کے افراد ہلاک بھی ہو سکتے ہیں جیسے پہلے فرسٹ فورس کے افراد ہوئے تھے اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ ہم باہر رک جائیں اور جنگل میں ڈبل کراس ڈامور میزائلوں کی بارش کر دیں۔ ڈبل کراس ڈامور میزائلوں سے یہ سارا جنگل تو تباہ ہو گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ زمین کے نیچے موجود پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹھکانہ بھی تباہ ہو جائے گا کیونکہ ڈبل کراس ڈامور میزائل جہاں گرتے ہیں وہاں زمین پر دس سے پندرہ فٹ تک گہرے گڑھے بن جاتے ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ ڈبل کراس ڈامور میزائلوں سے پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹھکانہ بھی ختم ہو جائے گا اور تمام ایجنٹ بھی ہلاک ہو

جائیں گے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔
"یس باس۔ ہمارے پاس بے شمار ڈبل کراس ڈامور میزائل موجود ہیں۔ ہم میزائل برسا کر اس سارے جنگل کو تباہ کر دیں گے۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹھکانہ جنگل کے جس حصے میں بھی ہوا ڈبل کراس ڈامور میزائلوں سے نہیں بچ سکے گا اور وہ سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے"...... رندھیر نے کہا۔
"اوکے۔ لانچر لے کر جنگل کے چاروں طرف چلے جاؤ اور جنگل میں چاروں طرف سے میزائل برسا دو۔ جنگل کا کوئی حصہ میزائلوں سے بچنا نہیں چاہئے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے بے شمار جیپیں حرکت میں آ گئیں اور تیزی سے جنگل کے دائیں بائیں راستوں کی طرف بھاگتی چلی گئیں۔
عمران اور اس کے ساتھی ایک جیپ میں تھے۔ عمران جیپ سے نکل کر باہر آ گیا تھا اور اس کے ساتھی بھی جیپ سے اتر آئے تھے۔ وہاں صرف یہی ایک جیپ موجود تھی باقی سب جنگل کے اطراف کی طرف روانہ ہو گئی تھیں۔
"جب سب جنگل کے اطراف میں پہنچ جاؤ تو مجھے بتا دینا اور پھر میں جیسے ہی حکم دوں تم سب ایک ساتھ جنگل پر میزائل برسا دینا"...... عمران نے مائیک آن کر کے ریڈ فورس کے تمام افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس باس۔ ہم آپ کو اطلاع دے دیں گے"...... ایئر فون

میں کئی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے مائیک کا بٹن آف کر دیا۔
اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو انہوں نے بھی کانوں سے
ایئر فون نکال کر انہیں آف کر دیا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔ کیا اس طرح جنگل کے تباہ ہونے سے
جنگل میں موجود ریڈ سنیک ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری تباہ ہو
جائے گی"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ یہ ہمارا اندھا اقدام ہے۔ جس طرح سے مجھے نرنجن
نے اس جنگل کی حفاظت کرنے کے احکامات دیئے ہیں اس سے
مجھے یقین ہو گیا ہے ریڈ سنیک ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اور پروفیسر جگن
داس کی لیبارٹری بھی یہیں ہے جہاں وہ مشینی مچھر اور گرین وائرس
تیار کر رہا ہے۔ ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کی حفاظت کے لئے انہوں
نے جنگل میں نہ جانے کون کون سے حفاظتی انتظامات کر رکھے
ہیں۔ ان کے حفاظتی نظام کو میزائلوں سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔
نرنجن نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر میں یا میرا کوئی ساتھی جنگل
میں داخل ہوا تو وہ ہمیں جلا کر بھسم کر سکتا ہے۔ جس کا مطلب ہے
کہ اس کا جنگل پر مکمل ہولڈ ہے اور وہ جنگل کے ایک ایک حصے پر
نظر رکھے ہوئے ہے۔ جب جنگل پر ڈبل کراس ڈامور میزائل
داغے جائیں گے تو اس سے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری تباہ ہو یا نہ ہو
لیکن ان کے تمام حفاظتی انتظامات ضرور ختم ہو جائیں گے اور جنگل
میں پھیلی ہوئی تمام ریز بھی ختم ہو جائیں گی جن سے ہیڈ کوارٹر

میں بیٹھے ہوئے نرنجن اور ناگ راج ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور یہ بھی
ہو سکتا ہے کہ ان میزائلوں کی تباہی سے جنگل کی زمین کے نیچے
موجود ہیڈ کوارٹر یا لیبارٹری کا کوئی خفیہ راستہ یا کوئی خفیہ سرنگ کھل
جائے۔ اگر ایسا ہوا تو ہمیں وہاں جانے کا راستہ مل جائے گا اور پھر
ہم اس ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری میں گھس کر انہیں تباہ کر دیں
گے"...... عمران نے کہا۔

"اور اگر میزائلوں کی تباہی کے باوجود ہمیں وہاں کوئی راستہ نہ
ملا تو"...... صفدر نے کہا۔

"ریڈ فورس کے پاس اسلحے کی کمی نہیں ہے۔ ان کے پاس
میزائلوں کے ساتھ ساتھ انتہائی طاقتور بم بھی موجود ہیں۔ جن میں
این ڈی گوسٹن بم بھی موجود ہیں۔ ہم وہ بم جنگل کے ہر حصے میں
لگا دیں گے اور جب وہ بم بلاسٹ ہوں گے تو ان کی تباہی سے
زمین کے نیچے کنکریٹ اور ہارڈ بلاکس سے بنی ہوئی چھتیں اور
دیواریں بھی ٹوٹ جائیں گی اور نیچے موجود ریڈ سنیک کا ہیڈ کوارٹر
اور پروفیسر جگن داس کی لیبارٹری بھی مکمل طور پر تباہ ہو جائے
گی"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ عمران کو اس بات کا اطمینان
بھی تھا کہ میجر پرکاش اور اس کی ریڈ فورس کے جسموں میں
ٹانسٹاک ڈیوائس نہیں لگی ہوئی تھیں ورنہ وہ نہ خود اس جنگل کی
طرف آ سکتا تھا اور نہ میجر پرکاش کی فورس کو استعمال کر سکتا تھا۔
بیس منٹ بعد اس نے دوبارہ مائیک آن کیا اور رندھیر اور ریڈ

فورس کے دوسرے افراد سے ان کی پوزیشنیں معلوم کرنے لگا۔
سب نے اسے بتایا کہ وہ جنگل کے چاروں طرف پھیل چکے ہیں تو
عمران نے کاؤنٹ ڈاؤن شروع کر دیا تاکہ وہ ایک ہی وقت میں
جنگل پر میزائل برسا سکیں۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے بھی
میزائل لانچر سنبھال لئے تھے اور انہوں نے میزائلوں کا رخ جنگل
کی طرف کر دیا تھا وہ سب جنگل سے ایک ہزار میٹر دور تھے تاکہ
جنگل میں میزائلوں سے ہونے والی تباہی سے بچ سکیں۔

عمران نے جیسے ہی کاؤنٹ ڈاؤن پوری کی اسی لمحے اس کے
ساتھیوں نے میزائل لانچروں کے بٹن پریس کر دیئے۔ دوسرے
لمحے انہیں چاروں طرف سے بے شمار میزائل جنگل کی طرف بڑھتے
دکھائی دیئے اور پھر جنگل میں جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ تیز
گڑگڑاہٹ اور زلزلے جیسے آثار کے دو سیکنڈ کے بعد خوفناک
دھماکے ہوئے اور پھر جیسے جنگل میں نہ رکنے والے دھماکوں کا
سلسلہ شروع ہو گیا۔ جنگل میں جیسے ایک ساتھ کئی آتش فشاں پھٹ
پڑے تھے۔ ہر طرف سے آگ کے آلاؤ سے بلند ہوتے ہوئے
دکھائی دے رہے تھے۔

جنگل آتش فشاں کے لاوے کی طرف نارنجی شعلوں میں تبدیل
ہو کر آسمان کی طرف بلند ہوتا ہوا نظر آ رہا تھا جس میں چٹانیں۔
پتھر، درخت اور نہ جانے کیا کیا کسی خوفناک آتش فشاں سے نکلنے
والے فوارے کی طرف بلند ہوتے جا رہے تھے اور پھر آگ کی

بڑی بڑی دھاریں واپس نیچے آتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔

"خدا کی پناہ۔ اس قدر خوفناک تباہی میں تو ہیڈ کوارٹر اور
لیبارٹری کا بچنا ناممکن ہے۔ جنگل کے ساتھ وہ سب ختم ہو گئے ہوں
گے"...... این ٹی نے جنگل کو آگ کے سمندر میں بدلتے دیکھ کر
لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونا تو یہی چاہئے۔ ویسے بھی ڈبل کراس ڈامور میزائل ایسے
ہیں جنہیں خاص طور پر زمین دوز بنکروں اور زمین کے نیچے کنکریٹ
اور ہارڈ باکس سے بنی ہوئی عمارتوں کو تباہ کرنے کے لئے تیار کیا
گیا ہے۔ یہ میزائل نوکیلے ہونے کی وجہ سے زمین کی گہرائی تک
چلے جاتے ہیں اور پھر دھماکے سے زمین کی کئی پرتیں اڑا دیتے
ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اب یہ کیسے کنفرم ہو گا کہ اس جنگل میں ریڈ سنیک
ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ پروفیسر جگن داس کی لیبارٹری بھی
موجود تھی جہاں گرین وائرس تیار کیا جا رہا تھا۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے
کہ یہاں صرف ریڈ سنیک کا ہیڈ کوارٹر ہو اور پروفیسر جگن داس کی
لیبارٹری کسی اور جگہ ہو"...... جولیا نے کہا۔

"سب معلوم ہو جائے گا بے فکر رہو"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"کیسے معلوم ہو جائے گا۔ ہمیں بھی تو بتاؤ"...... جولیا نے منہ
بنا کر کہا۔

"منہ نہ بناتی تو میں تمہیں بتا دیتا لیکن تمہارے منہ بنانے سے میرا موڈ بگڑ گیا ہے اور اب یہ موڈ تب ہی ٹھیک ہو گا جب"۔ عمران نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"جب۔ جب کیا"...... جولیا نے اسے گھور کر پوچھا۔

"جب جنگل میں موت ناچے گی اور سیل فون خاموش ہو جائیں گے"...... عمران نے خلاؤں میں گھورتے ہوئے کہا تو سب چونک کر عمران کا چہرہ دیکھنے لگے پھر عمران نے جیب سے میجر پرکاش کا سیل فون نکالا اور پھر وہ نرنجن کو اس کے مخصوص نمبر پر کال کرنے لگا لیکن دوسری طرف جیسے خاموشی تھی اس کا نرنجن سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ عمران نے سیل فون جیب میں رکھا اور اس کی جگہ دوسری جیب سے میجر پرکاش کا ٹرانسمیٹر نکال لیا جس پر اس نے ریڈ سنیک کے چیف ناگ راج سے بات کی تھی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر ناگ راج سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن دوسری طرف خاموشی ہی رہی۔ گہری خاموشی جیسے واقعی جنگل کی تباہی سے وہاں موجود وہ سب ختم ہو چکے ہوں۔ کال نہ ملنے پر عمران کے چہرے پر گہرا سکون پھیل گیا تھا۔

"تو ایسے معلوم کرنا تھا"...... جولیا نے مسکرا کر کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹیں آ گئیں۔

کافرستانی پرائم منسٹر اپنے آفس میں بیٹھے انہماک سے ایک فائل کا مطالعہ کر رہے تھے کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے کئی رنگوں کے فون سیٹوں میں سے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑے اور انہوں نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور فون سیٹوں کی طرف دیکھنے لگے جیسے یہ دیکھنا چاہتے ہوں کہ کس فون سیٹ کی گھنٹی بجی ہے۔ پھر سرخ رنگ کے فون پر سپارک کرتے ایک بلب کو دیکھ کر انہوں نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔ جس فون کی گھنٹی بجتی تھی اس پر ایک بلب بھی سپارک کرنا شروع ہو جاتا تھا تاکہ پتہ چل سکے کہ کس فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔ بلب کی سپارکنگ سے پرائم منسٹر کو پتہ چل جاتا تھا کہ کس فون کی گھنٹی بجی ہے۔

"یس۔ پرائم منسٹر آف کافرستان سپیکنگ"...... انہوں نے

بڑے مدبرانہ لہجے میں کہا۔ سرخ رنگ کا فون کافرستان کے
پریذیڈنٹ اور چند اہم ترین شخصیات کے لئے مخصوص تھا اس لئے
پرائم منسٹر نے مدبرانہ لہجہ اپنایا تھا۔
"ناگ راج بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ریڈ
سنیک ایجنسی کے چیف ناگ راج کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی
اور اس کی آواز سن کر پرائم منسٹر بے اختیار چونک پڑے۔
"اوہ۔ کیوں کال کی ہے اور تم اس قدر گھبرائے ہوئے انداز
میں کیوں بول رہے ہو"...... پرائم منسٹر نے چونک کر اور نہایت
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"غضب ہو گیا جناب۔ غضب ہو گیا ہے"...... دوسری طرف
سے ناگ راج کی روہانسی آواز سنائی دی۔
"غضب ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... پرائم منسٹر
نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"جناب ساگرا جنگل پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ سارا جنگل تباہ
ہو گیا ہے اور۔ اور"...... دوسری طرف سے ناگ راج نے ہکلاتی
ہوئی آواز میں کہا تو ایک لمحے کے لئے پرائم منسٹر ساکت رہ گئے
جیسے انہیں ناگ راج کی بات کی سمجھ نہ آئی ہو پھر اچانک جیسے
انہیں زور دار جھٹکا سا لگا اور وہ یکلخت اپنی جگہ پر اچھل پڑے اور
ان کے چہرے پر زلزلے کے سے تاثرات ابھر آئے۔
"ساگرا جنگل تباہ ہو گیا ہے۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے

ہو"...... پرائم منسٹر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ان کا رنگ
یکلخت لٹھے کی طرف سفید پڑ گیا تھا جیسے انہوں نے جنگل کی تباہی
کی بجائے اپنی موت کی خبر سن لی ہو۔
"مم۔ مم۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں جناب۔ جنگل پر بے شمار ڈبل
کراس ڈامور میزائل برسائے گئے ہیں جن سے سارا جنگل ختم ہو
گیا ہے اور جنگل میں موجود ہر چیز ختم ہو گئی ہے"...... دوسری طرف
سے ناگ راج نے اسی طرح لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"نن۔ نن۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تت۔ تت۔ تم جھوٹ بول
رہے ہو"...... کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔
"نہیں سر۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔ سارا جنگل تباہ ہو گیا
ہے۔ اور۔ اور"...... دوسری طرف سے ناگ راج نے اسی طرح
سے لرزہ براندام لہجے میں کہا اور کافرستانی پرائم منسٹر کو اپنا دل ڈوبتا
ہوا محسوس ہوا۔
"ویری بیڈ نیوز۔ ویری ویری بیڈ نیوز۔ کیا جنگل کے ساتھ گرین
وائرس کی لیبارٹری اور تمہارا خفیہ ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو گیا ہے"۔ پرائم
منسٹر نے رک رک کر کہا
"یس سر۔ میں نے آپ کو بتایا ہے نا کہ جنگل پر ڈبل کراس
ڈامور میزائل برسائے گئے تھے اور یہ میزائل ایسے تھے جنہوں نے
جنگل کی زمین کئی فٹوں تک ادھیڑ کر رکھ دی تھی۔ کچھ بھی نہیں بچا
ہے نہ میرا ہیڈ کوارٹر اور نہ لیبارٹری۔ سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ سب

کچھ“...... دوسری طرف سے ناگ راج نے جیسے رو دینے والے لہجے میں کہا اور کافرستانی پرائم منسٹر کے جسم میں لرزہ سا طاری ہو گیا۔

”ویری بیڈ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ پروفیسر جگن داس اور ان کا گرین وائرس سب ختم ہو گئے ہیں“...... کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔ انہیں اپنا سانس سینے میں اٹکتا معلوم ہو رہا تھا۔

”ہاں جناب۔ مشینی چھپر اور گرین وائرس سب ختم ہو گئے ہیں اور پروفیسر جگن داس بھی زندہ نہیں رہے ہیں“...... ناگ راج نے کہا۔

”لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ کس نے جنگل تباہ کیا ہے اور اگر سارا جنگل تباہ ہو گیا ہے تو تم کہاں سے بول رہے ہو تم بھی تو پروفیسر جگن داس کے ساتھ اسی جنگل میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہی موجود تھے“...... کافرستانی پرائم منسٹر نے خود کو سنبھال کر انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں آج ہیڈ کوارٹر سے باہر آ گیا تھا۔ اب میں ہیلی کاپٹر میں واپس جا رہا تھا تو مجھے جنگل کسی آتش فشاں کی طرح پھٹتا ہوا دکھائی دیا تھا۔ وہاں اس قدر خوفناک تباہی پھیلی ہے جس کو میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا“...... دوسری طرف سے ناگ راج نے کہا۔

”لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ میزائل کس نے برسائے تھے۔ تم نے

تو اپنے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کی حفاظت کا فول پروف انتظام کر رکھا تھا پھر یہ سب کیسے ہو گیا“...... کافرستانی پرائم منسٹر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”یہ کام ریڈ فورس نے کیا ہے جناب“...... ناگ راج نے کہا اور کافرستانی پرائم منسٹر ایک بار پھر اچھل پڑے۔

”ریڈ فورس۔ کیا مطلب۔ ریڈ فورس جنگل پر کس طرح سے حملہ کر سکتی ہے۔ یہ فورس تو تمہاری ہے۔ تمہاری فورس تمہارے ہیڈ کوارٹر اور سپر سیکرٹ لیبارٹری کو کیسے تباہ کر سکتی ہے اور کیوں“۔ کافرستانی پرائم منسٹر نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”یہی تو افسوس کی بات ہے جناب۔ ریڈ فورس کہنے کو تو ریڈ سنیک کی فورس تھی لیکن جب وہی فورس عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مل گئی تو پھر ریڈ سنیک کے ہیڈ کوارٹر اور گرین وائرس تیار کرنے والی لیبارٹری کی تباہی یقینی تھی“...... دوسری طرف سے بدلی ہوئی آواز اور قدرے شوخ لہجے میں کہا گیا اور یہ آواز سن کر کافرستانی پرائم منسٹر یوں اچھلے جیسے ان کے سر پر کوئی بم پھٹ پڑا ہو۔

”کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ یہ آواز۔ یہ آواز تو“...... کافرستانی پرائم منسٹر نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا جیسے وہ اس آواز کو پہچاننے کی کوشش کر رہے ہوں۔

”جی ہاں جناب۔ یہ آواز آپ کی جانی پہچانی ہے اور ناگ

راج کی آواز میں آپ کا خاکسار اور غمگسار علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہے“...... دوسری طرف سے عمران کی شوخ آواز سنائی دی۔

”عمران۔ تت۔ تت۔ تم۔ تم۔ تم ریڈ سنیک کی آواز میں کیسے بول سکتے ہو۔ تم کہاں سے بات کر رہے ہو اور ناگ راج کہاں ہے“۔ کافرستانی پرائم منسٹر نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”وہ بے چارہ تو اب پروفیسر جگن داس کے ساتھ عالم بالا میں نیلی پیلی چڑیلوں کے جھرمٹ میں بیٹھا ہو گا اور بے سرے گیت الاپ رہا ہو گا“...... دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

”کک۔ کک۔ کیا کہا تم نے۔ کیا تم نے ناگ راج اور پروفیسر جگن داس کو ہلاک کر دیا ہے“...... کافرستانی پرائم منسٹر نے بے حد بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں نے کہاں جناب۔ پروفیسر جگن داس کو تو آپ کی حکومت نے سالوں پہلے مردہ قرار دے دیا تھا۔ ان کی بدروح ساگرا کے جنگلوں میں بھٹکتی پھر رہی تھی پھر وہ بے چارے ناگ راج عرف ریڈ سنیک سے چپک گئی تھی۔ میں نے ریڈ سنیک اور پروفیسر جگن داس دونوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دنیائے فانی سے نجات دلا دی ہے اور وہ آپ کی زبان میں کیا کہتے ہیں۔ ہاں۔ پروفیسر جگن داس جیسے شیطان کی بدروح کو میں نے مکتی دلا دی ہے۔ لیکن جاتے جاتے وہ ریڈ سنیک اور نہ جانے کتنے افراد کو اپنے ساتھ

لے گیا ہے اور آپ بے فکر رہیں آپ کو ان سب کی لاشیں جلانے کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔ یہ کام ڈبل کراس ڈامور میزائلوں نے کر دیا ہے ان بے چاروں کی لاشیں بھی جنگل کے ساتھ جل کر راکھ بن چکی ہیں۔ جنگل میں ڈبل کراس ڈامور میزائل برسائے گئے تھے اور آپ ڈبل کراس ڈامور میزائلوں کے بارے میں جانتے ہی ہیں کہ یہ میزائل اس انداز میں ڈیزائن کئے گئے ہیں کہ ان سے کنکریٹ اور ہارڈ بلاکس سے بنی ہوئی عمارتوں کو بھی تباہ کیا جا سکے چاہے وہ عمارتیں زمین سے اوپر ہوں یا زمین کے نیچے۔ ڈبل کراس ڈامور میزائل ایک بار فائر ہو جائیں تو انہیں راستے میں پیٹریاٹ جیسے میزائلوں سے تباہ بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ ان میزائلوں سے کسی بھی جگہ تباہی یقینی ہو جاتی ہے۔ اور ایسا ہی ہوا ہے جنگل میں ہر طرف سے ڈبل کراس ڈامور میزائلوں کی بارش ہوئی تھی جس سے جنگل کے ساتھ ساتھ جنگل کے نیچے بنا ہوا ریڈ سنیک ایجنسی کا خفیہ ہیڈ کوارٹر اور پروفیسر جگن داس کی گرین وائرس بنانے والی لیبارٹری بھی مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے۔ مجھے چونکہ آپ سے دلی ہمدردی ہے اس لئے میں نے آپ سے تعزیت کرنے کے لئے فون کیا ہے“...... دوسری طرف سے عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یہ تم نے کیا کیا ہے عمران۔ تم نے پروفیسر جگن داس جیسے عظیم سائنس دان کو ہلاک کر دیا ہے اور ریڈ سنیک۔ تم نے ناگ راج کو

بھی ہلاک کر دیا ہے۔ تم ظالم ہو بے حد ظالم۔ آخر تم ریڈ سنیک
اور پروفیسر جگن داس تک پہنچے کیسے تھے اور تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا
کہ وہ دونوں ساگرا جنگل میں ہیں“...... کافرستانی پرائم منسٹر نے
غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

”مجھے کہاں معلوم تھا جناب۔ میں تو اس بار صرف اندازوں
سے ہی کام کر رہا تھا۔ ساگرا جنگل میں ریڈ سنیک کا ہیڈ کوارٹر ہو
سکتا ہے اس کی ٹپ ریڈ سنیک کے نمبر ٹو نرنجن نے دی تھی اور میرا
اندازہ تھا کہ جہاں ناگ راج ہے پروفیسر جگن داس بھی وہیں ہو
سکتا ہے۔ آپ کے مہا شیطان کی لیبارٹری بھی اسی ہیڈ کوارٹر کے
ساتھ تھی یہ آپ نے کنفرم کر دیا ہے اور آپ کو فون کرنے کا میرا
مقصد بھی یہی تھا“...... دوسری طرف سے عمران کی ہنستی ہوئی آواز
سنائی دی اور کافرستانی پرائم منسٹر غرا کر رہ گئے۔

”تم نے کافرستان کو عظیم نقصان پہنچایا ہے عمران۔ تمہیں اس کا
خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ تم ابھی کافرستان میں ہو۔ میں ابھی کافرستان
کی تمام ایجنسیوں کو تمہارے پیچھے لگا دوں گا۔ تم کہیں بھی چھپ
جاؤ۔ کافرستانی ایجنسیاں تمہیں ڈھونڈ نکالیں گی اور پھر میں تمہارا اس
قدر بھیانک انجام کروں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے“۔
کافرستانی پرائم منسٹر نے غصے سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”انجام کی فکر کس کو ہے جناب۔ آپ اپنے انجام کے بارے
میں سوچیں۔ آپ کو ریڈ سنیک ایجنسی پر بے حد ناز تھا۔ میں نے

آپ کی اس نامور اور فعال ایجنسی کا تار و پود بکھیر دیا ہے اور اسی
ایجنسی کی ریڈ فورس کے ساتھ مل کر میں نے ساگرا جنگل میں آتش
فشانی کی ہے۔ ایسی آتش فشانی جس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ اس
آتش فشانی کو آ کر اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے تو آپ کی طبیعت
ہری بھری ہو جائے گی اور آپ بے ساختہ واہ واہ علی عمران کہہ
اٹھیں گے“...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور کافرستانی پرائم
منسٹر غرا کر رہ گئے۔

”نہیں چھوڑوں گا۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا عمران۔ تم یہاں
سے بچ کر نہیں جا سکو گے۔ میں تمہارے لئے اور تمہارے ساتھیوں
کے لئے کافرستان کی زمین تنگ کر دوں گا میں تمہارے گرد ایسا
گھیرا ڈالوں گا کہ تم اور تمہارے ساتھی سوائے پھڑپھڑانے کے اور
کچھ نہیں کر سکو گے“...... کافرستانی پرائم منسٹر نے حلق کے بل چیختے
ہوئے کہا اور پھر انہوں نے جواب سنے بغیر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا
جیسے انہوں نے خیالوں ہی خیالوں میں عمران کے سر پر رسیور مار کر
اس کے سر کے ٹکڑے اڑا دیئے ہوں۔

دوسری طرف سے فون بند ہوتے ہی عمران نے مسکراتے ہوئے سیل فون آف کیا اور اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"کیوں۔ اب تو تم سب کو یقین آ گیا ہے نا کہ میں نے غلط نہیں سوچا تھا کہ جہاں ریڈ سنیک ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر ہو گا وہیں پروفیسر جگن داس اور اس کی لیبارٹری بھی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے ان سب کی تسلی کے لئے میجر پرکاش کے سیل فون سے کافرستانی پرائم منسٹر کے پرسنل نمبر پر فون کیا تھا جو صدر مملکت اور دوسری اہم ہستیوں کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔

عمران نے سیل فون کا لاؤڈر آن کر دیا تھا اس لئے وہ سب خاموشی سے عمران اور کافرستانی پرائم منسٹر کی باتیں سن رہے تھے۔ عمران نے جان بوجھ کر ناگ راج کی آواز میں کافرستانی پرائم منسٹر سے ایسی باتیں کی تھیں کہ انہوں نے خود ہی کنفرم کر دیا تھا کہ

پروفیسر جگن داس اور اس کی لیبارٹری بھی ساگرا جنگل میں تھی جسے عمران نے اپنی ذہانت اور فطانت سے تباہ کر دیا تھا۔

ڈبل کراس ڈامور میزائلوں سے جنگل مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا اور یہ میزائل انتہائی طاقتور تھے اور زمین کی گہرائیوں تک اتر جاتے تھے اور پھر جب میزائل دھماکوں سے پھٹتے تھے تو واقعی زمین ادھیڑ کر رکھ دیتے تھے اور زمین کے نیچے موجود ٹھوس سے ٹھوس چٹانوں کے بھی ٹکڑے کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ زمین کے نیچے کنکریٹ اور ہارڈ بلاکس کی بھی دیواریں بنی ہوں تو وہ بھی ڈبل کراس ڈامور میزائلوں کی تباہی سے نہیں بچ سکتی تھیں اس لئے عمران مطمئن تھا کہ اس نے ریڈ سنیک ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ پروفیسر جگن داس کی لیبارٹری بھی تباہ کر دی تھی اور وہ سب گرین وائرس سمیت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہیں دفن ہو گئے تھے۔

"اس بار تو تم نے محض اندازوں سے ہی کام چلایا ہے۔ ورنہ تم بھی یہ نہیں جان سکے تھے کہ ریڈ سنیک کا ہیڈ کوارٹر اور پروفیسر جگن داس کی لیبارٹری کہاں ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو اندازے سے ہی سہی لیکن ہمارا مشن تو مکمل ہو گیا ہے نا۔ ہمیں تو مشن سے غرض تھی۔ ریڈ سنیک ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اور گرین وائرس تیار کرنے والی لیبارٹری کی تباہی خود ان کے اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں ہی ہوئی ہے اور یہ بات کافرستان کے لئے کسی زبردست دھچکے سے کم نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اسے کہتے ہیں اچھی اور سگھڑ بیوی جو اپنے شوہر۔ مم۔ مم میرا مطلب ہے کہ ہونے والے شوہر کا دفاع کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتی"...... عمران نے کہا اور وہ سب ہنس پڑے۔

"اب اس ریڈ فورس کا کیا کرنا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"کرنا کیا ہے۔ وہ ابھی اندھیرے میں ہیں اور انہیں ابھی اندھیرے میں ہی رہنا چاہئے۔ ہم نے ابھی واپس بھی جانا ہے اور ریڈ فورس کے ہیڈ کوارٹر پر ہمارا قبضہ ہے جہاں تیز رفتار ہیلی کاپٹر موجود ہیں۔ وہاں سے ہم ایک ہیلی کاپٹر لیں گے اور یہاں سے نکل جائیں گے اس کے بعد ریڈ فورس کا کورٹ مارشل کیسے کرنا ہے اس کا فیصلہ کافرستانی پرائم منسٹر خود ہی کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو پھر ہمیں ابھی اس ہیڈ کوارٹر میں چلے جانا چاہئے۔ آپ نے کافرستانی پرائم منسٹر کو سب کچھ بتا دیا ہے۔ وہ یہاں کسی بھی وقت کوئی بڑی فورس بھیج سکتے ہیں۔ جس ریڈ فورس نے جنگل تباہ کیا ہے اس فورس کے ساتھ ہم بھی مارے جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی اب ہمارا یہاں رکنا خطرے سے خالی نہیں ہو گا"...... جولیا نے کیپٹن شکیل کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"تو چلو۔ اس میں بھلا تنویر کی اجازت کی کیا ضرورت ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے جبکہ تنویر

اس کی طرف کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں ریڈ فورس کی تمام جیپیں واپس آ گئیں۔ عمران نے انہیں میجر پرکاش کے روپ میں کامیابی پر مبارکباد دی اور پھر وہ سب ہیڈ کوارٹر کی طرف روانہ ہو گئے۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر عمران نے وہاں سے ایک ہیلی کاپٹر لیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ پاکیشیا کی طرف روانہ ہو گیا۔ این ٹی کو عمران نے راستے میں ہی ڈراپ کر دیا تھا تاکہ وہ واپس اپنے ٹھکانے پر جا سکے۔

ہیلی کاپٹر نہایت تیز رفتاری سے پاکیشیا کی سرحدوں کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ کافرستان کی دوسری فورسز وہاں پہنچتیں عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں جدید لانگ رینج ٹرانسمیٹر نصب تھا جس پر عمران سرحد پار ایئر فورس کو اپنے بارے میں اور ہیلی کاپٹر کے بارے میں بتا سکتا تھا اور وہ چونکہ ریڈ فورس کے ہیلی کاپٹر میں سوار تھا اس لئے کافرستانی سرحد پر اس ہیلی کاپٹر کو روکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے عمران اور اس کے ساتھی مطمئن تھے اور کامیاب و کامران اپنے وطن کی طرف لوٹ رہے تھے۔

ختم شد

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہنگامہ خیز کارنامہ

ٹائم کِلر — ایک ایسا سیریل کلر جو پاکیشیا کی معروف سات ہستیوں کو مقررہ وقت پر اور جدید طریقوں سے قتل کرنا چاہتا تھا۔ مگر کیوں ——؟

ٹائم کِلر — جو ہلاک ہونے والی ہستی کو باقاعدہ اطلاع کر کے ہلاک کرتا تھا۔

ٹائم کِلر — جس نے پاکیشیا کے ایک نامور سائنسدان کو سر سلطان، سر عبدالرحمٰن اور بلیکسٹو کی موجودگی میں ہلاک کر دیا۔ کیسے ——؟

ٹائم کِلر — جو ہلاک ہونے والے ہر شخص کو چوبیس گھنٹوں کا وقت دیتا تھا کہ وہ اپنی حفاظت کا جو مرضی انتظام کر لے یا اس سے بچنے کے لئے خلاء میں جا کر چھپ جائے لیکن ٹائم کِلر اسے مقررہ وقت پر ہی ہلاک کرے گا۔

ٹائم کِلر — جو ہر ہلاکت کے بعد اپنا ایک کلیو ضرور چھوڑ جاتا تھا۔ وہ کلیو کیا تھا؟

ٹائم کِلر — جس کا دعویٰ تھا کہ اس کلیو کے ہونے کے باوجود پاکیشیا کی کوئی ایجنسی یا پاکیشیا سیکرٹ سروس اس تک نہیں پہنچ سکے گی۔

ٹائم کِلر — جو نئے نئے اور انوکھے طریقوں سے ہلاکتیں کرتا جا رہا تھا اور عمران اور اس کے ساتھی واقعی اس کی گرد تک پانے میں ناکام ہو گئے تھے۔

وہ لمحہ — جب سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے سر عبدالرحمٰن نے ٹائم کِلر سے محفوظ رکھنے والی ایک مشہور ہستی کو خود ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ کیوں؟

وہ لمحہ — جب عمران اور ٹائیگر کو بے ہوش کر دیا گیا اور پھر جب انہیں ہوش آیا تو ان کے سامنے لاشیں ہی لاشیں تھیں۔ وہ کن کی لاشیں تھیں۔

کیا — ٹائم کِلر، عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کوئی کھیل کھیل رہا تھا۔

کیا — عمران اور اس کے ساتھی ٹائم کِلر کے دیئے ہوئے کوڈز کو حل کر کے اس تک پہنچ سکے۔

عمران — جس کو پہلی بار احساس ہوا کہ ٹائم کِلر اس کی سوچ سے کئی گنا بڑھ کر ذہین اور چالاک ہے۔

سسپنس سے بھرپور اور انتہائی انوکھا ناول جو آپ کو اپنے اندر سمو لے گا اور آپ حیرت کے سمندر میں غوطے مارتے رہ جائیں گے۔

ٹائم کِلر پاکیشیا کی نامور اور مخصوص ہستیوں کو ہلاک کیوں کر رہا تھا اس کے پیچھے اس کا کیا راز تھا۔ یہ سب کچھ جان کر آپ بھی دنگ رہ جائیں گے۔

اپنی نوعیت کا انتہائی حیرت انگیز اور انوکھا ناول جسے آپ بار بار پڑھنا پسند کریں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com